قد علمنا ما تنقص الارض منهم و عندنا کتاب حفیظ

زمین نے جو کچھ مردون کے جسم سے گھٹا دیا ہے ہم اسکو جانتے ہین اور ہمارے پاس کتاب محفوظ ہے

قلم اہل کرم کو زندۂ جاوید کرتا ہے
چھپا اس خضر کی ظلمت مین چشمہ آب حیوانکا

بفیضان عام و احسان شامل ... مسئول بر سائل مامول بر آئر

# حل نکات بیدل

# زندہ یادگار دوام

بالجناب مستطاب معلی القاب والاخطاب صاحب فیض عمیم عامل آیہ انک لعلی خلق عظیم

خان بہادر حضرت حاجی حافظ محمد عبد الکریم صاحب سی۔ آئی۔ اے۔

رئیس اعظم میرٹھ اسکنہ اللہ تعالے فی اعلے علیین و غفر اللہ لہ

باہتمام کارپردازان شوکت المطابع شحنۂ ہند و طوطی ہند میرٹھ

... میں شائع ہوا

## زندہ یادگار دوام و نذر تحفہ و ستیہام

حضرت حاج الحرمین الشریفین خان بہادر حافظ محمد عبد الکریم صاحب سی۔آئی۔اے
رکن رکین و ممد و معین سلطنت برطانیا قدس اللہ سرہٗ کو تصوف سے بڑا مذاق تھا اور
آپ صوفی مشرب تھے اہل اللہ کو دوست رکھتے تھے۔ اور مولانا محمد عبد القادر صاحب
بیدل رحمتہ اللہ علیہ بھی گروہ صوفیہ صافیہ کے کبرا مین سے تھے۔ آپکا کلام خصوصیات سے
دریائے تصوف و وحدۃ الوجود کے جواہرات ہین اپ فن سخن مین صاحب طرز جدید گزرے ہین
فارس کے شعرا متقدمین و متاخرین مین سے کسیکو نازک خیالی کا یہ پایہ نصیب نہین ہوا۔
اور آجتک کسینے نکات بیدل کو حل نہین کیا۔ طہران دار الخلافہ فارس کی یونیورسٹی
کے ایم۔اے کورس مین نکات بیدل داخل ہے شاید وہان اسکی کوئی شرح ہو مگر
ہندوستان مین نہین اور نہ میری نظر سے گزری چونکہ بڑے بڑے علماء و فضلاء
نکات بیدل کے دقائق سمجھنے مین حیران و سرگردان تھے لہذا مینے مثل کلیات
حضرت غالب دہلوی و مثل قصائد ناظم شروانی خاقانی نکات بیدل کو بھی تمام
کمال حل کردیا۔ چونکہ مولنا بیدل بھی اپنے کمال مین فرد تھے اور مینے بھی بارقہ توفیق
الٰہی کے جاذبہ سے نکات کے حل کرنے مین لاثانی کام کیا ہے اور حضرت خان
مغفور و مبرور بھی اپنی صفت جود و سخا مین بے نظیر تھے لہذا اس حل کو زندہ دائم
یادگار قرار دیکر آپ کے نونہالان چمن اجلال یعنی صاحبزادگان بلند اقبال شیخ
محمد وحید الدین و شیخ محمد بشیر الدین ادیمہما اللہ و ضاعف درجاتہما کے
حضور بطور ہدیہ محقر پیشکش کرتا ہون جبتک صفحات دہر پر یہ حل قایم رہیگا خان
مغفور کا نام نامی بھی دائم و قایم رہیگا امید کہ قبولیت کے خلعت فاخرہ سے ممتاز ہو۔

احمد حسن شوکت مدیر شحنہ ہند میرٹھ

# حل نکات بیدل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**اگر منکر نبوت نہ با خطرات جز بہ تعظیم پیش میا و اگر بر تجلی ایمان داری ہیچ جانب بے ادب چشم مکشا۔**

**لغت**۔ خطرات جمع خطر بفتحتین مرتبہ اور تازگی اور سبزی اور عظمت اور بزرگی اور رفعت اور دشواری اور اندیشہ ضرر۔ اور بالفتح اونٹ کا مستی کی حالت میں بلبلانا اور نیزہ کا ہلنا اور کسی کا لہلہا کر چلنا۔ اور بالکسر ایک گھانس جس کا خضاب بناتے ہیں اور پانی ملا ہوا دودہ اور بہت سے اونٹ۔

**حل** اگر تو نبوت کا منکر نہیں تو خطرات کی بھی تعظیم کر کیونکہ خطرات ہی بالآخر الہام اور وحی ہو جاتے ہیں۔ خطرات کل انبیا کو پیش آئے ہیں بلکہ وسوسات بھی قرآن میں ہے فوسوس لہما الشیطن۔ یعنی آدم و حوا علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کے دل میں شیطان نے وسوسہ ڈالا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ابتدا میں ستاروں کی نسبت کہدیا ھذا ربی اور یہ ضرور نہیں کہ الہام اور وحی اچھے ہی خیالات اور افکار کا نام ہو بلکہ قرآن مجید میں ہے فالہمہا فجورہا و تقوٰہا۔ یعنی خدائے تعالٰے نے نفس کو بدکاری اور پرہیزگاری کا الہام کیا اور خطر کیا شے ہے معشوق کی جانب سے عاشق کو بدگمانی جس میں اندیشہ ضرر ہو تو یہ عاشق کی بہت بڑی صفت ہے کیونکہ عشق است و ہزار بدگمانی۔ اسپر خطرات کے معنی میں خوف بھی ماخوذ ہے اور الایمان بین الخوف والرجاء مومنوں کے ایمان کی شان ہے پس خطرات کی تعظیم نہ کرنا گویا نبوت کا انکار کرنا۔ اگر تو تجلی الٰہی پر ایمان رکھتا ہے تو ہر طرف ادب سے نظر کر کیونکہ ہر جگہہ اوسکی

تجلی ہے قرآن میں ہے اللہ نور السموٰت والارض الخ کبھی دن کبھی رات یعنی کبھی نور غالب کبھی ظلمت غالب جسکے یہہ معنی ہوے کہ کبھی کفر غالب کبھی اسلام غالب کفر تو وہ عظیم الشان باسطوت و جبروت مظہر ہے کہ اسلام کی ضد اور اُسکا حریف اور رقیب اور مدمقابل ہے بلکہ بااوقات اسلام بید کی طرح کفر سے لرزتا ہے کہ سوختوں پر اُسکا دست شفقت پھر گیا تو پھر خیر نہیں اس لئے کفر کی راہ میں اسلام ہر وقت چتائیں ڈالتا رہتا ہے۔ اسلام نے دنیا کا ایک چھوٹا کونا لے رکھا ہے اور کچھہ اوپر تین ثلث پر کفر ہی کفر مسلط ہے اور ظاہر ہے کہ ایسی قوت عالمگیر اُسمیں خود نہیں پیدا ہو گئی بلکہ واجب الوجود کی قوت تجلی نے اوسکو اپنا مظہر بنا دیا ہے۔ پس تو کفر کی جانب بھی بے ادبی سے نہ دیکھہ۔ کیونکہ محیط ہونے میں جو صفت نور کی ہے وہی ظلمت کی ہے۔

بر گوش تو قلقلے زمینا نخورد | کاندیشۂ پیغام پری وا نخورد
چشمیکہ کشائی بتامل بکشا | تا از مژہ رنگ جلوہ پا نخورد

**حل** شیشۂ مے سے جو آواز تیرے کان میں آوے تو یہی فکر کہ کہ یہ پری کا پیغام ہے جو تیرے شیشے میں آکر قید ہونا چاہتی ہے (پری کو عامل لوگ شیشے میں قید کر لیتے ہیں) مطلب یہہ ہے کہ جو آواز تیرے کان میں آئے اسکو سرمدی صوت اُس محبوب حقیقی کی سمجھہ جو اپنے عاشقوں کو وصل سے کامیاب کرنے کے لئے بلاتی ہے اور جو آنکھہ کھولے تو تامل سے کر یعنی بہ نگاہ وحدت وجود ہر شے کو دیکھہ بیہودہ تگ و تاز نہ کر تاکہ پلکوں سے جلوہ پا کہ مشابہ ہو یعنی منزل ہمہ اوست میں پلکوں کو پاؤں نہ بنا۔ اگر اناپ شناپ دوڑیگا تو اکھڑ کر گرے گا اور منزل مقصود پر نہ پہنچ سکیگا۔

شخص ظاہر را بمظہریت مستا تا فضول انجمن تحقیق نباشی آسماں را
برفعت مفخر بندیش تا بر آخود پستی فطرت نہ تراشی۔

**لغت** شخص بالفتح انسان کا جسم وغیرہ اور کسی شے کا نمونہ جو دور سے دیکھا جائے اور تننا اور ہونا۔ **فضول** بالفتح زیادہ گو اور بیہودہ کاموں میں شریک ہونے والا۔ اور بالضم زیادتی اور فضل کی جمع یعنی زیادتی۔ فطرت بالکسر پیدایش اور دانائی اور عید رمضان کا صدقہ جسکو

فطرہ کہتے ہیں یعنی دو سیر گندم یا چار سیر جو جو کہ ہر گھر سے فی کس دیا جاتا ہے۔

**حل** ہر شے کے وجود ظاہر کو واجب الوجود کا مظہر نہ بنا یعنی یہہ سمجھنا کہ گھوڑا گدھا کتا سور وغیرہ سب مظاہر واجب الوجود ہیں۔ سراسر گمراہی ہے کیونکہ یہہ سب فانی ہیں ورنہ تو مجلس تحقیق کا ایک یاوہ گو اور بیہودہ سمجھا جائے گا۔ وحدۃ الوجود کی معرفت سے برگران ہوگا شخص ظاہر کی نفی کی ہے نہ کہ شخص باطن کی جو روح ہے اور روح ازلی و ابدی ہے۔ قرآن میں ہے قل الروح من امر ربی۔ اور آسمان کو بڑا بلندی والا خیال نہ کر یہہ تو اپنے کو پست فطرت بنانا ہے کیونکہ انسان کے مرتبہ سے زیادہ کسی کا مرتبہ بلند نہیں۔ وہ عالم صغیر یعنی نمونہ عالم کبیر ہے۔

گر یافتی اسرار قدم بیش مجو | ور فہمیدی ز لفظ و معنیش مگو
تا طبع تو تہمت فضولی نکشد | گلہاست درین بہار بین و مبو

**لغت**۔ قِدم بالکسر و فتح دال کہنہ ہونا اور کہنگی اور بفتحتین پا اور پیش پا اور اثر اور عمل سابقہ جو خیر و شر کی قسم سے ہو اور نیکوں اور بدوں کا گروہ جو دوزخ یا بہشت میں بھیجا جائیگا اور اچھا نشانہ اور بالفتح و کسر دال کسی کام کے لئے ہمت اقدام اور کوشش کرنے والا اور بضم و فتح دال یمن میں ایک گروہ ہے اور ایک موضع کا نام اور بالضم آگے آنا اور بضمتین آگے جانا۔ تہمت بالضم گمان بد لیجانا۔

**حل**۔ اگر تونے قدم (خدائے تعالی) کے کچھہ بھید معلوم کر لئے ہیں تو زیادہ معلوم کرنے کی جستجو نہ کر اور اگر تونے کچھہ بھید سمجھہ لئے ہیں تو اُن کے لفظ و معنی بیان نہ کر کیونکہ اُس سے عالم ظاہر میں فتور اور فساد پیدا ہوگا اور تاکہ تجھہ پر بیہودہ سری کی تہمت نہ لگے بہار صورت کے پھولوں کا دور سے نظارہ کر مگر اُن کی خوشبو نہ سونگھہ یعنی ہر شے میں قدرت و فطرت الہی بھری ہے تو ماہیت و حقیقت کے ادراک کی خواہش نہ کر ورنہ گمراہ ہو جائے گا جیسے علم طبیعت اور فلسفہ والے گمراہ ہو گئے۔

بخیال چشم کہ میزند قدح جنوں دل تنگ ما | کہ ہزار میکدہ مے دود برکاب گردش رنگ ما

**حل**۔ کس چشم مست کے خیال میں ہمارا دلِ تنگ جنوں کا پیالہ پی رہا ہے کہ ہزار میکدے ہمارے جنوں کی رکاب میں دوڑ رہے ہیں۔ جسکا رنگ یعنی وضع گردش ہے یعنی ملازم

اور مطیع ہیں یہ تو ساری دنیا کو مجنوں بنادیں گے۔

بحضور زاویۂ عدم زدہ ایم در عافیت / کہ ز منتِ نفسِ کسے نگداز د آتش سنگ ما

لغت۔ زاویہ گھر کا گوشہ۔ اور ہر شے کا گوشہ۔ عدم بفتحتین وضمتیں و بالضم نیست ہونا اور درویش ہونا اور کم کرنا اور منع کرنا۔

حل۔ ہم گوشۂ عدم کے حضور عافیت کے دروازے سے لگے ہوئے ہیں یعنی فنا ہو کر آرام سے ہیں ہماری آتش سنگ کسی کے احسان کی پھونک سے نہیں گلتی۔ اور کوئی ہزار منت کرے مگر ہم گوشۂ عدم کے باب عافیت سے سرکنے والے نہیں۔ کسی کی منت پر ہماری آتش سنگ گرم ہوگی یہ تہ در دروازہ پر لگا ہوتا ہے جسکا سرکنا مشکل ہے

بدل شکستہ ازین چمن زدہ ایم بال گزشتنی / کہ شتاب اگر ہمہ خوں شود نرسد بگرد درنگ ما

حل۔ چمن دنیا سے ناراض ہو کر ہمنے دل شکستہ پر گزرنے کا بازو لگا دیا اور ہم گزرنے میں ایسے تیز رو ہیں کہ خود شتاب اگر ہمارا تعاقب کرنے میں ہمہ تن خون ہو جائے تو ہمارے درنگ کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتی چہ جائے کہ ہماری تیز روی کا مقابلہ کر سکے یعنی ہم دنیا سے گزرنے میں ایسے تیز رفتار ہیں۔

کسے از طبیعت منفعل بکدام شکوہ طرف شود / نفس آبشار عرق مکن ز حدیث غیرت جنگ ما

لغت۔ طرف شدن مقابل و حریف شدن آبشار پانی نکلنے کی راہ جس کے ذریعہ سے پانی اوپر سے نیچے گرے۔

حل۔ کوئی شخص ہمارے شکوہ کا حریف نہیں بن سکتا یعنی شکوہ سنکر منفعل ہو جاتا ہے جواب نہیں دے سکتا پس اے مخاطب تو ہماری بات (جو جنگ کو بھی غیرت دلانے والی ہے) کا جواب بن نہ پڑنے سے عرق عرق مت ہو کیونکہ اس جنگ میں کوئی مد مقابل نہیں ہو سکتا مطلب یہ ہے کہ عاشق کے شکوے معشوق کے سوا کوئی رفع نہیں کر سکتا۔

بفسون ہستی بیخبر ز شکست شیشۂ دل حذر / شب خون بخواب پری بہ ز فسانۂ خرنگ ما

لغت۔ خرنگ بفتحتین وہ آواز جو تیر چلاتے وقت کمان سے نکلے۔ مگر یہاں مراد مستانہ اور بیہودانہ کلمات ہے۔

حل۔ تو اپنے فسون ہستی میں بے خبر ہے تجھے ہم مستوں کی باتوں سے کیا کام۔ بس

خرنگ آمیز فسانے سنکر ہم پر برافروختہ نہ ہو یعنی دل دکھانے سے خوف کر کیونکہ ہمارے شیشۂ دل میں پری سوتی ہے تو شب خوں مار کر پری کو مت جگا ورنہ دیوانہ ہو جائے گا کیونکہ پری کو دیکھکر انسان دیوانہ ہو جاتا ہے۔

گہری ز ہر دو جہاں گراں شدہ خاک نسبت جسم و جاں / بکجیم آن ہمہ کین زماں بترا ز نیامدہ سنگ ما

حل۔ ہماری خاک جسکو جسم و جان سے نسبت ہے ایسا قیمتی گوہر ہے جسکی قیمت دو جہاں سے بھی گراں ہے پس ہم نہایت سبک (شرمندہ) ہیں کہ موازنہ کرنے کو ہمارے گوہر کا ہم ترازو میں آیا

ز دل فسردہ بنالۂ نرسید تاب و تپ نفس / ببرید ناخن مطرباں گرہ بریشم چنگ ما

حل۔ دل فسردہ سے نالہ تک سانس کی گرمی نہ پہنچ سکی۔ ہمارے چنگ کے ابریشم میں ایسی گرہ پڑی کہ اسکے کھولنے میں مطرب کے ناخن کٹ گئے نالہ مطرب ہے اور دل فسردہ چنگ کے ابریشم کا تار ہے اور تار میں گرہ لگ جاسے گی تو چنگ بج نسکیگا۔

سخن غرور جنون اثر بزبان جرأت ما در / مژہ بشکنی بہ رہ نظر براگر دہی بکجد رنگ ما

حل۔ ہمارے غرور کی باتیں جو جنوں کے اثر سے سرزد ہوتی ہیں زبان جرأت پر تر یعنی رواں ہیں۔ اگر تو ہمارے اس تیر کے لئے پر دیگا یعنی سننا چاہیگا تو ہم یقین کرتے ہیں کہ اپنی پلکیں راہ نظر میں توڑ ڈالے گا یعنی تیر میں اپنے پلکوں کے پر لگائیگا مراد یہ ہے کہ باتوں کے سننے میں تجھے مزہ آئے گا۔ اور پھر بسر و چشم سنے گا۔

چہ فسانۂ ازل و ابد چہ ملال طرازی حرص و کد / ہزار سلسلہ میکشد سر طرۂ تو ز چنگ ما

لغت۔ کد۔ بالفتح و تشدید دال۔ رنج اور کام کی سختی اور انگلی سے اشارہ کرنا اور کسی کو رنج و تکلیف دینا۔

حل۔ ازل اور ابد کا فسانہ اور حرص و رنج دنیا کی باتیں جو ہماری زبان سے نکلتی ہیں تو یہ درحقیقت تیرا طرۂ زلف ہے جو ہزار سلسلے سے ہمارے چنگ (گویائی) سے نکالتا ہے یعنی ہم خود حال نہیں کہتے عشق طرۂ زلف اس زبان درازی کا باعث ہے۔

ز غبار بیدل ناتواں مگر اں نازکت نشود گراں / کہ رود ز یاد تو خود بخود چو نقش ز آئینہ زنگ ما

حل۔ بیدل ناتواں کی جانب سے جو غبار تیرے دل نازک میں ہے اس سے تجھے گرانی

ہو گی کیونکہ جب ہم تجکو یاد کریں گے تو سانس کی طرح تیرے آئینۂ دل سے ہمارا زنگ
(یعنی غبار) خود بخود دور ہو جاویگا۔ آئینہ پر جب پھونک مارتے ہیں تو تھوڑی دیر کے
لئے غبار سا معلوم ہوتا ہے مگر پھر زائل ہو جاتا ہے۔

حیف از تو دو روز یکہ مقیم باغی — از بلبل غافلی حریف زاغی
صحبت اینجا موثر ست آگہ باش — در آب روی تری در آتش داغی

حل۔ افسوس ہے کہ تو دو روز کے لئے باغ دنیا میں مقیم ہے بلبل سے غافل اور
کوّے کا یار ہے یعنی نیکوں و عالموں فاضلوں عارفوں کی صحبت سے مجتنب اور بدوں کا
ہم پیالہ ہم نوالہ ہے۔ دیکھ دنیا میں صحبت ہی بڑی موثر ہے تو پانی میں جائیگا تو تری
اور سیرابی حاصل ہو گی اور آگ میں جائیگا تو جلکر داغ ہو جائیگا۔

گر طبع نہ از اہل کرم رم میداشت — میدان یقیں کہ سرکشی کم میداشت
از سجدہ ہیچکس نمیکرد ابا — گر شیطان صحبتے با آدم میداشت

لغت سجدہ بالفتح والکسر فروتنی اور زمین پر حقیقۃً و معنًا ماتھا ٹیکنا قرآن شریف میں ہے
یسجد لہ ما فی السموٰت و ما فی الارض۔ یعنی جو چیز آسمان اور زمین میں ہے
ذوی العقول یا غیر ذوی العقول سب خدائے تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں ذوی العقول
حقیقۃً اور غیر ذوی العقول مجازاً۔ بجز خدا کے دوسروں کو سجدہ کرنا شرک اور کفر اور الحاد ہے۔
حل۔ اگر بزرگوں کی صحبت سے طبیعت نہ بھاگتی تو یقیناً سرکشی کم ہوتی۔ شیطان اگر
آدم سے صحبت رکھتا تو کسی شخص کے سجدہ کرنے سے بھی انکار نہ کرتا چہ جائیکہ سجدۂ آدم
علیہ السلام سے یعنی شیطان ناری تھا اور آدم خاکی۔ ناری کی خاکی سے جنسیت اور صحبت کہاں

ستم ست اگر ہوست کشد کہ بسیر سرو و سمن درآ — تو ز غنچہ کم ندمیدۂ در دل کشا بچمن درآ

حل۔ بڑا ظلم ہے اگر تیری ہوس تجھے سرو و سمن کی سیر پر مائل کرے تیری فطرت ہی غنچہ کی ہے
جو خود بخود کھلتا ہے پس تو اپنے دل کا دروازہ کھول اور چمن میں چلا آ۔ دل میں تو سب کچھ
موجود ہے دل ایک باغ الٰہی ہے جس میں وحدانیت اور معرفت کے پھول کھلے ہیں دنیا کا
چمن اور سرو و نسرین فانی ہیں اور چمن عرفان و حب الٰہی ابد الآباد تک شگفتہ اور خنداں ہے

پے نافہائے رمیدہ بو مپسند زحمت جستجو — بخیال حلقۂ زلف او گرہے خور و بختن درآ

حل۔ جن نافوں کی خوشبو نکل گئی ہے یعنی جن چیزوں میں بوئے وفا نہیں تو اُن کی



تو اُن کی جستجو میں زحمت نہ اُٹھا۔ معشوق کے حلقۂ زلف کے خیال میں ایک گرہ کھا
یعنی حقیقت کے انکشاف میں مراقب ہو پس تو خود ختن میں آجائے گا یعنی عالم ناسوت
کی حقیقت تجھپر کھل جائے گی۔

نفست اگر نہ فسوں دمد بتعلق ہوس جسد — رہ دامن تو نمیکشد کہ درین رباط کہن درآ

لغت جسد بفتحتین انسان اور جن و ملائکہ کا جسم خواہ جرم اور زعفران اور جادوگر
سامری کا گوسالہ جو حضرت موسے کے عہد میں سحر سے آواز دیتا تھا اور خون خشک۔ رباط
بالکسر سرحد دشمن کو نگاہ میں رکھنا اور وہاں ہمیشہ رہنا اور وہ تسمہ وغیرہ جس سے گھوڑے کو
یا مشک کے منہ کو باندھتے ہیں اور پانچ یا پانچ سے زیادہ گھوڑے جو کسی مہم پر جانے کے انتظار
میں بندھے رہیں۔ اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار۔
حل۔ اگر تیرا نفس تجھپر جسمانی اور نفسانی ہوا و ہوس کے پورا کرنے کو افسوں دم نہ کرے
تو رستہ تیرا دامن نہیں کھینچتا کہ جھک مار اور اس رباط کہن (دنیا) میں آ۔ یعنی نفس
تعلقات دنیا میں تجھے پھنسائے رکھتا ہے اگر تو نفس کے دم میں نہ آئے تو ضرور خدا
سے لو لگائے۔

ہوس نیک و بد تو شد نفس تو دم موشد — کہ بایں جنوں بلد تو شد کہ بعالم تو و من درآ

لغت بلد بفتحتین شہر۔ اسکی جمع بلدان بالضم ہے اور شتر مرغ اور نشان اسکی جمع بلاد ہے
اور کف دست اور سرائے اور دونوں بھنوؤں کے بیچ کی وسعت (نیک) اچھا
اور کبھی سخت اور بُرے کے معنی میں بھی بولا جاتا ہے جیسا حضرت سعدی علیہ الرحمۃ کے
اس شعر میں ؎

سرو سیمنا بصحرا مے روی — نیک بد عہدی کہ بے ما مے روی

یعنی سخت بد عہد ہستی۔
حل۔ تیرے لئے ہوس ہی بہت بُرا یا سخت بد ہے تیرا نفس تیرے حق میں چوپایہ اور درندہ ہے
کون اس جنوں میں تیرے لئے شتر مرغ بنگیا کہ میری پشت پر سوار ہو اور منی اور توئی کے
عالم میں چلا آ یعنی تجھے تو عشق خدا کا جنون تھا اُسی کے صحرائے طلب میں سرگشتہ
رہتا منی و توئی کے عالم میں کیوں چلا آیا۔

چو ہوا ز ہستی مبہم بتاملے زدہ ام خمے — گرہ حقیقت غنچۂ شگاف و در دل من درآ

**لغت** مبہم گوں مول گو، ہولی بات اور چھپی ہوئی اور بند کیا ہوا دروازہ۔ خم زدن گریختن

**حل** میں ہوا کی طرح تھوڑے سے تامل کے ساتھ اپنی نامعلوم ہستی سے بھاگ گیا ہوں یعنی
میں نے ہستی فانی کو نظر انداز کر دیا ہے (ہوا کو قیام نہیں آناً فاناً گزر جاتی ہے) اگر تو میرے
دل میں آنا یعنی میرا ہمراز بننا چاہتا ہے تو حقیقت شبنم کی گرہ کھول یعنی شبنم کی ہستی
فانی سے جو آفتاب کے طلوع ہوتے ہی فنا ہو جاتی ہے آگاہ ہو مطلب یہ ہے کہ میں
جسطرح ہستی کو فانی اور لاشے سمجھتا ہوں تو بھی ایسا ہی سمجھ۔

**نہ ہوا کہ اوج نہ پستیت نہ خروش ہوش نہ مستیت — چو سحر چہ حاصل ہستیت نفسے شو و بسخن درآ**

**حل** نہ تیری بلندی اور پستی کی ہوا کا اعتبار ہے نہ ہوش اور مستی میں تیرے چیخنے کا کوئی
وجود ہے پھر صبح کی طرح تیری ہستی سے کیا حاصل ہے جو ایک دم میں معدوم ہو جاتی ہے
بس تو خواب غفلت سے اُٹھ کر ہمہ تن سانس بنجا اور ذکر الٰہی میں مشغول ہو۔

**چہ کشی ز کوشش عاریت الم شہادت دیت — بہ بہشت عالم عافیت در جستجو بشکن درآ**

**حل** تیری بہت سی دنیوی امیدوں نیت سے ارمانوں کا خون ہو گیا جسکا کوئی خونبہا نہیں
اُن کے لئے کوشش مستعار فضول ہے جستجو کا دروازہ توڑ ڈال اور عالم عافیت (رضائے
ایزدی) کے بہشت میں چلا آ۔

**بکدام آئینہ مائلی کہ ز فرصت ہمہ غافلی — تو نگاہ دیدہ بسملی مژہ واکن و بکفن درآ**

**حل** تو کونسے آئینہ میں بناؤ سنگار کر رہا ہے کہ فرصت سے غافل ہے۔ یعنی دنیا میں فرصت
قلیل ہے اور موت ہر وقت سامنے ہے جو فرصت نہیں لینے دیتی) تو دیدۂ بسمل کی نگاہ ہے
جو کفن کے انتظار میں ندیدوں کی طرح تک رہی ہے بس پلک کھول اور کفن میں چلا آ۔
یعنی تو مردہ (فانی) ہے عشق خدا میں خاک ہو جا۔

**ز سروش محفل کبریا ہمہ وقت میرسد این ندا — کہ بخلوت ادب وفا ز در برون نشدن درآ**

**لغت**۔ سروش بضمتین، نام جبرئیل علیہ السلام اور وہ فرشتہ کہ خبر غیب لاوے اور ہر ماہ
شمسی کی سترہویں تاریخ۔ یا دن۔ کبریا بالکسر بزرگی۔

حل۔ جناب باری کی محفل کبریا کا فرشتہ ہر وقت یہ منادی کرتا ہے کہ ادب وفا کی
خلوت میں باہر نہ آنے کے دروازہ سے داخل ہو۔ یعنی الست بربکم کا عہد وفا
پورا کر اور اسی میں مستغرق ہو واپس نہ آ۔



**بدر آ اے بیدل ازین قفس اگر از طرف کشدت ہوس**
**تو بغربت آنقدر خوش نہ کہ نگویمت بوطن درآ**

**حل**۔ اے بیدل اگر تجھے ہوس اُس جانب (خدا کی جانب) کھینچے تو قفس دنیا سے نکل کیونکہ
تو سفر میں خوش نہیں اگر خوش ہوتا تو میں کہتا کہ اپنے وطن میں نہ آ۔ تیرا وطن تو وہی عالم
لاہوت ہے۔

**ہمہ عمر با تو قدح زدیم و نرفت رنج خمار ما — چہ قیامتی کہ نمیرسی ز کنار ما بکنار ما**

**حل**۔ تمام عمر ہمنے تیری یاد میں قدح نوشی کی یعنی تجھکو یاد کیا مگر ہمارا خمار شوق ابتک
نہ گیا کیا قیامت ہے کہ تو یاد کے اعتبار سے ہر وقت ہماری بغل میں ہے مگر در حقیقت
بغل میں نہیں ہے۔

**چو غبار نالہ بہ نیستاں نزدیم گامی ز امتحاں — کہ ز خود گزشتن ما نشد بہزار کوچہ دچار ما**

**حل**۔ نالہ سوز غم سے جلکر خاک ہو گیا مگر اسکا غبار نیستاں (بن) میں ہی رہا۔ ہمنے کبھی
امتحاناً ایک قدم بھی باہر نہ رکھا کہ ہم خود اپنے سے بھی گزرے یا نہیں یعنی ہمنے اپنی خودی کو
بھی ترک کیا یا نہیں۔ یہ بات ہمکو ہزار کوچوں میں پھرنے سے بھی حاصل نہ ہوئی نیستاں کا
نالہ نیستاں ہی میں رہیگا باہر نجائیگا۔

**چہ قدر ز خجلت مدعا زدہ ایم پر اثر غنا — کہ چو رنگ دامن خاک ہم نگرفت خون شکار ما**

**حل**۔ ہم مدعا کے حاصل نہونے کی خجالت میں بے پروائی کے پیچھے مارے مارے پھرے
مگر ہمارے شکار کے خون سے خاک نے بھی اپنا دامن تر نہ کیا یعنی ہمارا خون خاک نے بھی قبول
نہ کیا۔ پروا نہ کی۔ ہمارے مدعا کا خون یوں ہی ضائع گیا۔

**ہمہ را بعالم بیخودی قدح است از می عافیت — سر و برگ گردش ما ببیں چہ خطے کشد بحصار ما**

**حل**۔ عالم بیخودی (دنیا) میں سب کے لئے جام عافیت (آرام) موجود ہے اب سامان ہماری
گردش کا دیکھ کہ وہ ہماری حصار کے لئے کیا خط کھینچتا ہے۔ یعنی ساری خدائی آرام میں محدود ہے
مگر ہم گردش میں ہیں ہماری گردش محدود نہیں ہوتی۔

**دل ناتواں بہ کجا برد الم تردد عاجزی — کہ چو سبحہ ہر قدم او فتد بہزار آبلہ کار ما**

**حل**۔ دل ناتواں کو جو اپنی عاجزی کے تردد سے الم ہے وہ اسکو کہاں لیجائے کیونکہ تسبیح کی
طرح اسکا پالا ہزار آبلوں سے پڑا ہے تسبیح خود نہیں چل سکتی جب تک نہ چلائے۔ تسبیح کے دانے

گویا اُسکے پاؤں کے آبلے ہیں اور تسبیح ہزار دانوں کی بھی ہوتی ہے۔

**بسواد نسخۂ ہستی نرسید مشق تاملت     قلمے بخاک سیاہ زن بنویس خط غبار ما**

حل۔ تونے بہت تامل (غور و فکر) کی مشق کی مگر نسخۂ فنا کے لکھنے کو تجھے سیاہی نہ ملی پس تو خاک سیاہ پر قلم مار اور ہمارا خط غبار لکھ۔ یعنی فنا نسخہ ہے جو خط غبار سے لکھا جاتا ہے اور لکھنے کی سیاہی خاک ہے جو سب سامانِ فنا ہے۔

**صف رنگ لالہ بہم شکن بچہ جوش گل بزمین فگن     بہار دامن ناز زن ز حنای دست نگار ما**

حل۔ رنگ لالہ کی صف کو توڑ ڈال۔ جوش گل کی شراب زمین پر گرا معشوق کے ہاتھ کی حنا پر فریفتہ ہو اور بہار پر دامنِ ناز مار۔ یعنی معشوق کی حنا کا رنگ حاصل کر جس سے تو بہار کو ناز و کرشمہ دکھانے لگیگا یعنی خود بہار تیری عاشق ہو جائیگی۔ اس صورت میں لالہ و گل کی کیا حقیقت ہی۔

**برکاب عشرت برفشاں نرسیدہ دست تظلمے     بغبار دیدہ آرزو بکشید دامن یار ما**

حل۔ معشوق کی رکاب پر جو عشرت کی جھاڑنیوالی (برباد کرنیوالی) ہے ہمنے فریاد کرنیکا ہاتھ نہیں مارا یعنی اُس سے فریاد نہیں کی کیونکہ ہماری آرزو تو غبار میں جا رہی ہے معشوق نے ہم سے دامن کھینچ لیا ہے جب ہمارا غبار بھی اُسکے دامن تک نہیں پہنچتا تو فریاد کرنے کو اُسکی رکاب تک کیا خاک ہاتھ پہنچیگا۔ مصرعہ اولی میں برفشاں رکاب کی صفت ہے اور مصرعہ ثانیہ میں دامن بکشید کا مفعول اور یار اُسکا فاعل ہے دامن یار مضاف مضاف الیہ نہیں ترکیب بہت ٹیڑھی ہے اور بیدل کا یہی جوہر ہے۔

**نہ بدامنے ز حیا رسد نہ بدستگاہ دعا رسد     چو رسد بہ نسبت پا رسد کف دست آبلہ دار ما**

حل۔ میرا ہاتھ بھی پاؤں کی طرح آبلہ دار ہے نہ وہ حیا کے باعث کسی دامن تک پہنچتا ہے یعنی دامن اُس سے حیا کرتا ہے نہ وہ دستگاہ دعا تک پہنچتا ہے یعنی ہاتھ میں دعا کے لیے بھی اوٹھنے کی دستگاہ نہیں ہاں وہ پہنچتا ہے تو پاؤں کی نسبت سے یعنی جسطرح آبلہ دار کا پاؤں نہیں پہونچ سکتا اسی طرح میرا ہاتھ بھی کیلئے دامن یا دستگاہ دعا تک نہیں پہنچ سکتا دونو مجبور ہیں۔

**چمن طبیعت بیدلم ادب آبشار شگفتگی     زدہ است ساغر رنگ و بو بدماغ غنچہ بہار ما**

حل۔ میں بیدل کی طبیعت کا چمن ہوں جسمیں شگفتگی کا آبشار صرف ادب ہے یعنی اس چمن کو ادب سے شگفتگی حاصل ہوتی ہے ہماری بہار نے فقط غنچہ کو ساغر رنگ و بو پلایا ہے



وہ گل نہیں ہوتا غنچہ سربستہ میں ادب کی صورت اور پھول میں کھل جانے سے بے ادبی کی صورت عیاں ہے

**نکتہ۔** اگر حصول رزق از عالم الغیب متصور نمے بود و رحمت جز بصلحا نمی پرداخت متوکلاں را فاقہ میکشت و مجرماں را نامیدی مے گداخت۔

حل۔ اگر یہ خیال ہوتا کہ رزق عالم غیب سے ملتا ہے اور رحمت صرف نیکوں کے لیے ہی تو متوکل لوگ فاقہ میں مرتے اور گنہگاروں کو نا امیدی ہلاک کرتی

**نقشے دریں درسگاہ عبرت بفہم چندیں رسالہ پیدا     جنوں سوادی کہ کردم از شب سیر اوراق لالہ پیدا**

حل۔ اِس درسگاہ عبرت (دنیا) میں فہم انسانی میں اسقدر رسالہ پیدا نہیں ہوئے جسقدر ہمنے اوراق لالہ کی سیر سے ایک جنوں سواد پیدا کیا یعنی سیر لالہ سے جسقدر ہمکو جنوں ہوا ایسا دنیا میں کسیکو نہیں ہوا حالانکہ فہم انسانی بہت سے رسالے پیدا کرسکتی ہے۔ اگرچہ سیر گل و لالہ سے جنوں اور وحشت دفع ہوتی ہے مگر یہاں اوسی سے جنوں پیدا ہوا

**صبا ز گیسوے مشکبارت اگر رساند پیام بچین     چو شبنم از داغ لالہ گردد عرق ز ناف غزال پیدا**

حل۔ صبا اگر تیرے گیسوے مشکبار سے ایک چین کا پیام پہونچا دے یعنی یہ پیام کہ میرے پاس چین بھر مشک موجود ہے تو جس طرح لالہ کے داغ سے شبنم پیدا ہوتی ہے۔ ناف غزال سے بجائے مشک کے عرق انفعال پیدا ہو۔ یعنی چین بھی گیسوے مشکبار کے سامنے شرمندہ ہو

**فلک ز صفر یکہ میکشاید بر اعتبارات مینفزاید     جلای یک شیشہ مینماید پری ز چندین پیالہ پیدا**

حل۔ آسمان جو صفر کھولتا ہے یعنی جو حادثہ نازل کرتا ہے تو اعتبارات (عبرتوں) کی عدد بڑھاتا ہے کیونکہ صفر (نقطہ) لگانے سے عدد بڑھ جاتا ہے۔ ایک شیشے کی جھلک بہت سے پیالوں سے پری پیدا کر دیتی ہے حالانکہ پری شیشہ میں قید ہوتی ہے نہ کہ پیالے میں مطلب یہ ہے کہ دنیا کے ایک حادثہ سے چشم عبرت بیں کو بہت سی عبرتیں حاصل ہوتی ہیں۔

**چو موج بیداد بہر شکے ز بست بر شیشہ ام ترنگے     شکست مے بود ظلم رنگے کہ رنگ من کرد نالہ پیدا**

لغت۔ ترنگ تیر کی آواز جب وہ کمان سے نکلتا ہے اور مطلق آواز۔

حل۔ جب کسی ٹھیر کی موج ظلم نے میرے شیشے کو نہ توڑا حالانکہ عاشق بدل جاتا ہے کہ اسپر ظلم ہوا تو میرا اور دل اسطرح ٹوٹ گیا (مایوس ہوگیا) کہ شکست رنگ کی آواز نے نالہ پیدا کر دیا شکست رنگ نے یہ فریاد کی کہ عاشق کا شیشہ فریاد کیوں نہ ٹوٹا۔ یعنی میں زندگی سے

بیزار ہوں مگر نہیں مرتا۔

اگر بصد رنگ پر فشانم زدام جستن نمیتوانم — کہ گرد پرواز بے نشانم چو بال طاؤس ہالہ پیدا

حل۔ میں اوڑنے کو سو طرح پر پر پھڑپھڑاؤں مگر دام سے نہ کود سکونگا۔ میرے بے نشان (معدوم) پرواز نے بجائے اوڑنے کے ایسا ہالہ (حلقہ) پیدا کر دیا جیسا بال طاؤس پر ہوتا ہے جو اوڑ نہیں سکتا یعنی خود میرا پرواز میرے لئے حلقہ دام بنگیا۔

بجوش افسردگی ز دوراں حذر ز امداد اہل احساں — کہ ابر در موسم زمستاں نمے کند غیر ژالہ پیدا

حل۔ جب زمانہ میں افسردگی جوش مارے یعنی ہمدردی اور سخاوت نہ رہے اور طبائع افسردہ ہو جائیں تو اہل احسان (اہل دولت) سے پرہیز کر کیونکہ اگر افسردگی کی حالت میں جبراً قہراً انہوں نے کچھ فیاضی کی بھی تو کس کام کی جاڑے کے موسم میں ابر سے اولے ہی برسیں گے۔ اور بجائے فائدہ کے زراعت اور پھول پھل کو نقصان پہنچیگا۔

قبول انعام بدمعاشاں بخود گوارا مگیر بیدل — کہ میشوند ایں گلو خراشاں چو استخواں از نوالہ پیدا

حل۔ بدمعاشوں (کمینوں) کا انعام قبول کرنا گوارا نکر کیونکہ یہ کمینے ایسی تکلیف پہنچاتے ہیں جسطرح نوالہ میں ہڈی گلے کو چھیلتی ہے گویا یہ ہڈی کیطرح نوالے سے پیدا ہوتے ہیں۔

بنمود ہستی بے اثر چہ نقاب شوخ کنم ز حیا — تو مگر بمن نظرے کنی کہ دمے عرق کنم از حیا

حل۔ مجھے شرم آتی ہے کہ پردہ بہار کر اپنی ہستی بے اثر (بے نشاں) کا اظہار کروں یعنی میں فانی اور لاشے محض ہوں اے مخاطب اگر تو مجھے ایک نظر دیکھنا چاہتا ہے تو میں تھوڑی دیر کو اپنی ہستی کی نمود کی جگہ عرق ندامت کا اظہار کر سکتا ہوں

اگرم دہد خط امتحاں ہوس کتاب نہ آسماں — مژہ برہم آرم ازیں و آں ہمہ یک عرق کنم از حیا

حل۔ اگر کتاب نہ آسمان کی ہوس مجھے اپنے امتحان کی سند دیدے اور کہے کہ میری غیر محدود اور بے انتہا وسعت اور بلندی کا امتحان کر تو میں ان دونوں سے آنکھ بند کر لوں اور سب کو حیا کا ایک عرق بنا دوں یعنے مجھے نو آسمانوں کا امتحان لیتے ہوئے شرم معلوم ہوا کیونکہ یہہ فانی اور بے حقیقت ہیں۔

چہ کنم شوخی طبع دوں قدحے نزد غم بجنوں — کہ بموسم آں گل لعل گوں سحرے شود کنم از حیا

لغت۔ سحری کرنا صبح کے وقت شراب وغیرہ ناشتا کرنا۔



حل۔ میں اپنی کمینہ طبیعت کی شوخی کا کیا علاج کروں مجھے بجائے شراب کے عرق ندامت نے خون کا پیالہ بھی تو نہ پلایا۔ یعنی اس قابل نہ رکھا کہ میں معشوق کے لب لعل کا بوسہ لیتا اب جبکہ صبح کی سحری کر رہا ہوں مارے حیا کے بوسہ کا طالب نہیں ہوتا۔

ز تخیلے کہ براہ دیں غم باطلم شدہ دلنشیں — بمن ایں گماں نبرد یقیں کہ کمال حق کنم از حیا

حل۔ راہ دین میں جس تخیل سے باطل (دنیا) کا غم دلنشین ہے اسپر نظر کر کے خود یقین یہ گمان نہ کرے کہ میں حق کو کامل کرونگا یعنی حق الیقین کا مرتبہ حاصل کر سکونگا کیونکہ دنیوی خیالات کمال حق کے مزاحم ہیں۔

چو زخاک لالہ بروں زند قدحے شکستہ بخوں زند — ہوسی اگر بجنوں زند ہمیں نسق کنم از حیا

حل۔ جب خاک سے لالہ باہر نکلتا ہے تو ٹوٹے ہوئے پیالہ میں بجائے شراب کے خون پیتا ہے اگر میری ہوس مجھے بھی جنوں کی ترغیب دے تو میں بھی اسی طرح حیا کے باعث بجائے مینوشی کے اپنا خون دل پیؤں یعنی عیش جسطرح لالہ کو نصیب نہیں مجھے بھی نصیب نہیں۔

ز کمال آنچہ بمن رسد نہ ز لوح نے ز قلم رسد — خط نقش پا برقم رسد کہ ازو سبق کنم از حیا

حل۔ میرے کمال سے جو کچھ مجھے ملتا ہے وہ لوح قلم (تقدیر) سے نہیں ملتا۔ میرے لئے تو خط نقش پا رقم ہوتا ہے تاکہ میں حیا سے اسکا سبق لوں۔ قاعدہ ہے کہ ناکامی کی ندامت سے انسان سرنگوں ہو جاتا ہے اور اسکی نظر اپنے نقش پا پر پڑتی ہے مطلب یہہ ہے کہ مجھے اپنے کمال سے بجز ندامت کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

بامید فضل تو نازنیں ہمہ انیاز دل است و بس — من بیدل آں عرق جبیں کہ چہ در طبق کنم از حیا

حل۔ اے نازنیں تیرے فضل کی امید پر لوگ دل و دیں بطور نیاز پیش کرتے ہیں میں تو بیدل ہوں نہ میرے پاس دل ہے نہ دیں بس میں ہوں اور تہیدستی کی ندامت سے پیشانی کا عرق ہے اسکو طبق میں کر کے تیرے سامنے کیا پیش کروں مطلب یہہ ہے کہ تیرے ناز و نیاز کے لئے میرے پاس کچھ نہیں اسلیئے نادم ہوں۔

نکتہ۔ مجاز یعنی عالم اعتبار را انتہائی تصور کردن است کہ تخم آں جز حقیقت در مرتبہ نہال نہ تخم اصلا نتواں یافت در مرتبہ تخم نہاں از خلع و برگ بیج نتواں شگافت۔

لغت۔ مجاز۔ بالفتح راہ و جائے گذشتن اور وہ کلمہ جو معنی حقیقی کے سوا مستعمل ہو۔ اعتبار بالکسر پکڑنا اور نگاہ عبرت سے دیکھنا اور کسی شے کی سوچ میں رہنا اور کسی شے کو اچھی طرح پہچاننا

مجاز اور عالم اعتبار دونوں سے مراد دنیا ہے۔

**حل** عالم مجاز یا اعتبار کو باطن میں یہہ خیال کرنا چاہیئے کہ اُسکا تخم حقیقت کے سوا کچھہ نہیں (کیونکہ حقیقت نہو تو اُسکی نقل مجاز کیونکہ ہو) پودا ہو جانے کی حالت میں تخم کا نشان نہیں مل سکتا ایسا ہی تخم کی حالت میں شاخ اور پتے نہیں پھوٹ سکتے۔

اے آنکہ گہے خلوت و گہہ انجمنی — پیوستہ بوہم غیر آتش فگنی
نیرنگ دوئی بار ندارد اینجا — من با تو توام چنانکہ با من تو منی

**حل** اے واجب الوجود کبھی تو خلوت ہے اور کبھی جلوت ہے ہمیشہ وہم غیر سے عاشقوں کے دلوں میں آگ لگاتا رہتا ہے حالانکہ تیرا غیر کوئی نہیں۔ میں تیرے ساتھ تو ہوں جیسا کہ تو میرے ساتھ میں ہے یعنی میں تو ہوں اور تو میں کچھہ مغائرت نہیں۔

**نکتہ**۔ از قلندرے پرسیدند معرفت چیست۔ گفت نتیجہ بیکاری۔ کہ اگر شغلے دیگر داشت ہم سیدادے مجلس درین ورطۂ خیال نمے افتاد۔

**لغت** قلندر بعض نے لکھا ہے کہ در اصل کلندر مخفف کندہ ناتراشیدہ (جاہل مطلق) تھا مگر اس لفظ کا ایسا تغیر عظیم قیاس میں نہیں آتا اور بعض نے لکھا ہے کہ در اصل غلندر تھا۔ شاید بضم غین ہو یعنی غُلندر (شور و غل کے اندر) کیونکہ اس قسم کے آزاد منش فقراء اکثر غل مچاتے ہیں۔ مگر میری رائے میں یہہ لفظ گلندر بیک گاف تھا یعنی مٹی اور بھبوت کے اندر رہنے والے۔ کیونکہ یہہ لوگ اکثر بھبوت ملے رہتے ہیں۔ لیکن صوفیہ کی اصطلاح میں قلندر تارک الدنیا اور عارف کو کہتے ہیں۔

**حل**۔ ایک قلندر (عارف) سے لوگوں نے پوچھا کہ معرفت کیا شے ہے اُسنے کہا بیکاری کا نتیجہ کیونکہ اگر دوسرا شغل ملتا تو کوئی گرداب خیال میں نہ پڑتا۔ مطلب یہہ ہے کہ اگر معرفت الہی کا شغل نہو تو انسان بالکل بیکار اور نکما ہے۔ کار جس شے سے عبارت ہے وہ صرف معرفت الہی ہے باقی کارہاے دنیا فضول ہیں ؎

گر قابل کسب عملے میزادیم — در ورطۂ فکر خود نمے افتادیم
دیدیم کہ دست ما بجائے نرسید — از سعی جنوں داد گریبان دادیم

**حل**۔ اگر ہم کسی کام کرنے کے لایق ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے تو اپنی فکر (شناخت) کی بھنور میں نہ گرتے (من عرف نفسہ فقد عرف ربہ) جب ہمنے دیکھا کہ کوئی دسترس ہمکو نہیں تو



جنوں (عشق الہی) کی سعی سے اپنا گریباں آپ پھاڑ گریباں کے پھٹ جانے (اسباب دنیا کی برباد کرنے) کی داد دینے لگے۔

**نکتہ** کسب موقوف بر تکالیف حمالی و گل کاری نیست بے تلاشی نیز تلاشے ست و بیدست و پائی نیز معاشے لہ تقلید موجب تصدیع است و بموضعی دیگر باعث تشنیع۔

**حل** کسب رزق بوجھہ اٹھانے یا مکانات لیپنے پر منحصر نہیں۔ بے تلاشی (صبر) بھی تلاش ہے اور بیدست و پائی یعنی توکل بھی معاش ہے۔ مگر تقلید (اندھا دھند بے دلیل کام کرنا) باعث طعنہ زنی ہے یعنی صرف صبر اور توکل چاہیئے الصوفی لامذہب لہ۔

گر آنکہ بتقلید کمر مے بندد — چوں نخل بلند ار ثمری بندد
از قطرہ بجمعیت دل قانع باش — آب دگر است آنچہ گہر می بندد

**حل** جو شخص تقلید پر کمر باندھتا ہے وہ درخت خرما کی طرح پھل نہیں باندھتا۔ تو قطرے سے سبق سیکھہ۔ صرف جمعیت دل پر قانع ہو۔ ہر قطرہ تقلیداً گہر نہیں بن سکتا گوہر جس کو باندھتا ہے وہ دوسرا پانی ہے۔

**نکتہ** در عالم آثار کثرت بساز انزوا پرداختن سرمایہ فرصت تحقیق درباختن است اگر چراغ بینش قابلیت نورے دارد جز در انجمن میفروز تا بافسون خیال از تجلی کماہی چشم نپوشی و در حضور آباد کرشمہ جمال بکسب حرمان نکوشی۔

**حل**۔ عالم آثار کثرت (دنیا) میں گوشہ نشینی کی تیاری میں مشغول ہونا فرصت تحقیق کے سرمایہ کو ضائع کرنا ہے کیونکہ تحقیق تو اُسی وقت حاصل ہوگی جبکہ تو صنعت وجود کا مختلف اشیا میں نظارہ کریگا۔ اگر تیرا چراغ بینش (ادراک) نور معرفت کے دیکھنے کی قابلیت رکھتا ہے تو اُسکو انجمن کثرت کی سوا دوسری جگہہ روشن نہ کرتا کہ تو اپنے خیال کے افسوں (فریب) میں تجلی حقیقت الہی سے چشم پوشی نہ کرے اور کرشمہ جمال معرفت کے حضور محروم رہنے کا ساعی نہ ہو یعنی اس صورت میں تجھے تجلی الہی حاصل نہوگی اور جمال معرفت کی دیکھنے سے محروم رہیگا۔

فرصت داری جز آگہی کار مبند — بر آئینہ ات تہمت زنگار مبند
ہر چند بود یک مژہ واکردن چشم — باز است در حضور زنہار مبند

**حل** تجھے فرصت حاصل ہے تو آگاہی سے کام لے اپنے آئینہ دل پر جو صاف و مجلیٰ ہو زنگ لگ جانے کی تہمت نہ باندھ۔ اگرچہ آنکھہ کھولنا تھوڑی دیر کے لئے ہے۔ یعنی فرصت ہستی کم ہے

مگر حضور الٰہی کا دروازہ ہر وقت کھلا ہوا ہے پس تو آنکھ کسی وقت بند نہ کر۔

حکمت۔ از فرطِ گرسنگی کہ حرارت غریزی بوداع قواء ذہن مے چیند صاحب ریاضت اشکال نو بہ نو مے بیند یعنی بخارات کہ مادہ تخیل است ہرگاہ بدماغ صعود مینماید تمثالہائے عالم خواب در عین بیداری نقاب میکشاید ہمچناں ہنگام نزع نیز صور مثالی بر طبائع منکشف میگردد و آن از باقیات عالم خیال است ورنہ در نفس الامر تحقیق آن دشوار است و محال۔ مثل شعلہ چراغ کہ چوں روغنش کم شود سراپا در میگیرد و روشن تر میگردد تا باندک فرصتے بمیرد۔ چوں غلبۂ جوع موجد صفرا است و غلبۂ صفرا مادۂ ایجاد سودا۔ و جمعے را کہ بامبدء توجہ است از صعود ایں بخارہا سطور حقائق و معانی مے خوانند و فرقہ را کہ از حقیقت بیخبری است اشکال دیو و جن و پری مینمایند۔ چہ دودہا از ایں آتش نامشتعل متصاعد نگردید و چہ سوداہا کہ از ایں صفرائے سوختہ بطوفاں نرسید اگر ہوشیت باید فہمید کہ غیر اشیاء محسوسہ معین ہرچہ در خیال پرتو انداز و آں لاہمۂ سودائی است و خلاف قاعدہ اتفاق آنچہ در نظرہا شکل یابد غبار بینائی۔

حل۔ بھوک کی زیادتی کے باعث جبکہ حرارت غریزی تمام قوتوں کو رخصت کر دیتی ہے ریاضت کرنے والا (عابد و زاہد) طرح طرح کی نادر شکلیں دیکھتا ہے یعنی وہ بخارات جنکا مادہ محض تخیل ہے جب دماغ میں چڑھتے ہیں تو جو شکلیں اکثر اوقات خواب میں نظر آتی ہیں وہ عین بیداری میں پردہ سے باہر آجاتی ہیں اسی طرح نزع کی حالت میں مثالی (خیالی) صورتیں طبائع پر منکشف ہوجاتی ہیں جو عالم خیال کی بچی ہوئی ہوتی ہیں ورنہ حقیقت میں ان شکلوں کی تحقیق دشوار اور محال ہے جیسے چراغ کا شعلہ کہ جب تیل کم ہوجاتا ہے تو سرتاپا بھڑکنے لگتا ہے اور روشن ہوجاتا ہے تاکہ تھوڑی سی دیر میں بجھ جائے جیسے بھوک کا غلبہ صفرا پیدا کرتا ہے اور صفرا کا غلبہ سودا کے پیدا کرنیکا مادہ ہے اور جس گروہ (عارفین) کی توجہ اصل مبدء (جہاں سے یہ بخارات پیدا ہوتے ہیں) کی جانب ہے وہ ان بخارات کے وجود کو حقائق و معانی کی سطور سمجھتے ہیں اور جو گروہ اصل حقیقت سے بیخبر ہے وہ ان بخارات یا اشکال کو دیو اور جن جانتے ہیں کیا کیا دھوئیں (لغو خیالات) اس نہ بھڑکنے والی آگ سے دماغوں میں نہیں پہونچے اگر کچھ بھی ہوش ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ سوائے اُن اشیاء کے جو محسوس و معین ہیں جو شے خیال میں پرتو ڈالے وہ سودا کی قوت واہمہ ہے اور قاعدہ اتفاق کے خلاف جو شے نظر میں شکل معلوم ہو وہ بینائی کا غبار ہے یعنی بجھتے شکل معلوم ہوتی ہے مگر درحقیقت شکل نہیں



مطلب یہ ہے کہ چلہ کشی اور ریاضت سے دل پر جو اشیاء منکشف ہوتی ہیں وہ خدا کی جانب سے نہیں بلکہ بھوک کے باعث ہیں جس سے انسان کو دن میں تارے نظر آتے ہیں معرفت دوسری چیز ہے

خلقی است دریں جنوں سرائے نیرنگ　　زندانیِ اختراعِ چندیں فرہنگ
من بندۂ آنکہ در ادبگاہِ ثبات　　جوعش مجنوں نسازد و سیری دنگ

حل۔ جنوں سرائے نیرنگ (دنیا) میں ایک مخلوق بہت سی دانائیوں کی اختراع کی زندانی (قیدی) ہے یعنی بھوک کے سودا میں جو طرح طرح کی شکلیں نظر آتی ہیں تو یہ مخلوق ان کو اپنی دانائی کا اختراع سمجھتی ہے۔ پس تو اُس شخص کا غلام ہوں جسکو ثبات و استقلال کے ادب گاہ میں نہ بھوک دیوانہ بناوے نہ شکم سیری حیران کرے۔

اگر بگلشن زناز گردد قد بلند تو جلوہ فرما　　ز پیکر سرو موج خجلت شود نمایاں چو مے ز مینا

حل۔ اے معشوق اگر تیرا قد بلند ہمارے گلشن میں جلوہ فرما ہو تو سرو کی پیکر سے عرق خجالت کی موج یوں نمایاں ہو جیسے شیشہ مے سے شراب۔ مطلب یہ ہے کہ سرو تیرے قد سے منفعل ہو۔

ز چشم مستت اگر نیابد قبول کیفیت نگاہی　　تپید ز مستی بروں آئینہ نقش جوہر چو موج صہبا

حل۔ اگر تیری چشم مست سے آئینہ کیفیت نگاہ کی قبولیت حاصل کرے یعنی اُس کو یہ معلوم ہوجائے کہ کیف نگاہ نے اُسے قبولیت سے دیکھا ہے تو موج صہبا کی نقش جوہر (خود جوہر آئینہ) مارے مستی کے آئینہ سے باہر نکل جائے۔ یعنی تیری چشم مست میں یہ اثر ہے۔

نخواند طفل جنوں مزاجم خطی ز پست و بلند ہستی　　شوم فلاطوں ملک دانش اگر شناسم ز کف پا

حل۔ میرے جنوں مزاج طفل (خود میں یا میرا دل) نے دنیا کے پست و بلند کا خط نہیں پڑھا یعنی میرا طفل جنون مزاج پست و بلند سے بیخبر ہے۔ ہم تو ملک دانش کے گویا افلاطون ہوجائیں۔ اگر ہم کو پست و بلند کی شناخت کف پا کے ذریعہ سے حاصل ہو۔ کیونکہ پست و بلند (نشیب و فراز) کی شناخت پاؤں ہی کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دنیا کے نشیب و فراز کا سمجھنا بہت مشکل ہے

مفہوم واحد متکلم۔ اور شمامیم جمع محض ضرورت شعری کے لئے ہے۔

زصفحہ راز این دبستان زنسخہ رنگ این گلستان
نگشت نقشے دگر نمایاں مگر غبارے ببال عنقا

حل۔ اس مکتب کے صفحہ راز اور اس گلستاں کے نسخہ ارنگ (دنیا) سے کوئی نقش بجز ایک غبار کے اور (وہ بھی بال عنقا پر) نمایاں ہوا عنقا اور اس کا بازو دونو معدوم ہیں نقش بدرجہ اولی معدوم ہوگا۔ یعنی دنیا ایک ہستی موہوم اور فناء محض ہے۔

بدور پیمانۂ نگاہت اگر ز ندلاف میفروشی
نفس برنگ کمند پیچد ز موج مے در گلوی مینا

حل۔ اگر تیری نگاہ مست کے پیمانہ کے دور میں شیشہ یا صراحی میفروشی کی شیخی بگھارے تو خود شیشے کی سانس موج مے سے کمند بنکر شیشے کا گلا گھونٹ دے تاکہ شراب باہر نہ نکل سکے۔ یعنی تیری چشم مست کے مقابلہ میں کوئی میفروشی یا مے آشامی کا دعوٰے نہیں کرسکتا

باولیں جلوہ ات نمی لمارسید صبر و گداخت طاقت
کجاست آئینہ تا نگیرد غبار حیرت دریں تماشا

حل تیرے پہلے ہی جلوہ میں صبر بھاگ گیا اور طاقت پگھل گئی۔ ایسا آئینہ کہاں ہے جو جلوے کے اس تماشا میں غبار حیرت نہ لے یعنی پگھل جانے پر متحیر نہو۔

زعارض او دمید بیدل بہار خط نظر فریبے
بمعجز حسن گشت آخر رگ زمرد ز لعل پیدا

حل معشوق کے رخسار سے بہار خط سبزہ کا پیدا ہونا گویا اعجاز حسن سے زمرد کا لعل سے پیدا ہونا ہے کیونکہ لعل سرخ ہوتا ہے اور زمرد سبز۔

شور جنوں در قفا با ہمہ بیگانہ برآ
یکدو نفس نالہ شو از دل دیوانہ برآ

حل تو ایسی طرح اپنی خودی سے نکل کر سب سے بیگانہ ہو اور شور جنوں تیرے پیچھے ہو۔ تھوڑی دیر کے لئے نالہ بن اور دل دیوانہ سے باہر نکل۔

تاب و تب سبحہ بہل رشتۂ زنار گسل
قطرۂ مے جوش زن بر خط پیمانہ برآ

حل تسبیح پھیرنے کی سرگرمی اور پیچ و تاب چھوڑ۔ زنار کا رشتہ توڑ اپنے ایک قطرہ مے (شوق عرفان الٰہی) کو جوش میں لا اور ابل کر جام کے خط پر آ (وہ خط جہاں تک شراب بھری ہوئی ہوتی ہے)

چوں نفس از الفت دل پائے تو افسردہ بگل
ریشۂ وحشت ثمری از قفس دانہ برآ

حل تیری سانس کی طرح تیرا پاؤں بھی الفت دل کی کیچڑ میں دھنسا ہوا ہے یعنی تو دل و جان کو عزیز رکھتا ہے یہ وہ ریشہ ہے جسکا پھل وحشت ہے پس وحشت (خدا کی محبت) ہیں۔ دانہ کے قفس (خور و نوش کی ہوس) سے باہر نکل۔ یعنی تارک الدنیا ہو

چرخ کلید در دل وقف جہادت کند
ارہ صفت کو دم تیغت ہمہ دندانہ برآ

حل آسمان نے در دل کی کلید تیرے جہاد (جہاد نفس یعنی زہد و عبادت) کے لئے وقف کردی ہے تیری تلوار (زہد و ریاضت) کی دھار آرہ کی طرح دندانہ دار نہیں پس تو اس تلوار میں دندانے نکال اور نفس امارہ کا گلا تراش کیونکہ آرہ کی تکلیف تیغ کی تکلیف سے زیادہ ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تو ابھی تک ریاضت میں ناقص اور خام ہے۔ نفس پر جہاد کرنے کے لئے ایسی تلوار کی ضرورت ہے جو آرہ کی طرح دندانہ دار ہو یعنی محبت الٰہی میں دل کا دروازہ اس وقت فتح ہوگا۔ جب تو سخت سے سخت ریاضت اور صعوبت اٹھا کے نفس پر جہاد کرے گا

نیست خرابات جنوں عرصۂ جولان فسوں
لغزش مستانہ خوش است آبلہ پیمانہ برآ

حل خرابات جنون فسوں (لہو و لعب) کے جولاں کا میدان نہیں یہاں تو مستانہ لغزش بھلی معلوم ہوتی ہے آبلوں کو ناپتا ہوا نکل یعنی ایسی طرح شست نکل جسطرح آبلہ دار چلتا ہے (آبلہ پیما جیسا بادیہ پیما)

کردہ فسون نفست غرۂ عشق و ہوست
دود چراغے نۂ از دل پروانہ برآ

حل تیرے نفس کے فسوں (مکر) نے تجھے اپنے عشق و ہوس پر مغرور کردیا ہے تو کسی چراغ کا دھواں نہیں پروانہ کے دل سے نکل یعنی ظہور کر مطلب یہ ہے کہ جس طرح پروانہ دم کے دم میں جلکر خاک ہوجاتا ہے۔ تو بھی عشق الٰہی کے سوز و گداز میں جل کر فنا ہوجا۔

تا ز خودت نیست خبر در تہ خاک است نظر
یک مژہ بر خویش کشا گنج ز ویرانہ برآ

حل جب تک تو اپنے کو نہیں پہچانتا تیری نظر خاک کے نیچے ہے یعنی کچھ حاصل نہیں اپنے کو ایک نظر دیکھ اور خزانہ بنکر ویرانہ سے باہر آ۔ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ

بیدل از افسونگریت خرس و خر آدم نشود
چنگ بہ ریش فرن از ہوس شانہ برآ

حل بیدل تیری افسونگری یعنی فکر و تدبیر سے ریچھ اور بکرا آدمی نہیں بن سکتا
تو کنگھے کی طرح ہر ایک ذات ہی یہ پر چنگل نما ہے یعنی استقلال کلام میں لا دیکھے ڈاڑھی
ہوتی ہے اور ریچھ کے بال) مطلب یہ ہے کہ اہل اللہ کو پہچان اور اپنے نفس کو
انسان بنا۔ ریچھ اور بکرے تو دنیا میں بہت ہیں۔

**بحصول مقصد عافیت نہ دلیل جو نہ عصا طلب**
**تو ز اشک آنہمہ بیس نہ قدمے ز آبلہ پا طلب**

حل دنیا میں عافیت و آرام و آسایش کی منزل مقصود پر پہونچنے کو نہ کوئی دلیل
(رہبر) ڈھونڈھ نہ عصا تلاش کر کیونکہ رہرو کو انہیں دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے
تو کسی طرح اشک سے پیچھے نہیں بس ایک قدم اُس شخص سے
جسکے پاؤں میں آبلے ہوں مانگ یعنی جیسے آنسو تھک کر نہیں چلا جاتا اسی طرح آبلہ پا
سے بھی نہیں چلا جاتا خواہ کیسا ہی اُن کے لئے عصا اور رہبر موجود ہو مطلب صرف
اس قدر ہے کہ دنیا میں آسایش نہیں۔

**ز مراد عالم آب و گل بدر جنوں رسی و اگر**  **اثر اجابت منفعل بشکست دست دعا طلب**

حل عالم آب و گل (دنیا) کی مراد سے درگزر اور جنوں کے دروازہ پر پہنچ اجابت جو
خود شرمندہ ہے اسکا اثر دست دعا کے ٹوٹ جانے سے طلب کر یعنی جس صورت
میں تیرا دستِ دعا پہلے ہی ٹوٹ گیا ہے تو بیچاری اجابت کیا اپنا سر پھوڑے گی
مطلب یہ ہے کہ دنیا میں کوئی مراد حاصل نہیں ہوتی نہ کوئی دعا قبول ہوتی ہے۔
یہاں دست دعا ٹوٹا ہوا ہے اور اجابت شرمندہ ہے۔

**کجا است صدر و چہ آستاں کہ گزشتہ تو ازیں و آں**
**بہ جو نگاہِ حیرت ازیں مکاں ہمہ چیز محو و بقا طلب**

حل تو جو این و آں سے گزرا ہے تو مقام صدر اور آستان کہاں ہے یعنی کس
بات کی تلاش میں ہے جس طرح دنیا کے نظارہ سے صرف نگاہِ حیرت (حیرت ہی حیرت
باقی) رہجاتی ہے اسکے سوا کچھ باقی نہیں رہتا اسی طرح تو جا اور تمام چیزوں کو عالم
بقا میں ڈھونڈھ۔ بقا سے مراد فنا ہے۔ کیونکہ صرف فنا کو بقا ہے (زرتی) امر مسلمہ
مقرر شدہ ہے۔



**ز سپہر گر ہمہ بگزری تو ہماں بسایہ برابری**  **بعلاج شعلۂ خودسری نمی از جبین حیا طلب**

حل اگر تو آسمان سے بھی گزر جائیگا تو سایہ کی برابر ہوگا یعنی کچھ حاصل نہ ہوگا تو
اپنے شعلۂ خودسری (تکبر) کے علاج کے واسطے جبین حیا سے قطرہ مانگ اور اُس پر
چھڑک تاکہ یہ شعلہ بجھ جائے یعنی عاجزی کر اور تکبر سے شرم کر۔

**بفسانۂ ہوس آ نقد مفروش عزت کر و فر**  **چو غبار انجمن سحر نفسے شمار و ہوا طلب**

حل غبار انجمن سحر کی طرح ہوس کا افسانہ بیان کر کے شہرت کر و فر کی دکان نہ کھول
یعنی ہوا و ہوس کی باتوں کو فروغ نہ دے۔ جیسا صبح کے وقت غبار ہوتا ہے ایک سانس
گن اور ہوا کا طالب ہو کر فنا ہو جا یعنی اگر تو نے اپنے کر و فر کی شہرت فروخت کی بھی
تو نتیجہ وہی فنا ہے۔ غبار انجمن سحر میں اضافت بیانیہ ہے (سحر کا ہنگامہ غبار
کی طرح تھوڑی دیر میں فنا ہو جاتا ہے۔

**ز ہوای کبر و سری ہمہ رست ننگ فروتنی**  **تو بذوق منصب ایمنی ز شکستہ پا ہما طلب**

حل لوگ غرور اور تکبر کی خواہش میں فروتنی کو عار سمجھتے ہیں تو سب سے بے ڈر
اور فارغ ہو جانے کے ذوق میں اپنے ٹوٹے ہوئے پیروں (انکی فروتنی) کو اپنے
لئے ہما بنا اور تکبر و غرور پر لات مار۔

**دل ذرہ گر ہمہ خوں کند ز کم آوری چہ فزوں کند۔**
**عملیکہ از تو جنوں کند بعدم فرست و جزا طلب**

حل ذرہ کا دل اگر اپنے کو ہمہ تن خون کر دے تو بجز کم آوری (کم حصول) کے کیا
زیادہ کر سکتا ہے یعنی وہ ہر حالت میں ذرہ ہی رہیگا ہاں جنون عشق الٰہی جو کام
کرے گا اُس کو عدم میں بھیج اور جزا طلب کر یعنی ذرہ کی طرح پست فطرت نہ بن
بلکہ خدائے تعالیٰ کے جوش محبت میں فنا ہو۔

**کف پای حجلہ نشین ما بخیال کردہ مکین ما**  **پے آرزوی جبین ما بچراغ رنگ حنا طلب**

حل یہ شعر تمام اشعار سے سخت تر اور نہایت پیچیدہ اور نازک ہے حضرت بیدل فرماتے
ہیں کہ ہمارے حجلہ نشین (معشوق) کا کف پا عالم خیال میں ہماری گھات میں لگا یعنی
ہمکو یہ خیال پیدا ہوا کہ معشوق کے کف پا سے جبیں سائی کریں اے مخاطب اگر تجھکو
ہماری آرزوی جبیں کا سراغ لگانا منظور ہے تو چراغ رنگ حنا سے سراغ لگا یعنی

معشوق کے پاؤں میں جو مہندی لگی ہے وہ چراغ ہے پس تجھے اس چراغ کی روشنی میں ہماری آرزوئے جبیں سائی کا سُراغ ملجائیگا۔

شدہ رمزِ جلوۂ بے نشاں بغبارِ آئینۂ ات نہاں
نفَسے بصیقلِ امتحاں بر واز میانؑ صفا طلب

حل تیرے آئینۂ دل کے غبار میں جلوۂ بے نشاں (جناب باری) کے جلوہ کی رمز چھُپ گئی ہے تو تھوڑی دیر کے لئے درمیان سے نکل اور امتحان سے صفائی طلب کر یعنی تو امتحاناً ہی دل کو صاف کر پھر دیکھ کہ وہ جلوۂ بے نشاں کیونکر نظر نہیں آتا۔

طلب تو بس بود آنقدر کہ زمعنی بری اثر۔ بجودت اگر نرسد نظر بخیال ہیچ و صدا طلب

حل تیری طلب اسی قدر کافی ہے کہ تو باطن سے اثر لیجا یعنی معرفت الٰہی سے مُرخ ہو اگر اپنے وجود پر تیری نظر نہیں پڑتی یعنی تو اپنے نفس میں خدا کو نہیں پہچان سکتا تو اسکے خیال میں لپیٹ ایک آواز مانگ کہ ہوالموجود۔

خوشت آنکہ ترکِ سبب کنی بیقیں رسی و طرب کنی
زحقیقت آنچہ طلب کنی بطریق بیدل ما طلب

حل خدائے تعالیٰ بے سبب اور بے دلیل ملتا ہے پس تیرے لئے یہی اچھا ہے کہ سبب کو چھوڑدے اور یقین کا رتبہ حاصل کرکے خوشی منائے۔ حقیقت الٰہی کی اگر تجھے طلب ہے تو ہمارے بیدل کے طریق پر طلب کر یعنی تو بھی ایسا ہی طالب بن جیسا کہ بیدل ہے۔

ہوائے مشقِ انتظارم زخاک گشتن چہ باک دارم
ہنوز دارد خطِ غبارم شکستۂ کلکِ آرزویت

حل میں مشقِ انتظار کا ہوائی (خواہشمند) ہوں خاک ہو جانیکا کچھ خوف نہیں رکھتا ابتک میرے خطِ غبار کا قلم تیری آرزو کا شکستہ ہے یعنی میرا خطِ غبار تیری آرزو کے ٹوٹے ہوئے قلم سے لکھا گیا ہے وہ سیدھا نہیں ہو سکتا تاکہ اُڑ سکے اور جب تک غبار سیدھا نہ ہوگا اُڑ نہ سکے گا مطلب یہ ہے کہ میرا غبار تیرے انتظار کی مشق کر رہا ہے مگر قلم ٹوٹا ہوا ہے اور ٹوٹے ہوئے قلم سے جو مشق کیجائیگی وہ بھی خراب ہوگی خط شکستہ اور خطِ غبار خطوط کی قسمیں بھی ہیں۔



زگلشنت ریشۂ نخیزد کہ چرخش افسردگی پسندد
چو ماہِ نو نقشِ جام بندد لبے کہ تر شد بآبِ جویت

حل تیرے گلشن سے ایسا ریشہ نہیں پیدا ہوتا کہ آسمان اُسکا افسردہ ہونا پسند کرے یعنی وہ ہمیشہ تر و تازہ رہتا اور بڑھتا ہے جو لب تیرے آبِ جو (فیض) سے تر ہوا وہ ہلال کی طرح جام کا نقش باندھتا ہے یعنی بڑھتے بڑھتے خود جام بنجاتا ہے۔ لب کی شکل ہلال کی ہوتی ہے۔

بعشق نازد دلِ ہوس ہم ببالد از شعلہ خار و خس ہم
رسا است سررشتۂ نفَس ہم بقدرِ افسونِ جستجویت

حل عشق پر ہوس بھی بڑھتی ہے یعنی ناز کرتی ہے جیسا شعلہ پر خار و خس تیری طلب جسقدر اپنا افسوں دم کرے گی سررشتۂ نفس کو اُسی قدر رسائی ہوگی۔

بایں ضعیفی کہ بار دردم شکستہ در طبع رنگ زردم
بگردِ نقاشِ شوق گردم کہ میکشد حیرتم بسویت

حل میں اس ضعیفی کے ساتھ درد کے لئے بار ہو رہا ہوں یعنی درد پر ناگوار ہو رہا ہوں۔ رنگ زرد کی طرح فطرت میں شکستہ ہوں یعنی میری فطرت ہی شکستگی ہے۔ نقاشِ شوق پر قربان ہوں کہ میری حیرت کا نقش تیری جانب کھینچتا ہے یعنی ناتوانی سے گو میں تجھ تک نہیں پہونچتا مگر شوق میری حیرت کو تجھ تک پہنچاتا ہے یہ بھی عجیب بات ہے۔

زسجدۂ خجلت آور من چہ ناز خدمت کشد سر من    کہ خواہد از جبہۂ تر من چو گل عرق کرد خاکِ کویت

حل میرا سجدہ جو خجالت کا لانیوالا پیدا کرنے والا ہے اُس سے میرا سر خدمت کیا ناز کر سکتا ہے کیونکہ میری پیشانی سے جو آبِ ندامت سے تر ہے تیرے کوچہ کی خاک کیچڑ کی طرح ندامت سے عرق عرق ہو جانا چاہتی ہے یعنی تیرے کوچہ کی خاک میرے سجدے سے انفعال میں ہے یعنی میرے سجدے سے بجز اسکے کہ تیرے کوچہ کی خاک کیچڑ بنجائے کچھ فائدہ نہیں۔ بہت نازک اور پیچیدہ ہے۔

کجا است مضمون اعتباری کہ بیدل انشا کند نثارے
بضاعتم بیگزاری است افگنم پیش تار سویت

حل بیدل ایسا معتبر پسندیدہ مضمون کہاں سے لاوے جسکی انشا کو تجہپر قربان اور نثار کرے میرا کیا
تو بھی ناتوان جسم ہے ایسکو تیرے تناول کر آگے ڈالدوں یہ بھی نحیف و زار اور وہ بھی نازک ۔

حکمت ۔ گواہ قوت جسم آدمی است سعی در اداے شرائط عبادت و شاہد قوت
عقل توجہ باکتساب علوم حکمت و دلیل قوت روح پرواز ہمت بعروج نسبت
وحدت مادۂ این ہر سہ قوت مقدار اعتدال غذا ست کہ بہ تقویت آں جسم توانا
شود بر قدرت اعمال و عقل اعانت یابد و سعی تحصیل کمال و روح بال کشاید ۔
بقضائے محبت ذوالجلال ۔ اگر اسباب غذا مفقود باشد تردد جسم در طلب وجہ معیشت
مانع ذوق عبادت است و تصرف عقل در تدبیر حصول آں محروم کسب علم و حکمت و توجہ
روح از تشویش اینہا برجوع منزل جمعیت ۔

حل شرائط عبادت کے ادا کرنے میں جسم انسانی کی قوت گواہ ہے یعنی انسان کو
جسمانی قوت اسلئے دی گئی ہے کہ واحد حقیقی کی نسبت وحدت کے عروج کی جانب
ہمت کو پرواز دے یعنی نسبت وحدت کو بڑھائے مادہ ان تینوں قوتوں کا غذا کی
مقدار کے اعتدال پر رکھا ہے ۔ یعنی معتدل غذا کا ہونا بھی ضرور ہے تاکہ غذا کی تقویت
سے اعمال پر قدرت رہے اور تحصیل کمال نسبت وحدت میں عقل مدد پاوے اور قضائے
محبت ذی الجلال میں روح بازو کھولے ۔ اگر اسباب غذا مفقود ہیں تو طلب وجہ
معیشت میں انسان کا متردد رہنا ذوق عبادت کو روکیگا ؎

شب چو عقد نماز بر بندم　　چہ خورد بامداد فرزندم

اور عقل کا تصرف غذا کے حاصل کرنے کے فکر میں علم و حکمت کے سیکھنے سے محروم
رہیگا اور روح کی توجہ بھی اسباب معاش کی تشویش میں سے منزل جمعیت تک پہنچنے سے
محروم رہیگی مطلب یہ ہے کہ حد سے زیادہ چلہ کشی وغیرہ میں ہو کا رہنا ممنوع ہے
اور شریعت اسلامی کا یہ حکم ہے کہ لا رہبانیۃ فی الاسلام

با خشک و تر مایدۂ لیل و نہار　　قانع شو جمعیت دل مفت انگار
آں دولت جاوید کہ خلدش نام ست　　رزقیست کہ بے تردد آید بکنار

حل لیل و نہار کے دسترخوان پر خشک و تر جو کچھ ملے اسپر قانع ہو اور دلی جمعیت کو



مفت سمجھ اس صورت میں جس دولت جاوید کا نام بہشت ہے وہ ایسا رزق
ہے کہ بے تردد حاصل ہو جائیگا ۔

چہ خوش است گر بود اینقدر ہوس بلندی منظرت
کہ بر آں مکاں چو قدم نہی خم گردنش نخورد سرت

حل کیا اچھا ہو اگر اسقدر بلند جھروکے بنانے کی تجھے ہوس ہو کہ اگر تو وہاں سے شاہد
حقیقی کے مکان پر قدم رکھے تو چلنے میں تیرا سر نہ ٹکرائے یعنی تو بہت ہی قریب
ہو جائے اور آسانی سے مکان مقصود پر پہونچ سکے ۔

بدو روزہ مہلت این قفس دلت آشیانہ صد ہوس
نہ آگہ از تپش نفس کہ چہ بیضہ مے شکند پرت

حل باوصف اسکے کہ قفس دنیا میں تجھے دو روز کی مہلت ہے تاہم تیرا دل
سیکڑوں ہوس کا آشیانہ ہے ۔ تو اپنی سانس کے تڑپنے سے واقف نہیں جس سے
تیرے پر کیسے انڈے توڑ رہے ہیں یعنی نتیجۂ زندگی (محبت الہی) کو برباد کر رہے
ہیں ۔ تھوڑی سی مہلت ۔ پھر قفس میں انڈوں کا سینا اسپر پروں کا پھڑپھڑانا ۔

چو گل از طبیعت بے نشاں بخیال داشتی آشیاں
بہ برہنگی زدی ایں زماں کہ دمید پیرہن از برت

حل تو اپنی بے نشان طبیعت سے پھول کی طرح صرف عالم خیال میں آشیانہ رکھتا
تھا یعنی معدوم تھا جس طرح پھول معدوم ہوتا ہے جب برہنگی سے تیرا تعلق ہوا
یعنی آشیانۂ عدم سے نکلکر (آزاد ہوکر) دنیا میں آیا تو خود تیری بغل سے پیرہن وجود
اگا یعنی تیری نیستی ہی ہستی بنگئی ۔ مطلب صرف اسقدر ہے کہ پہلے تو معدوم تھا
اب موجود ہو گیا اور وجود کی ماں عدم ہے ۔

چو حباب غیر لباس تو چہ توقع و چہ ہراس تو
نہ تو مالی نہ قیاس تو چو کشند جامہ ز پیکرت

حل تو حباب کی طرح بے لباس ہے تیری توقع کیا تیرا ہراس کیا جب تیرے پیکر
وجود سے جامۂ ہستی کھینچ لیں گے اسوقت نہ تو رہیگا نہ قیاس یعنی ایسا معدوم
ہو جائیگا کہ اپنے قیاس کی تصویر بھی نہ کھینچ سکیگا ۔

**ہمہ جاست جادۂ پیچ پیچے ہمہ راست خجلت کاوشے**

**تو چناں مرو کہ بگردشے بکجی زند خط مسطرت**

حل۔ سب جگہ پیچیدہ راستہ ہے اور دنیا یا آسمان کی جو کاوش سالکوں کو ستاتی ہے اُس سے سب شرمندہ ہیں پس تو ایسی طرح مت چل کہ تھوڑی سی گردش سے تیرا خط مسطر ٹیڑھا ہو جائے یعنی مسطر کے موافق نہ رہے اور تو بہک جائے۔ مطلب یہ ہے کہ خدا تک پہونچنے کی جو راہ ہے اُس میں بہت سے خم و پیچ (مشکلات) ہیں تو پھونک پھونک کر قدم رکھ اور سیدھا منزل پر پہنچ۔

زفسونِ مطرب و چنگ آن مکن آنقدر اثر فغاں

**کہ بفہم نالۂ عاجزاں کند التفات ہوس کرت**

لغت۔ اثر بفتحتین نشان و نشان زخم و حسنت رسول مقبول صلعم اور بالفتح جوہر شمشیر و تیغ اور بالکسر کسی شے کا چھپایا چھپا کرنا ہے جو بالکسر ہے نہ بفتحتین یا بکسر الف و فتح یعنی مگر ایسا زحاف ضرورت شعریہ نے جائز کر دیا ہے اگر پہلا مصرع یوں ہوتا تو زحاف سے محفوظ رہتا ؎

زفسونِ مطرب و چنگ و آں مرو انقدر عقب فغاں۔

حل۔ تو مطرب اور چنگ کے فسون پر چیخنے چلانے (حال و قال) کا اسقدر بھاکہ عاجزوں (مظلوموں) کے نالے سننے سے ہوس (لہو لعب) کی جانب ملتفت رہنا تجھے بہرا کر دے یعنی مطرب کے گانے بجانے پر ایسے ہو لو اور حال و قال میں ایسا محو اور مست نہ ہو کہ مظلوموں کی فریاد نہ سن سکے التفات مصدر (شبہ فعل) ہے جو مضاف الی الفاعل ہے ناظرین اس پیچیدہ اور نازک ترکیب کو ذرا غور سے سمجھیں

**غم قدر بیہدہ خوردنی ہمہ سکتہ دار دو مردنی۔ حذر از بلائے فسردنی کہ رسد ز منصب گوہرت**

ترکیب (غم قدر بیہدہ خوردنی عجیب و غریب منقلب ترکیب ہے۔ یعنی غم بیہودہ خوردن قدر خود۔

حل۔ تو جو اپنے مرتبہ کا بیہودہ غم کھاتا ہے کہ کوئی قدر دان اور مرتبہ شناس نہیں تو یہ ایک قسم کا سکتہ اور مردنی ہے اِس سے دل افسردہ ہوتا ہے پس تو بلا و افسردگی سے بچ جو خود تیرے منصب ذات سے تجھپر نازل ہو یعنی تیرے گوہر ذات کا تو منصب



یہ ہے کہ تو صبر و وقار کو کام میں لائے مگر اُس سے تجھپر بلاء افسردگی نازل ہو۔

**طلبے کہ از تو بجا رسد بسر اوفتد چو بپا رسد۔ سرِ آرزو بکجا رسد ز دماغ آبلہ ساغرت**

ترکیب (دماغ آبلہ ساغرت) میں دماغ موصوف اور آبلہ ساغر اسکی صفت ہے۔

حل۔ اول تو تیری طلب (سوال) کہیں پہنچ نہیں سکتی اور اگر اپنے پاؤں سے پہونچنے کا ارادہ کرے گی تو سر کے بل گرے گی۔ تیرا سرِ آرزو کہاں تک پہنچ سکتا ہے جبکہ تیرا دماغ ساغر آبلہ بنا ہوا ہے سر کا تعلق دماغ سے ہے اور جب خود دماغ ایک لبریز آبلہ ہے تو سر کیونکر حرکت کر کے کسی جگہ پہنچ سکیگا۔ کیونکہ آبلہ دار رستہ چلا پھرا نہیں جاتا۔ سر سے مراد خیال بھی ہو سکتا ہے اور خیال کا تعلق بھی دماغ سے ہے۔ دونوں طرح معنی درست ہیں۔

**زسواد نسخۂ خشک و تر بکلام بیدل ما نگر کہ بحیرت چمن اثر شود آب آئنہ رہبرت**

حل۔ تمام نسخۂ خشک و تر (دنیا) کے سواد سے قطع نظر کر کے ہمارے بیدل کا کلام دیکھ تاکہ چمن اثر کی حیرت سے خود تیرے آئینہ دل کی آب تیری رہبر ہو جائے یعنی جب تو بیدل کے کلام سے متاثر ہوگا تو تیرا دل متحیر ہو کر پہچان جائے گا کہ کلام بیدل کا کیا مرتبہ ہے۔

**ای پرفشاں چوں بوئے گل نیرنگی ازبہر ہا منت عنقا شوم تا گرد من یابد سراغ دامنت**

حل۔ بوئے گل کی طرح نیرنگی تیرے پیرہن سے اڑ رہی ہے یعنی تو کثرت کے نئے نئے رنگوں میں ظہور کرتا ہے مگر کسی رنگ میں قیام نہیں پس میں تیری طلب میں ایسا معدوم ہو جاؤں تاکہ میری گرد تیرے دامن کا سراغ پائے یعنی جس طرح زندگی میں تجھ تک رسائی غیر ممکن ہے اسی طرح مرنے کے بعد میری گرد تیرے دامن کا سراغ لگانے (تیری جستجو) میں مجبور رہیگی عنقا ہو جانے سے مراد معدوم ہو جانا ہے ورنہ جب خود عنقا کا وجود نہیں تو اسکی گرد کا وجود کہاں۔

**با صد حدوث کیف و کم از مزرع ناز قدم یک ریشۂ شوخی نزد تخم دو عالم خرمنت**

لغت۔ کیف چگونگی۔ کم مقدار مراد عرض وجوہر ہے۔

حل۔ باوجود سو حدوث کیف و کم کے ناز قدم کے کھیت سے تیرے حسن کے تخم نے جو دو عالم کا خرمن ہے شوخی کا ایک ریشہ بھی نہیں اوگایا۔ حالانکہ ناز مخصوص

کے لئے شوخی کا ہونا ضروری ہے چونکہ شوخی میں حدوث و تغیر ہے جو قدم کی منافی
ہے لہذا حضرت بیدل نے اسکی نفی کی ہے، مطلب صرف اسقدر ہے کہ تیرے
ساتھ کیف کم کے حدوث کا تنگ ہے مگر تو قدیم ازلی اور ابدی ہے۔

**تنزیہ صد شبنم حیا پروردۂ تشبیہ تو — جان صد عرق آب بقا گل کردۂ لطافتت**

**حل** سو شبنم حیا (جو حیا) کی تنزیہ تیری تشبیہ کی پروردہ ہے یعنی شبنم جو ایسی
منزہ اور صاف ہے تو اسکی یہ وجہ ہے کہ تیری حیا سے اُسکو تشبیہ دیجاتی ہے
پس یہ تیری حیا کی پروردہ ہے اور تیرے تن کی لطافت کے مقابلہ میں چشمۂ آب
حیات عرق عرق ہو کر نچڑ گیا ہے اور اسکی لطافت جاتی رہی ہے۔

**تجدید ناز آشفتہ رنگ لباس آرائیت — بے پردگی دیوانہ طرح نقاب افگندنت**

**حل** خود تجدید ناز (ناز نو بنو) تیری لباس آرائی کے رنگ کی فریفتہ ہے اور
بے پردگی تیرے نقاب ڈالنے کی انداز کی عاشق ہے یعنی تو نقاب حسن میں چھپ
نہیں سکتا کیونکہ جب بے پردگی عاشق ہے تو نقاب کہاں۔

**در وادی شوق یقیں صد طور موسیٰ آوریں — خاکستر پروانۂ محو چراغ ایمنت**

**حل** سو طور تیرے یقین جلوہ کے وادی شوق میں موسے کے پیدا کرنے والے ہیں
یعنی خود طور ہی موسیٰ پیدا کر لیتے ہیں اور پروانہ کی خاکستر تیرے چراغ ایمن (تجلی)
پر محو ہے یعنی پروانے جلنے پر عاشق ہیں مصرعہ ثانیہ میں پروانہ کی جگہ (پروانہا)
موزوں ہے تاکہ مصرعہ اولی سے تقابل درست رہے مگر سہو کتابت ہے۔

**در نو بہار لم یزل جوشید از باغ ازل — نہ آسماں گل در بغل یک برگ سبز گلشنت**

**حل** تیرے گلشن کے ایک برگ سبز نے ازلی نو بہار میں باغ ازل سے خفیف سا
ایک جوش مارا تھا کہ نو آسمان گل در بغل ہو گئے۔

**دل را بحیرت کرد خوں بر عقل زد برق جنوں — شور دو عالم کاف و نون یک لب بحرف آوردنت**

**حل** تیرے ایک لب کے تکلم میں لانے نے کاف و نون (کون و مکان) میں شور
دو عالم برپا کر دیا حیرت میں دل کا خون کر دیا اور عقل پہ دیوانگی کی بجلی گرا دی
(یک لب بحرف آوردنت) موزوں ہے یا (حرفے بلب آوردنت) پہلا پیچیدہ
اور نازک اور دوسرا صاف ہے۔



**ہر جا بروں جوشیدۂ خود را بخود پوشیدۂ — در نور شمعت مضمحل فانوس پیراہنت**

**حل** تو نے جلوت میں ہر جگہ جوش مارا ہے اور اپنے وجود کو آپ ہی ڈھکا ہے تیرے
شمع حسن کے لئے تیرے پیراہن کا فانوس بنا مضمحل (سست اور کمزور) ہو
رہا ہے یعنی پیراہن تیرے نور حسن کو ڈھانپ نہیں سکتا۔ مطلب یہ ہے کہ تو
ہر شے میں عیاں ہے اور تیرے جلوے کو کوئی شے نہیں چھپا سکتی۔

**جوش محیط کبریا بر قطرہ بست آئینہ ہا — ما را بما کرد آشنا ہنگامۂ من با منت**

**حل** خدائے تعالیٰ کے جوش دریا نے ہر قطرہ پر آئینے باندھ رکھے ہیں یعنی قطرہ
میں دریا نظر آتا ہے تیرے ہنگامۂ من با من نے ہمکو اپنے سے (اپنی حقیقت سے)
واقف کر دیا ہے من با من یعنی میں آپ اپنے ہی ساتھ ہوں کسی غیر کے ساتھ نہیں۔

**نے عشق دانم نے ہوس شوق توام سرمایہ بس — ای صبح یک عالم نفس اندیشۂ دل مسکنت**

**حل** میں عشق کو جانتا ہوں نہ ہوس کو تیرا شوق میرے لئے سرمایہ کافی ہے اے
یک عالم نفس کی صبح میرا اندیشۂ دل تیرا مسکن ہے یعنی تو ہر وقت میرے دل
کے اندیشہ (سوچ بچار) میں مقیم رہتا ہے سانس کو ایک عالم قرار دیا ہے اور صبح
کے وقت انسان جاگتا ہے یعنی میں ہر وقت تیرے ہی ذکر و فکر میں ہوں کبھی
تجھ سے غافل نہیں ہوتا اور میری سانس کے لئے تو بمنزلہ صبح کے ہے۔

**حسن حقیقت روبرو شمع فضول آئینہ جو — بیدل چہ پرداز و بگو آئی بیافتن ناجستنت**

**حل** حسن حقیقت سامنے ہے اور زیادہ سری (اشتغال بالایعنی) کی شمع آئینہ
ڈھونڈھ رہی ہے کہ تیرا جلوہ اُس میں دیکھے اب بیدل اس آئینہ میں کیا مشغول
ہو جبکہ تیرا نہ ڈھونڈھنا ہی پانا ہے یعنی تو ہر وقت سامنے ہے تجسس فضول ہے۔

**حکمت**۔ ریاضت صفائی باطن مے آرد بشرط اعتدال و ضعف بر قوا رے
گمارد با فراط کمال مدعا ازیں کسب مواد فاسدہ را باصلاح آوردن است نہ اجزاء
صالح را نیز فاسد کردن انجاز نگار از طبیعت زدودن است نہ آئینہ را بمشق صیقل
فرسودن بحکم قدر دانی وجود از انبیاء ہیچکس بریاضات شاقہ نساخت الا بقدر
اصلاح مزاج و بجواب و خور نیز نپرداخت مگر بمقدار احتیاج۔

**حل** ریاضت بے شک باطن کو صاف کرتی ہے مگر اعتدال شرط ہے اور اگر

فرط الملال کو پہنچے حد سے زیادہ ریاضت کی جائے تو قوتوں کو ضعیف کرتی ہے انبیاء علیہم السلام میں سے کوئی بھی ریاضات شاقہ میں مشغول نہیں ہوا مگر بقدر اصلاح مزاج کیونکہ وہ حکم قدرداني وجود لاتلقوا بایدیکم الی التهلکة الآیہ کے پابند تھے یعنی اپنے ہاتھوں اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو وہ وجود کی قدر کرتے تھے جو ایک نعمت اور صنعت الٰہی ہے اور وہ خواب و خور میں بھی مشغول ہوتے تھے مگر بمقدار احتیاج۔

بنیاد جسد کہ کارگاہ اسماست — روزے دو ز حکمت طبیعی برپاست
بر صوم و صلوٰۃ بریفزا کاینجا — تعدیل بہر امر کمال عرفاست

حل جسم کی تعمیر جو اسماء الٰہی کی کارگاہ ہے یعنی اسماء الٰہی اس میں موثر ہیں ایک دو روز زندگی کی میعاد معینہ تک، حکمت طبیعی (کھانے پینے سونے وغیرہ) سے قایم ہے پس تو پانچ وقت نماز اور تیس دن کے روزوں پر اور کچھ نہ بڑھا کیونکہ ہر امر میں اعتدال سے کام لینا ہی عارفوں کا کمال ہے۔

نکتہ قرب الٰہی جنون دارد و قرب دنیا ہوش۔ درینجا دانشہا معروف تعلق اسباب است و آنجا ہر چہ غیر اوست فراموش پس معاملات اہل دنیا با اہل اللہ راست نیاید و اطوار ارباب شعور ہم نسبت مجنون نشاید۔

حل قرب خدا جنون لاتا ہے اور قرب دنیا ہوش یعنی جو شخص ذات الٰہی میں بالکل محو ہو جاتا ہے اسکو دنیا کی کچھ خبر نہیں رہتی اور دنیا داروں کو ہوش و عقل معاش وغیرہ) ہوتی ہے عالم قرب الٰہی میں جو کچھ کہ ذات الٰہی کے سوا ہے فراموش ہو جاتا ہے پس اہل دنیا کے معاملات اہل اللہ کے ساتھ ٹھیک نہیں بیٹھتے اور ارباب شعور کے اطوار کا ہم نسبت مجنون ہونا کسی طرح لائق نہیں کیونکہ صحبت ناجنس اجتماع نقیضین ہے۔

تنزیہ خرابات ہوس جز بیاست — جز بہمت در حضورش دانیست
ایخواجہ مکن آرزوئے دولت فقر — سقف و دیوار زرنگار اینجا نیست



حل تنزیہ جس شے سے عبارت ہے وہ ہوس بیا کے لئے کوئی خیالات نہیں یعنی اہل ہوس کے لائق نہیں اسکا دروازہ ہمت کے سوا کسی پر نہیں کھلتا ایخواجہ دولت فقر کی آرزو نکر یہاں نہ تو زر کی سقف ہے نہ زرنگار دیوار۔

رہ مقصد یکم است بہ خیال میسر ... عبث
[illegible]

حل تیری مقصد کی جو راہ گم ہے محض خیال کے ... [illegible] تناح تک نہیں پہنچ سکتا۔ پس تیرا یہ سمجھنا کہ بس بیٹھے بیٹھے ... مقصود پر پہنچ جاؤنگا فضول ہے۔

ز فسانہ سازی این و آن کہ رسد بمعنے بی نشان — ز شکستہ بال و پریاں بہوا کہ او نپرید عبث

حل این و آن کی فسانہ سازی سے بے نشان تک کون پہنچ سکتا ہے ایسے بیان سے جیسے بازو اور پر ٹوٹے ہوئے ہیں تو اسکی ہوا میں نہیں اڑ سکتا۔

چمن صفا و کدورتی می جام معنی و صورتی — ہمہ گر بخیال خود کہ توئی ہمین قدری عبث

حل تو صفائی اور کدورت دونوں کا چمن اور جام معنی و صورت کی شراب ہے بیشک تو سب کچھ ہے مگر اپنے خیال میں تو تو ہے تیرا اسقدر ہونا بھی عبث ہے یعنی منی اور توئی کو دل سے نکال ڈال پھر تجھکو ہمہ اوست کا مرتبہ حاصل ہو جائیگا

ز زبان شمع خیال کن سخنی است غیرت انجمن — کہ درین ستمکدہ خار پا نکشیدہ گل چہ زنی عبث

حل تو خیال کر کہ زبان شمع سے کیسا غیرت دلانیوالا سخن نکلتا ہے کہ اس ستمکدہ (دنیا) میں جبکہ تیرے پاؤں سے کانٹا تک نہیں نکل سکتا تو تیرا یہ دعوی فضول ہے کہ میں گل تر ہوں۔ ہوا کے ساتھ کانٹا ہوتا ہے اور گل شمع کی پاؤں کا کانٹا خود بخود ہی

ہوس جہان تعلقی سر و برگ حرص تملقی — چو یقین زند در امتحان ہمہ عمر در بسری عبث

حل تو جہان تعلق کی ہوس اور حرص و چاپلوسی کا سامان ہے جب یقین امتحان کا دروازہ کھٹکھٹائیگا یعنی تجھکو ٹٹولیگا کہ خدائے تعالیٰ پر کسدرجہ یقین ہے تو اسوقت معلوم ہو جائیگا کہ زندگی کا بسر کرنا عبث تھا یعنی حرص و ہوا میں فضول عمر طے کی

نگہت بتجو و چہ فرا رسد بحقیقت ہمہ وارسد — دل شیشہ گر بصفا رسد نہ تپید بوہم پری عبث

حل تیری نگاہ اگر خود تجھ سے حسب نحوای و فی انفسکم افلا تبصرون الآیہ غور سے سمجھے گی تو تمام حقیقت تک پہنچ جائے گی شیشہ کا دل اگر کامل صفائی حاصل کریگا تو پری کی

خیال میں نہ تڑپے گا یعنی اسکو پری کی کچھ پروا نہ رہیگی دپری کو شیشہ میں قید کرلیتے ہیں)

بہوا لمکش چہ سحر علم بجہان فسوں تو ہمدم | عدمی عدم عدمی عدم زعدم چہ پردہ دری عبث

حل تو ہوا میں حباب کی طرح جو تھوڑی دیر میں فنا ہوجاتی ہے نیرہ نہ نکال اور جہاں میں

ہوس کا فسوں دم نہ کر تو محض عدم ہی عدم عدم ہی عدم ہے پس عدم کی پردہ دری عبث ہے

نہ حقیقت تو یقین نشاں نہ مجازت آئنہ گماں | چہ تشخصی چہ تعینی کہ خودی غلط دگری عبث

حل نہ تیری حقیقت یقین کا نشان ہے نہ تیرا مجاز خیال کا آئینہ ہے (حقیقت کے لئے یقین کا

اور مجاز کے لئے شک کا ہونا ضروری ہے) تیرا کیا تشخص اور کیا تعین ہے تیرا خود ہونا بھی

غلط اور تیرا اوگر (غیر) ہونا بھی غلط ہے یعنی تیری ہستی بالکل بے ثبات ہے۔

چو ہوا ز کسوت شبنمی نہ شکستۂ نہ فراہمی | چہ قدر ستمکش مبہمی کہ چنیں نہٗ و تری عبث

حل تو شبنم کے لباس سے ہے یعنی جسطرح شبنم کا لباس صرف ہوا ہے جسکو ثبات نہیں

اسی طرح تیری ہستی کا لباس خالی ہے نہ شکستہ (متفرق) ہے نہ فراہم (مجتمع) ہے تو

کتنا مبہم ستمکش ہے (یعنی تیری شکستگی بھی عیاں نہیں) جب تو ایسا نہیں (متفرق

ومجتمع ہونے کی بھی تجھ میں صلاحیت نہیں) تو تیرا بظاہر تر نظر آنا بالکل عبث ہے

کیونکہ کسوت شبنم کا درحقیقت کوئی وجود نہیں سو اسکے لئے تری مفید ہے

خجلم ز رنگ حقیقتی کہ چو حرف بیدل بی زباں | بنظر نہ و بگوشہا ز فسانہ دربدری عبث

حل میں ایسی حقیقت کی رنگ سے شرمندہ ہوں کہ بیزباں بیدل کے حرف کی طرح

تو نظر میں نہیں اور کانوں میں فسانہ کے ذریعے دربدر پھرتا ہے۔

اگر دماغم درین شبستان خمار شرم عدم نگیرد | ز چشمک ذرہ جام گیرم بآں شکوہی کہ جم نگیرد

حل اگر میرا دماغ اس شبستان (دنیا) میں شرم عدم کا خمار حاصل نہ کرے یعنی دماغ کو

اس بات کی شرم نہو کہ دنیا محض خالی ہے تو میں ذرہ کی چشمک سے ہی اس شکوہ کے ساتھ جام

حاصل کروں کہ جمشید بھی حاصل نہ کر سکے مطلب یہ ہے کہ دنیا فنا محض ہے ورنہ ہم

ادنی شے میں بوالہوسوں کے لئے سب کچھ موجود ہے۔

دران بیتاں کہ سعی گردوں بحک ز خط کہکشانش | کہ ز قدرت چہ انگارد کہ دست خم قلم نگیرد

حل اس مکتب میں کہ آسمان اس سعی میں مصروف رہتا ہے کہ خط کہکشاں کو مٹا دے کہ

وہ روز قدرت الہی کا متحمل نہیں وہاں قدرت الہی کے باب میں کوئی کیا لکھے



لکھ سکتا ہے جب تک کہ اپنے ہاتھ کا قلم یعنی قطع ہوجانا قبول نہ کرے یعنی اسکی

قدرت غیر محدود ہے

درین قلزم و کف غبارم ہیچکس ہمسری ندارم | کمال میزان اعتبارم بس است اگر ذرہ کم نگیرد

حل میں اس قلزم (دنیا) میں ایک مشت غبار ہوں کسیکے ساتھ ہمسری نہیں رکھتا۔

میرے میزان اعتبار کا کمال یہی کافی ہے کہ ذرہ بھر بھی میری ناچیز ہستی کو کم نہ تولے

یعنی میں ذرہ کی طرح ناچیز ہوں

ز عرصۂ اعتبار گوئے سر سلامت تواں کہ بودن | گر آمد و رفت ہر نفس ما بیاد تیغ تو دم نگیرد

حل دنیا کے میدان سے سر کی گیند کا سالم لیجانا ممکن ہے اگر سانس آمد و رفت میں تیری

تیغ کا دم نہ بھرے مگر یہ محال ہے کیونکہ عاشق تو اپنا قتل ہوجانا ہی چاہتا ہے یہاں

سر کا سالم لیجانا محال ہے۔

نصیبے از عافیت ندارد حباب بحر غرور بودن | حذر کہ باد دماغ آخر بہ نفخ شکلم نگیرد

حل دریائے غرور کا حباب ہونا عافیت کا حصہ نہیں رکھتا خوف کر کہ تیرے دماغ کی ہوا

نفخ شکم کی تکلیف میں تجھے نہ لے یعنی ایسا نہو کہ باد غرور سے تیرا دماغ پھرتے پھرتے پیٹ

ہی پھول جائے اور حباب کی طرح فنا ہوجائے۔

نرفتہ از خود ندارد امکان بمعنی رفتگان رسیدن | کہ خاک تا گشتہ کس درین رہ سراغ نقش قدم نگیرد

حل جو شخص از خود رفتہ نہیں ہوا وہ رفتگان (واصلان حق) کے معنی تک نہیں پہنچ سکتا

کوئی شخص جب تک خاک نہیں ہوتا وہ راہ دوست میں نقش قدم کا غبار نہیں اٹھا سکتا

یعنی اوسکو پتہ نہیں ملسکتا کہ دوست کس راہ سے گیا ہے اور دوست تک پہونچا ہے کیا

سراغ کیا ہے کیونکہ نقش قدم خاک ہی پر رہتا ہے۔

خیال نامحرم گریباں دواندہ ما را بصد بیاباں | چہ ساز د آوارہ در دل کہ راہ دیر و حرم نگیرد

حل خیال جو گریباں کا نامحرم تھا اسنے ہمکو سو جنگلوں میں دوڑایا یعنی اگر وہ گریباں کا محرم

ہوتا تو گریباں ہی میں صرف اللہ کا جلوہ حسن ملتا دل ہی میں دیکھ سکتا تھا جو شخص دل سے آوارہ ہے

وہ اگر دیر و حرم کی راہ نہ لے تو کیا کرے کیونکہ خدا تو صرف دردِ دل کے کھٹکے سے نہیں ملتا ہے

گر بناز م ز زور ہمت بہ نیم خجالت کشش غرامت | کشیدہ ام بار ہر دو عالم بہ پشت پا گر خم نگیرد

حل اگر میں اپنے زور ہمت پر ناز کروں تو تا وان دینے کا خجالت کش نہوں کیونکہ دونوں عالم کا

بار اپنی پیشت پر اٹھایا ہے کہ وہ اُس بوجہ سے جھک نہیں سکتی۔ یعنی میں بجز معرفت الٰہی کے دونوں عالم پر پشت مار چکا ہوں

نفس بخمیازہ میگدازی بساز نقش و نگین جارمی　　کہ نام اقبال بے نیازی لبے کہ تا یدبہم نگیرد

حل تو اپنے سانس کو خمیازہ (حرص) میں گلا رہا ہے نقش و نگین کی آمایش (دنیوی ساز و سامان) پر ناز نہ کر کیونکہ جب تک لب ایک دوسرے سے نہیں ملتا (سکوت و رضائے الٰہی کا مرتبہ حاصل نہیں ہوتا) اقبال بے نیازی کا نام نہیں لے سکتا۔ یعنی اقبال بے نیازی ایک دولت ہے جو حریص دنیا کو حاصل نہیں ہوتی نقش اور نگین کیسا ہی عمدہ ہو لیکن جب تک دونوں متصل نہوں گے نام ثبت نہو سکے گا اور خمیازہ علیحدگی اور تعدد کو چاہتا ہے پس اتصال کہاں۔

بایں درشتی کہ طبع غافل خطاست تاثیر انفعالش　　چو سنگ در کارگاہ مینا گر آب گردد کہ نم نگیرد

حل اس سختی کے ساتھ کہ انسانی طبیعت خدا سے غافل ہے یہ خیال کرنا کہ وہ تاثیر سے منفعل ہوگی خطا ہے کیونکہ شیشہ گر کے کارخانہ میں شیشہ پانی ہو جاتا ہے مگر نم قبول نہیں کرتا یعنی غفلت سے جو طبیعت سخت ہو گئی ہے وہ اثر پذیر نہیں ہو سکتی۔

گزیدہ اقبال ہمت ما فروتنی عرصۂ نیازی　　کہ منت سربلندی آنجا کسے بدوش الم نگیرد

ترکیب فروتنی عرصۂ نیازی کی صفت ہے یعنی وہ نیاز جسکا عرصہ فروتنی ہے۔

حل ہمارے اقبال ہمت نے بے پروائی کا وہ میدان فروتنی اختیار کیا ہے کہ وہاں سربلندی دنیا کا احسان کوئی دوش الم (الم عشق الٰہی) پر نہیں اٹھاتا یعنی ہم خدا کی محبت میں دنیوی عز و منزلت سے بے نیاز ہیں۔

دلست منظور بی نیازی ز غفلت آزردہ شرمسازی　　کسیکہ از جلوہ شرم دارد شکست آئینہ کم نگیرد

حل تیرا دل بے نیازی کا منظور نظر ہے اُسکو غفلت از حب الٰہی سے رنجیدہ نکر کیونکہ جو شخص خود جلوہ سے شرم کرتا ہے وہ آئینہ کے ٹوٹ جانے کو کچھ قبول نہ کرے گا یعنی ویسا نہو کہ تو غافل ہو کر آئینہ کو بھی توڑ ڈالے اُس کی بھی پروا نہ کرے جس میں جلوہ معرفت نظر آتا ہے۔

ندارد این مکتب تعین کدورت انشا گری جو بیدل　　بصفحہ گر نام او نویسم بجز غبار از قلم نگیرد

حل مکتب تعین (دنیا) میں جو محض تعین اور فرضی ہے یعنی وجود واقعی نہیں رکھتی



کدورت کا انشا گر یعنی دنیا سے کدورت رکھنے والا بیدل کی مانند کوئی نہیں اگر میں بیدل کا نام لکھوں گا تو قلم سے بجز غبار کے صفحہ کچھ حاصل نکریگا یعنی صفحہ پر غبار کے سوا کچھ ثبت نہو گا۔

نکتہ در اعتبارستان نتایج عنصری حقیقت خود را ایک شخص تصور کردن است باید نمود کہ مرتبۂ جماد طبیعت اوست بحکم ثبوت جوہر نفا و مرتبہ ثبات ہیولائے آں بحسب ہوائے نشو و نما و مرتبۂ حیوان عرض دیگر باظہار قدرت حس و حرکات مرتبۂ انسان متشخص تصور فطرت جامع آیات۔

حل نتایج عنصری کے اعتبارستان (دنیا) میں اپنے کو ایک شخص (انسان متشخص) خیال کرتا ہے ظاہر کرنا چاہیئے کہ انسانی طبیعت جماد (پتھر) کا مرتبہ رکھتی ہے کیونکہ بات ثابت ہے کہ نفس میں ایک جوہر مخفی ہے جو تعلیم اور تربیت اور تزکیہ نفس سے جلا پاتا اور عیاں ہوتا ہے اور انسانی ہیولا کے ثبات کا مرتبہ نشو و نما کی جانب مائل ہوتا ہے اور حیوان (جاندار) کا مرتبہ حس و حرکات کے اظہار قدرت کے لئے ایک پیکر (صورت) کا پیش کرتا ہے اور انسان متشخص کا مرتبہ فطرت الٰہی کی تصویر ہے جو آیات (آثار الٰہی) کی جامع ہے یعنی انسان کے تین مرتبہ ہیں۔ اول جمادی۔ دوم حیوانی سوم آیات الٰہی کی جامع آثار تصویر کھینچنا۔ اسی وجہ سے انسان اصطلاح صوفیہ عالم صغیر ہے آئینہ جمالی میں ان تینوں مراتب کا انکشاف ہے

گر ہست جماد آئینہ ات در زنگ است　　ورنہ ما شوق تو بعرض رنگ است

حیوان آثار ناشناسائی ست　　اے رمز عیان اینچہ بلا نیرنگ است

حل اگر تو جماد ہے تو تیرا آئینہ زنگ میں ہے اور اگر نمو کا مرتبہ ہے تو تیرا شوق صرف اپنی رنگت کا پیش کرنے والا ہے اور اگر حیوان ہے تو یہ تیری ناشناسائی کے آثار ہیں یعنی تو اپنے نفس کو نہیں پہچانتا تا کہ خدا کو پہچانے اے رمز عیاں (جو مجھ سے مخفی ہے) کچھ تو ظاہر کر کہ یہ کس بلا کا (کیسا) نیرنگ ہے۔

نکتہ۔ در افراد نوع انسانی بر طبایع کہ حکم اشیا گوئی غالب است ناگزیر است از سامان تدبیر و تلاش و بر امزجہ کہ تاثیر اسماء الٰہی تسلط دارد بے اختیار در عذر تحصیل

معاش زیرا کہ مستلزم تعلق تشبیہ ترددآرائی است و خاص نسبت تنزیہ وآزادگی وبے پروائی۔

حل نوع انسانی کے افراد میں جن طبائع پر اشیا کی (تعلقات) کا حکم غالب ہے اُن کو سامان تدبیر (تدبیر) اور تلاش سے چارہ نہیں اور جن مزاجوں پر اسماء الٰہی کی تاثیر (رازق) اور سبب وغیرہ غالب ہے وہ تحصیل معاش کے عذر میں بے اختیار ہیں کیونکہ یہ دو نو امر تشبیہ ترددآرائی کے تعلق کو مستلزم ہیں اور تنزیہ آزادگی وبے پروائی سے نسبت خاص رکھتی ہے وہ سب کو رزق دیتا ہے اور اس حیثیت سے کہ وہ جملہ امور سے منزہ ہے رزق ومعاش دینے سے اُسے کچھ تعلق نہیں۔

عالم مشغول حاصل علم وہنر　　منعم سرگرم دستگاہ کروفر
بیکاری وضع بیدلاں افتادہ است　　یک پردہ ز ساز این وآن نازکتر

حل عالم اپنے علم وہنر کی علت غائی اور مفاد میں مشغول ہے اور منعم جاہ ومرتبہ کی دستگاہ میں سرگرم ہے بیکاری بیدلوں کی وضع واقع ہوئی ہے یہ ایک پردہ ساز این وآں کے پردے سے نازک تر ہے یعنی تعلقات دنیوی کو بالکل ترک کر دینا سب سے زیادہ نازک مقام ہے۔

من آن غبارم کہ حکم نقشم بہیچ عنوان نمی نگیرد　　اگر سراپا سحر برآیم شکست رنگم اثر نگیرد

حل میں وہ غبار ہوں کہ کسی طرح میرے نقش کا حکم اثر نہیں کرتا یعنی نہیں جمتا کیونکہ غبار کی شان پریشان رہنا ہے اگر میں سراپا سحر بنکر نکلوں جب بھی میرا شکستہ رنگ اثر پذیر نہوگا یعنی شکستہ ہی رہیگا حالانکہ سحر کا رنگ شگفتہ ہوتا ہے۔

نشد ز سازم بہیچ عنوان جنون خروشی دگر پریشان　　جز اینکہ یارب درین نیستاں پر فغانم شکر نگیرد

حل میرے ساز یعنی دل کی جنوں خروشی (جنوں میں ہائے وہو کرنا) اسکے سوا کبھی پرافشاں ظہور پذیر نہوئی کہ یارب اس نیستان (دنیا) میں میرے نالہ کا پھل شکر حاصل نہیں کرتا اور یہ قاعدہ ہے کہ نیستاں کی بنے سے شکر نہیں مل سکتی مطلب یہ ہے کہ میرے نالے میں اثر نہیں۔

باین گرانی کہ دارد امروز رخت چندیں خیال دوشم　　چو کشتیم پائے رفتنی کو اگر محیطم بسر نگیرد



ترکیب مصرعہ اولی میں دوش دارد کا فاعل ہے اور رخت چندیں خیال مفعول۔

حل اس گرانی کے ساتھ کہ میرا دوش اتنے خیالات کا بوجھ رکھتا ہے کشتی کیطرح مجھے چلنے کی طاقت کہاں ہے جبتک مجھے دریا اپنے سر پر نہ اوٹھائے یعنی میں تعلقات سے گرانبار ہوں خدا ہی میرا بوجھ ہلکا کر سکتا ہے۔

براہ یاس است سعی گامم کہ گر بلغزش رسد خرامم　　کسے بجز آغوش بے نشانم چو نقش پا از خاک برنگیرد

حل میرا دوڑنا ایک یاس کی راہ میں ہے اگر قدم کو لغزش ہو تو بھی میرا اٹھنا ہی کوئی شخص بجز آغوش بے نشان کے نقش پا کیطرح مجھے خاک سے نہیں اٹھا سکتا یعنی خاک سے اٹھا کر مجھے اپنی آغوش میں لینے والا بے نشان (معدوم) ہے۔

دل از فسون امل طرازی بجد گرفت است ہرزہ تازی　　مباد شرم نفس گدازی عنان این بیخبر نگیرد

حل میرا دل طرح طرح کی امیدوں کے آراستہ کرنے کے افسوں سے بہک گیا ہے ایسا نہو جیو کہ نفس گدازی کی شرم بھی اس بیخبر کی باگ نہ پکڑے۔ یعنی کیا یہ شرم بھی کہ امل طرازی کے افسوں نے سانس ہلک کر گلا دیا ہے اس بیخبر کو نہ روکے گی۔

چو موج عمری است بیسر و پا تلاش شوقم ادب تقاضا　　چہ ممکن است اینکہ رشتۂ ما چو عقدہ گردد گہر نگیرد

حل میں مدت سے موج کی طرح بے سروپا تلاش شوق بنا ہوا ہوں جو ادب کی متقضی ہے کیا یہ ممکن ہے کہ ہمارا رشتہ جو گرہ کو پکڑتا ہے گوہر کو نہ پکڑے ضرور پکڑیگا بشرطیکہ ہم واب ادب کو تلاش شوق میں ترک نہ کردیں۔ موج میں جابجا گرہیں ہوتی ہیں اور موج ہی میں موتی ہوتے ہیں۔

نگاہ غفلت کمین ما را کنار مژگان نشد میسر　　ببند بچون خفتہ خوابناکی کہ سایہ اش زیر پر نگیرد

حل ہماری نگاہ کو جو غفلت کمین ہے یعنی غفلت اسکی گھات میں لگی ہوئی ہے مژگاں کی بغل کبھی میسر نہوئی یعنی مژگاں نے کبھی اُسکو اپنی بغل میں نہ لیا غفلت سے مراد تغافل ہے مطلب یہ ہے کہ مجھ سے سب تغافل کرتے ہیں مژگاں جو نگاہ کے قریں اور محافظ ہے وہ بھی نگاہ سے تغافل ہے پس اب خوابناک ضرور خون میں تڑپنے لگا (بیچین رہیگا) اگر اسکو سایہ اپنے پروں میں نہ لیگا۔

شعر میں (خوابناکی) تو صحیح ہے مگر (خفتہ) غلط ہے کیونکہ سویا ہوا بیچین نہیں رہتا۔ دوسرا مصرعہ یوں ہوتا ع بغلطد آں خوابناک در خوں کہ سایہ اش زیر پر نگیرد یعنی

جو شخص نیند میں بھرا ہوا ہے جب تک اُسپر سایہ نہوگا چین نہ ریگا۔ بیت نازک شعر
ہے ناظرین غور سے سمجھیں۔ شعر کی روح سر غفلت کیس) ہے مطلب صرف اسقدر ہے
کہ مجھے نیند نہیں آتی نگاہ کھلی رہتی ہے کیونکہ نیند تو اسوقت آوے کہ پلکیں نگاہ کو
ڈھانپ لیں۔

اگر معمار دہر باشد بنائے انصاف را ثبات   گلے کہ تعمیر رنگ دارد چرا ش ز آب زر نگیرد

حل زمانہ کے معمار (خود زمانہ) سے اگر انصاف کی بنیاد کو ثبات ہو یعنی زمانہ منصف
ہو تو جو مٹی کہ تعمیر کا رنگ رکھتی ہے کیوں اُسپر سونے کا پانی نہ پھیرے۔ یعنی زمانہ اگر
منصف ہو تو اہل جوہر و کمال کی قدر کرے حالانکہ اہل کمال کو کوئی نہیں پوچھتا۔

دلی کہ پرورد آب نازش بآتش عشق کے گدازش   چو شیشہ بر سنگ خود ساز شکیش جز شیشہ گر نگیرد

حل جس دل کو آب ناز (ناز و نعمت دنیا) نے پالا ہے وہ آتش عشق میں گل نہیں
سکتا یعنی عشق اُسکو قبول نہیں کر سکتا جب شیشہ کا سامان (آلات وغیرہ) پتھر سے
ٹوٹ جائے گا تو شیشہ گر کے سوا کوئی اُسکا خواستگار نہوگا اسی طرح دنیا دار دنیا
ہی قبول کرے گی نہ عشق الہی۔ نازش کی ضمیر شین دل کی طرف راجع ہے نہ کہ معشوق
کی طرف ناظرین دہوکا نہ کہائیں۔

گذشت مجنوں بوضع عریاں چو نالہ از نا دریں بیاباں   تو ہم باین ننگ دامن افشاں کہ چین دامن نگیرد

حل مجنوں عریاں ہی ہوکر (نالہ کی طرح اس بیاباں (دنیا) سے گزر گیا تو بھی دنیا پر
اس طرح دامن جہاڑ (ترک تعلق کر) کہ دامن کی چین گرے اور الجھی نہ رہے۔

قبول سرمایۂ تعلق کمینگاہ آفت است بیدل   چو شمع خاموش ترک سر گیر تا ہوائت بسر نگیرد

حل اے بیدل سرمایۂ تعلق دنیا کو قبول کرنا آفت کا کمینگاہ ہے یعنی آفتیں گھات
میں بیٹھی ہیں شمع خاموش کی طرح سر کو ترک کر (لگا پر سے شمع کا سر کاٹا جاتا ہے) تاکہ
ہوا تیرا سر نہ پکڑے۔ کیا معنی کہ شمع روشن کو ہوا کا خوف ہے بجھی ہوئی شمع کو کیا خوف

ہمہ راست زانجمن آرزو کہ بکام دل ثمر رسد   من و پرفشانی حسرتے کہ ز نامہ گل بسر رسد

حل سب کو اس چمن (وصال معشوق) سے آرزو ہے کہ کام دل میں پھل پہنچے (وصل
معشوق ہو) ایک میں ہوں مجھے یہی حسرت ہے کہ معشوق کے پاس سے کوئی خط پہنچے
جسکو پھول کی طرح سر پر لگاؤں۔ کام دل میں ثمر کا پہونچنا تو کجا۔ یعنی میں تو جواب



خط سے بھی محروم ہوں

چہ قدر ز منت قاصداں بکجا برد دم ناتواں   بپر تو نامہ بر خودم اگرم چو رنگ پرے رسد

حل قاصدوں کی منت سے میرا دل ناتواں کہاں تک کھلے۔ اگر مجھے بھی رنگ کی
طرح ایک پر ملے تو آپ اپنا نامہ بر بنوں یعنی جس طرح رنگ اوڑتا ہے میں بھی اوڑکر
تیرے پاس پہنچ جاؤں اور قاصدوں کی منت نکرنی پڑے مگر یہ میسر نہیں۔

نگہے نکردہ ز خود سفر ز کمال خود چہ بری اثر   برویم در پے آنقدر کہ بما ز ما خبرے رسد

حل تیری نگاہ اپنے سے سفر نہیں کرتی یعنی تو ہماری طرف نگاہ اوٹھا کر بھی نہیں
دیکھتا پھر تجھپر اپنے کمال رسائی کا کیا اثر ہوگا ہمارا کمال رسائی دیکھ کہ ہم تیرے پیچھے اسقدر
بیخود ہو جائیں گے کہ ہمکو ہمسے خبر ہو پہنچے۔ یعنی جب تک ہم آپے میں نہ آجائیں گے تیرا
پیچھا نچھوڑیں گے۔

بکدام آئینہ جوہری کشم التفات ازاں پری   مگر التماس گداز من بقبول شیشہ گرے رسد

حل (آئینہ جوہرے) یعنی جوہر آئینہ   ایسا جوہر آئینہ کہاں سے لاؤں کہ اُس پری
کے التفات کو اپنی جانب کھینچوں بجز اسکے کہ کسی شیشہ گر سے التماس کروں کہ میرے
گداز دل کو قبول کرے یعنی اُس سے آئینہ بنائے اور وہ پری اُس آئینہ کی جانب ملتفت

بتلاش معنی نازکم کہ دریں قلمرو امتحاں   نرسم اگر من ناتواں سخنم بموکمرے رسد

حل میں معنی نازک کی تلاش میں ہوں تاکہ اس قلمرو امتحاں (دنیا) میں اگر موکمر معنی
معشوق تک میری رسائی نہو تو میرا سخن نازک ہی وہاں تک پہونچے۔

ز معاملات جہانگذر تو برآ کہ نیست ہمہ دام و دد   بجز عف عف سگے بسگے و ز دلگد خرے بخرے رسد

حل جہان کے جھگڑوں سے نکل کیونکہ ان تمام چوپایوں اور درندوں سے کتے کی
عف عف کتے تک اور گدھے کی لات گدھے تک پہونچتی ہے یعنی دنیا گدھوں اور
کتوں (حریص باہم جنگ وجدل کرنیوالے انسانوں) کا میدان ہے۔

بچنیں جنوں کدہ ستم ز تغافل تو کراست غم   بہزار خوں تپد از الم رگ اگر بہ نشترے رسد

حل ایسے جنوں کدہ ستم (عشق) میں تیری فریاد کا کسکو غم ہے رگ جب نشتر تک
پہنچتی ہے تو پہلے ہزار خون تمنا میں تڑپ لیتی ہے۔ یعنی رگ چاہتی ہے کہ نشتر لگے
لیکن نہیں لگتا۔ مراد یہ ہے کہ عاشق ظلم کا خواستگار ہے مگر ظلم کرنے میں بھی

معشوق کو دریغ ہے۔

ہمہ جاست شوق طرب کمین زوداع غنچہ گل آفرین + تو اگر ز خودروی بجنبی بجوا تو خبر رسد

حل۔ شوق سب جگہ خوشی کی گھات میں ہے۔ اگر غنچہ رخصت ہو جاتا ہے تو شوق پھول کا پیدا کرنے والا ہے اگر تو اسی طرح اپنے سے جاتا رہے یعنی خودی کو چھوڑ دے تو تجھے بجھ سے بہتر ملجائے۔

بہزار کوچہ دویدہ ام بہ تسلّی نرسیدہ ام ز قد خمیدہ شنیدہ ام کہ چو حلقہ خمد بدر رسد

حل۔ میں ہزار کوچہ میں دوڑتا ہوں مگر تسلی (قوت مطمئنہ) حاصل نہیں ہوئی خم شدہ قامت کی نسبت یہ سُنا ہے کہ جب حلقہ ہو جاتا ہے (جھک جاتا ہے) تو کسی در تک ضرور پہنچ جاتا ہے۔ یعنی عالم جوانی میں خدا نہیں ملتا ضعیفی میں ملتا ہے۔

شرر طبیعت عاشقان ز فسردگی ندمد عنان + تپ موج مانبری گمان کہ بسکتہ گہر رسد

حل۔ عاشقوں کی طبیعت کا شرر افسردگی سے قابو میں نہیں آتا ہرگز گمان نکر کہ ہماری موج کی تپ سکتے (سکوت یا حیرت) میں گوہر کی مانند ہو جائے گی (موج میں حرکت اور روانگی اور گوہر میں سکوت ہوتا ہے)

زکمال نظم جنون اثر بگداخت بیدل بے جگر چہ قیامت است ہنروران ہنر کہ بہ بجو بی ہنر رسد

حل۔ نظم کے کمال سے جو جنون اثر ہے بیدل بیجگر گل گیا۔ ہنر ہر کیا مصیبت ہے کہ مجھ جیسے بے ہنر نالایق کے پاس پہونچے۔

حکمت۔ نبوت امر یست معین مکشوف تراتب جمال و ولایت حقیقتے است مُبہم مستتر پردہ جلال فہم بہر چہ معین باشد زحمت تاویل نہ پسندد و درک انچہ مُبہم است بے تامل صورت نہ بندد۔

حل۔ نبوت ایک ٹھیرایا ہوا امر ہے جس میں جمال الہی کے مرتبہ کھلے ہوئے ہیں اور ولایت ایک حقیقت مبہم ہے جو پردہ جلال الہی میں چھپی ہوئی ہے (یعنی نبی اور اوسکی نبوت کا یقین انسانوں کو جلد ہو جاتا ہے جیسا کہ مشاہدہ میں گذر رہا ہے کہ کروڑوں آدمی انبیا پر ایمان لاکر اُن کی امت بن گئے ہیں برخلاف ولایت کے کہ وہ پردہ جلال الہی میں چھپی ہوئی ہے اور لوگ مشکل سے اولیا اللہ کی ولایت کو مانتے ہیں) فہم انسانی جس بات پر ٹھہر جائے گی اُسمیں تاویل کی زحمت پسند کریگی

کیونکہ اذعان و ایقان ہو جائے گا جیسی کہ نبوت۔ اور جو شے مبہم ہے اُس کا ادراک بغیر تامل کے صورت نہ باندہے گا جیسی کہ ولایت۔ وجہ یہہ ہے کہ انسانون کو نبوت کا علم بذریعہ وحی قطعی طور پر ہو جاتا ہے اور ولایت کے ماننے کو کوئی کافی دلیل و نص قطعی نہین۔ آنحضرت صلعم کی نبوت پر مسلمانون کے تمام گروہ متفق ہین مگر ولایت کے ماننے پر سب کا اتفاق نہین جیسی ولایت علی علیہ السلام۔ جن کی نسبت خوارج کا عقیدہ ناگفتہ بہ ہے سہ

بیدل رقم خفی جلی میخواہی | اسرار نبی رمز ولی میخواہی
خلق آئینہ است و نور احمد دیدآ | حق فہم اگر فہم علی میخواہی

حل۔ اے بیدل تو خفی اور جلی رقمون کا کہل جانا یعنے نبی کے اسرار اور ولی کی رمز سے آگاہ ہونا چاہتا ہے تو اس بات کو سمجھ کہ مخلوق ایک آئینہ اور احمد صلعم اک نور ہین اور تو علی کا سمجھنا چاہتا ہے تو پہلے خدا کو سمجھ کیونکہ آنحضرت صلعم نبی ہین اور آپ کی نبوت دنیا مین اسطرح روشن ہے جیسے آئینہ مین نور (عکس) اور علی کی ولایت آنکھوں سے چھپی ہوئی ہے تو اس کو جب سمجھیگا کہ پہلے جلال الہی کو سمجھے مولوی روم صاحب نے بھی اپنے مندرجہ ذیل شعر مین یہی بات بیان کی ہے سہ

تو بتاریکی علی را دیدۂ | زان سبب غیرے برا و بگزیدۂ

مطلب یہ ہے کہ اصحاب ثلثہ کے کمالات جمالیہ چونکہ ظاہر تہے تیری سمجھ مین آ گئے اور علی علیہ السلام کا مرتبہ چونکہ پردۂ جلال مین مخفی تہا اوس کے ادراک مین تجہپر تاریکی رہی۔

نکتہ۔ فطرت آدمی در نوہم آباد عالم خیر و شر آئینۂ تفرقہ پرداختہ کہ تمثال جمعیت دوچار تخیلش تواند نمود و در چار سوے معاملات نفع و ضرر دکان سودا اسئے نیاراستہ کہ لبودے از نقد جنس عافیت چشم تواند کشود اعانت فضل حق بصیقل حضور عرفان پرواز د تا ازین آئینہ تنک زنگار برداریم و امداد فناے مطلق بساط یقینے طرح نماید تا بروے این دکان در ہاے اعتبار برداریم۔

حل۔ ادمی کی فطرت (طبیعت) نے دنیا کے توہم آباد خیر و شر مین کا کوئی

واقعی وجود نہین بلکہ محض توہم ہے کیونکہ خیر و شر صیغۂ افعل التفضیل ہین جو دوسرے کی نسبت باہمدگر سے پہچانے جاتے ہین) مین تفرقہ کا ایسا آئینہ آراستہ نہین کیا کہ دو چار تخیل کی صورت جمعیت دکھا سکے (کیونکہ جب تفرقہ ہے تو جمعیت کہان) اور چار سوے معاملات نفع و ضرر (دنیا) مین ایسے سودے کی دوکان آراستہ نہین کی کہ جافعیت کی نقد و جنس کے فائدے پر آنکھ کھول سکے۔ یعنے آسایش کی امید رکھ سکے۔ فضل الہی کی اعانت حاضری عرفان الہی کی صیقل مین مشغول ہو تو ہم اس آئینہ سے معلق طور پر زنگار اٹھالین اور رضاے مطلق کی امداد یقین کا ایک فرش بچھائے تاکہ اس دکان دہی (دکان سودا) پر اعتبار کے دروازے کھولین یعنی انسان کا اعتبار اسوقت ہوتا ہے جبکہ وہ فنا ہو جائے ورنہ بے اعتبار رہے ؎

فردوس باتفاق ارباب علوم — آنسوے ثوابت و بروج است و نجوم
یعنے این سعد و نحس تا در نظر است — جنت ناممکن است و راحت معلوم

حل ارباب علوم اس بات پر متفق ہین کہ بہشت ستارون اور برجون سے اس جانب ہے یعنے جب تک ستارون کی نحوست اور سعادت پیش نظر ہے نہ جنت ملسکتی ہے نہ راحت۔

فسردگیہا ساز امکان ترانہ ام اعنان نگیرد — حدیث طوفان نوای عشقم خموشی از من زبان نگیرد

حل ساز امکان کی افسردگیان میرے نالے کو نہین روک سکتین۔ مین عشق کی حکایت ہون جس مین آواز کا طوفان ہے پس خاموشی مجھہ سے زبان نہین چھین سکتی یعنی مین خاموش نہین رہ سکتا۔

ز دستگاہ جہان صورت نیم خجالت کش کدورت — چو آئنہ دست بی نیازان ز ہر چہ گیرد زبان نگیرد

حل مین جہان صورت (دنیا) کی دستگاہ سے کدورت کا خجالت کش نہونگا یعنی مجھہ سے کسی کو کدورت نہ ہوگی بے نیازون کا ہاتھہ کچھہ ہی حاصل کرے مگر زبان حاصل نکرے گا یعنے کسی سے سائل نہ ہوگا وہ آئینہ کی طرح صاف اور بے زبان ہے

سماجت ہست اینکہ عالمی را ال بسفر گند ست خجالت — بسیک نگیرد بچشم مردم کسیکہ خود را گران نگیرد

لغت سماجت بالفتح زشتی اور ترشی اور زشت ہونا حل یہ حرف ترشروئی کہلاتی ہے جو عالم کو سر پر اٹھالے



غافل از ہمہ جو شخص اپنے کو گران پر لیگا مغرور اور ترشرو ہوگا وہ انسان کی آنکھہ مین ہرگز سبک و ذلیل نہوگا۔

ز دست رفتست اختیارم بپارسائی رسیدہ کارم — بساز وحشت پری برآرم کہ دامنم آشیان نگیرد

حل ابجو پارسائی تک میری نوبت پہنچی ہے یعنے تھک کر کنج عزلت مین بیٹھا ہون تو مجھے یہ بات ناگوار ہے۔ مین سامان وحشت (وحشت الہی) سے ایسا پر نکالون کہ آشیان میرا دامن نہ پکڑ سکے۔

بغیر وحشت بہیچ عنوان حضور راحت ندارد امکان — ز صید مطلب لنع کم گیر اگر دولت ز جہان نگیرد

حل راحت کا حاصل ہونا بغیر وحشت (ترک دنیا) کے ممکن نہین۔ اگر تو اس جہان سے دلگرفتہ نہین ہوتا (حالانکہ دنیا سے دلگرفتہ ہونا وحشت کے لیے ضروری ہے) تو صید مطلب کے سراغ کے پیچھے نہ پڑ یعنے دنیا سے مطلب نہ رکھہ جو مانع وحشت عشق الہی ہے۔

ز خود بر آتا رسد کمندی بکنگر قصر بےنیازی — بہ نردبانہا چین دامن کسی رہ آسمان نگیرد

حل تو خودی سے باہر آ تاکہ قصر بے نیازی کے کنگرے پر تیری کمند پہنچ سکے ورنہ چین دامن کی سیڑھیون سے کوئی آسمان کی جانب نہین جا سکتا۔ چین دامن سے خود بینی اور زیب و زینت دنیا مراد ہے

اگر بعزم کشاد کاری ز گوشہ گیران مباش غافل — کہ تیر پرواز را نشاید دمیکہ بال از کمان نگیرد

حل اگر تو اپنی کشاد کاری (کامیابی) کا ارادہ رکھتا ہے تو گوشہ گیرون (اہل اللہ) کی خدمت سے غافل نہ ہو کیونکہ تیر پرواز کے لائق نہین ہوتا جب تک کمان سے بازو (قوت) حاصل نہین کرتا۔

کج است طور بنیاد عالم تو نیز سرکش بکج ادائی — کہ شہرت وضع راستی ہا چو حلقہ ات بر سنان نگیرد

حل بنیاد عالم کا طور ٹیڑھا ہے اور تو بھی ایسی کج ادائی کیساتھہ سرکش ہے کہ راست بازیون کے وضع کی شہرت تیرے تیر کی بھال پر حلقہ ہو کر نہین لگ سکتی اور یہ قاعدہ ہے کہ تیر یا برچھی کی بھال جب تک سیدھی نہ ہوگی کارگر نہ ہو سکیگی مطلب یہہ ہے کہ جبتک کج ادائی کو نہین چھوڑتا دنیا مین راستہ باز مشہور نہین ہو سکتا۔

ور آتش عشق با نسوزی نظر بدانم وفا ندوزی — کہ از چراغ ہوس فروزی تنور افسردہ نان نگیرد

حل تو ہمارے عشق کی آگ مین جلنے کی تاب نہین لا سکتا ورنہ ہمارے داغ وفا پر نظر ڈال سکتا ہے کیونکہ بجھا ہوا تنور محض ہوس فروزی کے چراغ سے گرم ہوکر اس قابل نہین ہوتا کہ اس مین روٹی لگ سکے ۔

فتادہ را ز خاک بر دار ۔ یا مبر نام استطاعت    کسے چہ گیرد ز ساز قدرت کہ دست واماندگان نگیرد

حل کسی گرے ہوئے (عاجز) کو خاک سے اوٹھا ورنہ استطاعت کا نام نہ لے جو شخص واماندون کا ہاتھ نہین پکڑتا وہ ساز قدرت الہی سے کچھ حاصل نہین کرسکتا ۔

اگر ز وارستگان شوق بفکر ہستی مپیچ بیدل    کہ ہمت آئینہ تعلق بدست دامن کشان نگیرد

حل اے بیدل اگر تو وارستگان شوق سے ہے یعنے شوق الہی مین ماسوا سے وارستہ ہے تو ہستی کے فکر سے مت لپٹ ۔ کیونکہ ہمت تعلق کا آئینہ متکبرون کے ہاتھ مین نہین دیتی ۔

بکام فرصت ازین چمن ہوس فضولی اثر کشد    شبخون بعمر خضر زنم کہ نفس شراب سحر کشد

حل اس چمن (دنیا) مین اتنی فرصت کہان کہ ہوس فضولی سے اثر کا اکتساب کرے اب مین حیات خضر پر چھاپا مارون تاکہ صبح سانس شراب کھینچے مطلب یہ ہے کہ ہم کو تو زندگی اتنی فرصت نہین دیتی کہ فضولی کی ہوس پوری کرسکین چونکہ حضرت خضر کی عمر فضول برباد ہورہی ہے لہذا اسپر شبخون مار کر سانس کی ہوس میکشی پوری کرے سانس کا میکشی کرنا شب کو گزار کر صبح کرنا ہے ۔

نشد آنکہ از دل گرم کس بہ تسلی کشدم ہوس    بطپم در آئینہ چون نفس کہ ز جوہرم تہ پر کشد

حل یہہ بات کبھی میسر نہ ہوئی کہ کسیکے دل گرم سے میری ہوس مجھے تسلی کیجانب کھینچے یعنی کوئی مجھے تسلی دے اور میرا ہمدم بنے اب مین سانس کی طرح آئینے مین تڑپون اور اُسی کو ہمدم بناؤن تاکہ وہ مجھے اپنے جوہر کے پرون کے نیچے لے ۔ کیونکہ پرون مین گرمی ہوتی ہے اور آئینہ کی تاثیر آتشی ہوتی ہے اور جب آئینے پر پہونکا رتے ہین تو زنگ نمودار ہوکر اوڑجاتا ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ مین ایسا بیکس ہون کہ بجز آئینہ کے میرا کوئی ہمدم نہین ۔

نہ گرفت گردش آسمان سر راہ ہرزہ خرامیم    مگرم تامل نقش پا مژہ بہ پیش نظر کشد



حل فلک نے میری ہرزہ خرامیون (بیہوا وہوس) کی سر راہ کچھ گرفت نکی اب شاید میرے نقش پا کا تامل اپنی مژہ میرے پیش نظر کرے یعنی اپنی مژہ چشم کے اشارہ سے مجھے شرمائے کہ اے بدبخت کیا بکر کود مچا رہا ہے ۔

دل آرمیدہ بخون مکش ز تلاش منصب عزتے    کہ فلک نشستہ گوہرت بکشد ز خلعت اگر کشد

حل کیون بیٹھے بٹھائے منصب عزت کی تلاش مین دل کو خون مین گھسیٹتا ہے کیونکہ آسمان اگر خلعت نہ پہنچے گا تو تجھے رشتہ گوہر مین نہ کھینچے گا یعنے خلعت نہ پہنائے گا جو ہیرے مین غرق ہو ۔

ز لب فصیح وفا بیان بحدیث کین مدہی بان    ستم است حنظل اگر کشی بترازوئیکہ شکر کشد

حل جو لب فصیح اور وفا بیان ہے اُس سے زبان چھین کر کینے کی باتون کو نہ دے بڑے ظلم کی بات ہے کہ تو جس ترازو مین شکر تولتا ہے اُسی ترازو مین حنظل رکھے یعنے تولے وہ تلخ ہیں شیرین ۔

نہ پسندی ای فلک آنقدر خلل طبیعت وحشیم    کہ چو موج آبلہ پائے غم نم انفعال گہر کشد

حل اے آسمان تو میری وحشی طبیعت کا خلل اس قدر پسند نکر کہ میرے پائے غم کا آبلہ جو موجون کی مانند پڑ رہا ہوا ہے گوہر کا ستم انفعال کھینچے یعنے گوہر بنکر شرمندہ ہو ۔ مطلب یہہ ہے مین نہین چاہتا کہ میرا آبلہ ایسا کم قدر ہوجائے جیسا گوہر

ز کمال طینت منفعل بچہ رنگ عرض اثر دہم    مگر از حیا عرقے کنم کہ مرا ز پردہ بدر کشد

حل مین اپنی شرمندہ طینت (سرشت) سے کس رنگ کا اثر پیش کرون بجز اس کے چارہ نہین کہ اپنی ناکسی کے باعث حیا سے عرق عرق ہوکر اس قابل ہوجاؤن کہ بہہ نکلون تاکہ خود حیا مجھے پردہ سے باہر نکال دے ۔ انفعال کیوجہ ناکور نہین صرف پیرایہ سے ناکسی سمجھ لو ۔

بحدیقہ کہ شہید او کشد انتظار مراد دل    چو سحر نفس دمد از کفن کہ شگوفہ اش ثمر کشد

حل جس باغ مین معشوق کا شہید دل کی مراد حاصل ہونے کا انتظار کھینچے تو جسطرح صبح کے وقت ہوا سے شگوفے کھلتے ہین اسی طرح کفن سے سانس آئیگی تاکہ شگوفہ امید کھلے اور اُس کو پھل لگین اور یہ قاعدہ ہے کہ صبح کے وقت ہوا چلتی ہے اور شگوفے کھلتے ہین سانس ہوا ہے اور کفن باعتبار سفیدی کے صبح ہے مطلب یہ ہے کہ بعد مرگ بھی حصول مراد

دل (وصل) کا انتظار ہے۔

بسجودِ درگہش اے عرق تو زبے نمی منما تری | کہ مبادا سعی جبین من بفشار دامن تر کشد

حل اُس کی درگاہ پر سجدہ کرنے مین اے عرق تری کے ظاہر کرنے کی کوشش نکر کیونکہ تو خود بے نم ہے ایسا نہ ہو کہ میری جبین سعی کو جو عرق ندامت ظاہر کرنا چاہتی ہے دامن تر کے نچوڑنے کی نوبت پہنچے کیونکہ اب نم صرف دامن تر مین ہے اور اس کا نچوڑنا سوء ادب ہے کیونکہ گناہ جو دامن تر کی نچوڑن ناپاک ہے اس سے معشوق کی چوکھٹ آلودہ ہوجائے گی

نظرے چو دانہ دیدہ من بخیال ریشہ شکستہ ام | بنشینم آن ہمہ در رہت کہ قدم ز آبلہ سر کشد

حل جس طرح دانہ ریشہ کے خیال مین اپنی نظر کو توڑتا ہے (جب دانہ ٹوٹتا ہے تو ریشہ نکلتا ہے) اسی طرح مین نے اپنی نگاہ کو توڑا ہے (انتظار کیا ہے) اب مین تری راہ مین اس قدر بیٹھون کہ آبلہ سے قدم اُگے یعنی اگرچہ مین تھکا ہوا ہون اور پاؤن مین آبلے پڑگئے ہین مگر تیری راہ مین چلنے پر مستعد ہون اور چاہتا ہون کہ آبلے سے ہی قدم پیدا ہو جسطرح دانہ سے ریشہ پیدا ہوتا ہے۔

سر و برگ ہمت میکشی ز دماغ بیدل ما طلب | کہ چو شمع از ہمہ عضو خود قدح آفریدہ و در کشد

حل شراب پینے کی ہمت کا سامان ہمارے بیدل کے دماغ سے طلب کر جو شمع کیطرح اپنے تمام اعضا سے پیالہ پیدا کرتا ہے اور پی جاتا ہے (روغن کو شمع جذب کرتی رہتی ہے) یعنی عشق الٰہی جو دماغ مین بھرا ہوا ہے یہی بیدل کی شراب ہے اُس کو دوسری شراب کی ضرورت نہین۔

نکتہ تقوے اہل دنیا منحصر است دامن از لوث ظاہر چیدن بانضباط صوم و صلوٰۃ۔ و تقوی اہل عقبی منع نفس از شغل مناہی بطلب درجات مزجات۔ و تقوے اہل اللہ باز داشتن دل از خطرات اسمار و صفات بپاس ناموس منزہ ذات۔

حل اہل دنیا کا تقوی دامن کو ظاہری ناپاکی سے شرائط پابندی صوم و صلوٰۃ کے ساتھ بچانے پر منحصر ہے اور اہل عقبی کا تقوے نفس کا روکنا منہیات سے واسطے طلب کرنے درجات مزدوری کے ہے اور اہل اللہ کا تقوے دل کا بازرکھنا اسمار اور صفات الٰہی سے واسطے نگہبانی ناموس پاکی ذات کے ہے یعنے اُن کا مطلوب جناب



باری کی ذات بحث ہے ؎

ہان گرچہ نشاء دستگاہ تو رسا است | از ہرچہ بجز او ست رنج مخموریہا است

اے ذات پرست از فضولی بگذر | اللّٰہی ما رحیم و رحمان چہ بلا است

حل اگرچہ تیری دستگاہ کا نشہ رسا ہے لیکن بجز ذات الٰہی کے جو کچھ ہے مخموری کی تکلیف ہے اے ذات پرست فضولی صفات سے درگذر۔ جو شخص اللّٰہی (خدا والا) ہے اُس کے لئے رحیم و رحمان کیا بلا ہے یعنی جب ذات تک رسائی ہوگئی تو صفات تک رسائی خود بخود ہوجاوے گی کیونکہ صفات تابع ذات ہین

نکتہ فضل حق نعمتے است بیحساب۔ کجا امتیاز تا غنیمتش شمارند و فیض ازل حسنے است بے نقاب۔ کو چشم تا مژہ بردارند۔

حل خدائے تعالےٰ کا فضل ایک بیحساب نعمت ہے ہمکو اتنی بھی تمیز نہین کہ ہم اسکو غنیمت (لوٹ) گن سکین کیونکہ لوٹ کی بھی آخر انتہا ہے اور فیض ازل ایک بے نقاب حسن ہے مگر آنکھ کہان کہ پلک اُٹھاکر دیکھیں ؎

انبیا عمرے نفسہا در تردد سوختند | کین حقیقت غافلان شاید بخود محرم شوند

حل انبیا نے مدت تک اپنے نفس کو اس تردد مین جلایا (کوشش کی) کہ یہ لوگ جو حقیقت سے غافل ہین محرم حقیقت ہوجائین ؎

در عبادتہا است یکسر عرض ترکیب سجود | تا درین صورت دمے سوے گریبان خم شوند

حل عبادتون مین تمام تراکیب سجود موجود ہین تاکہ اس صورت مین ایک دم اپنے گریبان کی جانب جھکین یعنی خدا دل مین موجود ہے عبادت سے یہ غرض ہے کہ غور و فکر کرین مراد وفی انفسکم افلا تبصرون ہے ؎

سعی ناموس کرم مصروف این شغل است و بس | کاین خران بیرون جہند از غولی و آدم شوند

حل ناموس کرم کی سعی صرف اسی کام مین مصروف ہے کہ یہ گدھے غول بیابانی بننے سے باہر نکلین اور آدمی ہون کیونکہ انبیا تو وحشیون کو انسان بنانے ہی کے لئے مبعوث ہوتے ہین

تمام شوقیم لیک غافل کہ دل براہ کہ میخرامد | جگر بداغ کہ مے نشیند نفس بیاد کہ میخرامد

حل ہم لوگ ہمہ تن شوق ہین لیکن اس امر سے غافل ہین کہ دل کسکی راہ مین

جار ہا ہے۔ جگر کس کے داغ مین بیٹھتا ہے سانس کس کی آہ مین جلتی ہے یعنی سب اپنے
اپنے خیال مین ایک خداے واجب الوجود کے قائل اور اوس محبوب ازل
کے عاشق مین لیکن اون کو ماہیت بالکنہ معلوم نہین کہ محبوب حقیقی کیسا
ہے اور کیا ہے۔

اگر نہ رنگ از گل تو دارد بہار موہوم ہستی ما — بپردہ چاک این کتان نہا فروغ ماہ کہ میخرامد
حل اگر بہار موہوم ہستی کی بہار تیرے پہول (حسن) سے رنگ نہین رکہتی تو اس
کتان (اسی ہستی موہوم) کے چاک کے پردے مین کونسے چاند کی روشنی لہلہا رہی
ہے۔ یعنی ہر رنگ مین تیرا ہی جلوہ ہے۔

غبار ہر ذرہ میفروشد بحیرت آئینہ تپیدن — رم غزالان این بیابان بہ یک نگاہ کہ میخرامد
حل اس جنگل کے ہرنون کا رم کسکی نگاہ کے عشق مین جا رہا ہے کہ ہر ذرہ کا غبار حیرت
مین تڑپنے کا آئینہ فروخت کر رہا ہے یعنے غزالون کے رم ہی مین تپیدن نہین بلکہ
انکے رم سے جو غبار پیدا ہوا ہے اُس کے ہر ذرے نے آئینہ کے تڑپنے کی دوکان
کہول رکہی ہے۔ آئینے مین حیرت ہوتی ہے جو سکون کا مقتضی ہے مگر معشوق کی نگاہ
کا یہ اثر ہے کہ ہر ذرہ با وصف حیرت کے تپیدن کا آئینہ بنا ہوا ہے یعنی ایسا آئینہ
فروخت کرتا ہے جس مین تپیدن کی مجسم صورت نظر آتی ہے۔ نزاکت پسند
ناظرین سمجہین گے۔

ز رنگ گل تا بہار سنبل شکستہ دماغ نازے — درین گلستان ندانم امروز کجکلاہے کہ میخرامد
حل رنگ گل سے لیکر بہار سنبل تک کے دماغ ناز مین شکست ہے یعنے اب کسی کو
اپنے رنگ و بو پر ناز کرنے کا دماغ نہین رہا۔ سب کے حوصلے پست ہوگئے ہین مین نہین
جانتا اس گلستان مین کسکا کجکلاہ (معشوق) سبکخرام ناز ہے۔ معشوق کی طرہ (شکستہ)
کلاہ نے سب کا ناز شکست کر دیا ہے۔

اگر امید فنا نباشد نوید آفت زدہ ہستی — باین سر و برگ خلق آوارہ در پناہ کہ میخرامد
حل اگر فنا کی امید آفت زدہ ہستی کی دور کرنے والی نوید نہین تو مخلوق اس سامان کے
ساتہ کسکی پناہ مین چل رہی ہے یعنے دنیا مین طرح طرح کی آفتین مخلوق اس سہارے پر جہیلتی ہے
کہ مرکر ان سے نجات ملے گی۔



نگہ بہر جا رود چو شبنم ز شرم میباید آب گردد — اگر بداند کہ بے محابا بجلوہ گاہ کہ میخرامد
حل اگر نگاہ کو یہ معلوم ہوجائے کہ مین کسکے جلوہ گاہ مین جا رہی ہون تو جہان کہین جائے شبنم
کی طرح پانی ہوکر بہ جائے یعنی نگاہ کو یہ بات معلوم نہین کہ مین شاہد حقیقی کے جگر گداز
جلوے کی تاب نہین لا سکتی۔

بہر ذرہ در پردہ سعی ما غرور ما دماغ اوہام پیش بردی — نگشتی آگہ کہ در دماغت ہواے جاہ کہ میخرامد
حل بیہودہ من و ما دنیا کے پردے مین غرور اوہام کو آگے آگے لئے جاتا ہے تو اب
تک خبردار نہین ہوا کہ تیرے دماغ مین کسکے مرتبہ (الوہیت) کی ہوا لہلہا رہی ہے یعنی دماغ تو
اسی لئے ہے کہ اس مین واجب الوجود کے مرتبہ وحدت کی ہوا سمائے لیکن تو غرور اوہام مین مبتلا ہو اور یہ
نہین سمجہتا کہ دماغ مین کیا شے بہری ہوئی ہے

ز اوج افلاک گر نداری حضور اقبال بے نیازی — نفس بجیب غبار دارد ہمین سیاہ کہ میخرامد
حل اگر تجہے اوج افلاک سے اقبال بے نیازی کی حضوری حاصل نہین یعنی تو اپنی بلند فطرتی
سے دنیا و مافیہا سے بے پرواہ ہوجانے کو قبول نہین کرتا تو تیری سانس اپنی جیب
غبار مین یہی سیاہ رکہتی ہے جو تیرے سامنے جا رہی ہے یعنی سانس کی آمد و رفت زندگی
بالکل فضول ہے۔ غبار مین ذرون کے سوا کیا دہرا ہے سانس کے چلنے کو غبار سے
تشبیہ دی ہے۔ لیکن قافیہ غلط ہوگیا ساری غزل مین قافیہ مضاف ہے مگر اس شعر
مین یا موصول کے ساتہ واقع ہوگا یعنی (سیاہے کہ میخرامد) ورنہ شعر بے معنی ہوگا۔
ناظرین غور سے سمجہین۔

مگر ز چشمش غلط نگاہی رسد بفریاد ہا بیدل — وگرنہ آن برق بے نیازی بہ گیاہ کہ میخرامد
حل معشوق کی آنکہ سے غلط نگاہی بیدل کی فریاد کو پہنچے تو پہنچے ورنہ وہ برق بے نیازی
کسکی گہانس پر جاتی ہے یعنے بیدل ہر چند چاہتا ہے کہ معشوق کی برق نگاہ اسکے
سبزہ زار ہستی کو جلائے مگر وہ بے پرواہ ہے کبہی غلط نگاہی سے نہ کہ عمداً متوجہ
ہوجائے تو ہوجائے۔

علمیکہ سر بہوا خم از ہمہ پیکرت بدر آورد — نہ چو موجنون بہزار سر قدم از سرت بدر آورد
حل عشق کا وہ جہنڈا جو سر بہوا ہے اور خم ہے وہ تجہکو ہستی کی تمام پیکر یعنی ہستی فانی سے
باہر نکالکر ہستی حقیقی مین لے آئے گا۔ نہین بلکہ جنون بالون کی طرح ہزار سر کے ساتہ تیرے

سر سے قدم باہر نکالیگا۔ قاعدہ ہے کہ جب کسی معرکہ یا کارزار کے لئے جھنڈا کھڑا کیا جاتا ہے
تو لوگ جوق در جوق جوش و خروش سے چار طرف سے نکلکر جھنڈے کے نیچے جمع ہو جاتے ہین اور
سب پر ایک جنون کی سی حالت طاری ہوتی ہے مصرعہ اولے مین علمیکہ موصوف اور سر
بہوا خم اس کی صفت اور حرف ربط یعنی است محذوف ہے۔ یہ موصوف صفت مبتدا اور از سر
بیکرت بدر آورد خبر ہے اور بدر آورد کا فاعل عَلَم اور مفعول بیکرت کی تا مخاطب ہے اور
دوسرے مصرعہ مین جنون بدر آورد کا فاعل اور قدم مفعول ہے۔ بہت ٹیڑھی ترکیب ہے
عالی نظر ناظرین تحقیق سے سمجہین۔

بگذر ز شیوۂ علم و فن بہ پیر میکدہ بوسہ زن  کہ ز قید عالم وہم و ظن بدو ساغرت بدر آورد

حل علم و فن کے شیوہ سے گزر اور پیر میکدہ (شیخ طریقت) کے دروازہ پر بوسہ دے تاکہ تجھے
شراب معرفت کے دو ہی پیالے پلاکر وہم و ظن (عالم امکان) کی قید سے باہر لائے

بقبول درد طلب سبب کہ غرور چرخ جنون حسب  بدریکہ خواندت از ادب بہمان بدرت آورد

حل درد عشق الٰہی کے لئے سبب ڈھونڈھ کیونکہ آسمان کا غرور جو جنون حسب ہے یعنی اس
کی اصلیت ہی جنون ہے (ہمیشہ مجنون کی طرح گردش مین رہتا ہے) جس دروازہ سے
تجھے نہایت ادب کے ساتھ بلالے گا اسی دروازہ سے ذلت کے ساتھ نکالیگا۔

ز خیال الفت خانمان بدر آ کہ شحنۂ امتحان  نفسے اگر دہدت امان دم دیگرت بدر آورد

حل گہر بار کی الفت کے خیال سے باہر آ کیونکہ شحنۂ امتحان اگر تجھے ایک دم امن دیگا تو دوسرے دم امن سے
باہر نکالدیگا۔ ممتحن کا یہی قاعدہ ہے کہ کبھی پاس کرتا ہے کبھی فیل کرتا ہے۔ ان ہذا لہو البلاء المبین
تحقیق یہ دنیا ایک کہلا امتحان ہے۔

بوقار اگر نہ سبکسری حذر از غرور ہنروری  کہ مبا د خفت لاغری رگ جوہرت بدر آورد

حل اگر تو باوصف حصول جاہ و عزت کے سبکسر نہین یعنی اسکو سبک نہین بلکہ بہاری چیز سمجھتا ہے
تو ہنروری (کمال) کے غرور سے بچ یعنی مغرور نہو ایسا نہ ہو کہ جب تجھے لاغری کے باعث خفیف
ہونا پڑے تو وہ خفت تیرے جوہر کمال کی رگ کو باہر نکالدے یعنی تجھے ذلیل کردے کیونکہ
زمانہ کی حالت یکسان نہین رہتی۔

اثر وفا نہ دہد لقا بخمار نشۂ مدعا  نگہے کہ گردش رنگ ما خط ساغرت بدر آورد

حل عاشقوں کی وفا کا اثر نشۂ مدعا کے خمار (طلب یا کسل) کو ملاقات نہین دیتا یعنی محض



وفا سے مدعا حاصل نہین ہوتا۔ آخر عاشق کہانتک وفا کرین بلکہ اے ساقی تو ایک مخمور
نگاہ سے دیکہہ کر ہماری گردش رنگ (تبدل حالت) تیرے ساغر کا خط نکالدیگی یعنی پہر تجھے
مقررہ خط تک شراب بہر کر ساغر دینے کی ضرورت نہ ہوگی۔

ز طواف کعبہ کہ میرسد بحضور مقصد آرزو  من و سجدۂ لب زانوے کہ سراز در بدر آورد

حل کعبہ کے محض طواف سے کون مقصد آرزو کے حضور پہنچ سکتا ہے یعنی کسکو حضوری مقصد
حاصل ہوسکتی ہے لیکن مین ہون اور سجدۂ لب زانو (مراقبہ) ہے (جب انسان مراقب ہو کر بیٹھتا ہے
تو زانو آگے رہتا ہے اور سر پیچھے) یہی سجدہ تیرے دروازے سے سر باہر نکالتا ہے یعنی مراقب ہونے سے
سجدہ در حاصل ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ کجا طواف اور کجا سجدہ۔ طواف سے سجدہ افضل ہے
کیونکہ وہ تقرب کا باعث ہے۔

ندہد تامل انس و جان بلطافت بدنت نشان  مگر آنکہ جامۂ رنگ ما عرق از برت بدر آورد

حل جن و انس کیسا ہی تامل کرین مگر تیرے بدن کی لطافت کا ان کو نشان نہ ملیگا اگر تو ہمارے
رنگ رخ کا جامہ پہنے تو تیری بغل سے عرق پیدا کریگا یعنی تیرا بدن اس قدر نازک اور لطیف ہے کہ
عشاق کے جامۂ رنگ سے عرق آجائے گا۔ بس تیرے بدن کی لطافت کا یہی نشان ہے

بضاعت ہوس آن قدر رمکشاد دکان فضولیت  کہ چو رنگ باختہ وسعت پرت از برت بدر آورد

حل ہوس کی پونجی سے فضولی (بیہودگی یا لہو و لعب) کی دوکان اس قدر نہ کھول یعنی ہوا و
ہوس مین اس قدر نہ اڑ کہ رنگ باختہ (رنگ پریدہ) کی طرح تیری بغل سے
پر کی وسعت (طاقت) ہی باہر لے آئے۔ یعنی تجھ مین اڑنے کی قوت ہی نہ رہے
کیونکہ فضول کام کا انجام تہک جانا ہے (حضرت بیدل کے کلام مین رنگ کا
خرچ زیادہ ہے۔

من بیدل از خم طرہ ات بکجا روم کہ سپہرہم  سر خود بخواب عدم نہد کہ ز چنبرت بدر آورد

حل مین بیدل تیرے طرہ کے خم سے کہان پناہ ڈھونڈون جبکہ آسمان بھی خواب عدم مین ہو کر چاہتا ہے
کہ کسیطرح اپنا سر تیرے خم طرہ کے حلقے سے چھوڑائے۔ یعنی آسمان بھی تیرے طرہ زلف کا اسیر ہے تو
بیدل کی کیا حقیقت کہ اس سے رہائی پاسکے۔

نکتہ ساز حقیقت از دست مجاز پرشان بے اصول کینگاہ صد محشر فریاد است حسن معنی از نگاہ
لفظ آشنایان بے ادراک غبار آلود یک عالم بیداد است۔

حل حقیقت کا ساز مجاز پرستون کے ہاتھ سے جو بالکل بے اصول ہین فریاد کے سو محشر کا
کمین گاہ بنا ہوا ہے یعنی وہ چیختا اور غل مچاتا ہے کہ مین کن نا اہلون کے ہاتھون مین جا پڑا۔
اور معنی کا حسن اون لوگون کی نگاہ کی بدولت جو محض لفظ آشنا ہین اور مطلق ادراک
نہین رکہتے ایک عالم بیداد (کثرت بیداد) سے غبار آلودہ یعنی وہ ڈھوندہ لا ہو رہا ہے کہ کن
نالائقون نے مجھے دیکھا۔

دیدۂ رگ کشودند بروے تحقیق　　　خلق اگر جملہ غبار است فراہم نکند

حل خدا تعالے نے جس آنکھ کو روے تحقیق پر کہولا ہے (تحقیق کا نور عطا کیا ہے)
اگر تمام خلق ہمہ تن غبار بنجائے گی تو اوس کی پلک نہ جھپکیگی۔۔ یعنی وہ آنکھ ماسوا
کی جانب نہ دیکھے گی۔

اُنس یکتائی اگر عرض دہد رنگ وفاق　　　طبعہا از اثر وہم دوئی رم نکند

حل اگر یکتائی (وجود حقیقی) کا اُنس موافقت کا رنگ پیش کرے تو طبیعتین وہم دوئی
کے اثر سے اُس موافقت سے نہ بہاگین یعنی سب متحد ہو کر وحدۃ الوجود کے رنگ
مین رنگی جائین۔

ذات دانستن و انکار صفت نادانی است　　　آشنائے تو چرا سجدہ بہ بت ہم نکند

حل ذات کو جاننا اور صفت سے انکار کرنا نادانی ہے کیونکہ تمام عالم اوسی کی
صفت صنعت کی تصویر ہے پس اے محبوب حقیقی جو شخص تیرا آشنا ہے
وہ بت کو کیون سجدہ نکرے کیونکہ اُسمین بہی تو تیری ہی صفت صنعت یا صفت
وجود موجود ہے۔

گر ز محراب لیقین بوے حضوری داریم　　　تاب زنار چرا گردن ما خم نکند

حل اگر ہم محراب لیقین سے حضوری کی بو آنے کا یقین رکہتے ہین تو زنار کی تاب ہمیں
کیون ہماری گردن خم نکرے۔ یعنی زنار کو بہی تسلیم کرنا چاہیے کیونکہ وہ بہی زنار
بندون کے نزدیک حضوری اور تقرب کا باعث ہے جیسا محراب مین خم ہے ویسا ہی
زنار کی بٹ مین بہی خم ہے

نکتہ از بزرگے پرسیدند چہ مصلحت است کہ درویشان در ہیچ حالت با نیک و بد خلق
کار ندارند و زہاد با وجود ریاضت دامن آزار مردم از دست نمیگذارند فرمود موم



را بگرمی نفس ز ہم گداختن ست و آہن را از آتش تیز ہم نرمی نپرداختن درویشان درد دل
دارند و از نفس کشتن مرفہ عافیت نمے بینند و بداغ حیرتے ساختہ اند کہ اگر مژہ برہم
زنند جز گداز جگر نمے چینند۔ پائے آبلہ دار ہرچند مقیم دامن باشد اندیشۂ خار ش
گریبانگیر است و پہلوئے بیمار با آنکہ بر بستر گل تکیہ زند از الم کوفتگی ناگریر بحکم ناتوانی
فریاد شان از نگاہ ممتاز نیست تا زحمت گوش تواند پسندید و لیعنی ناپیدائی غبار
شان بر صدا نپیچیدہ تا تکلیف بینشے تواند رسید صلح کل و دلیعت عجزے
در طبع ایشان گزاشتہ و منازعت ریشۂ رعونتے در مزاج زہاد کاشتہ۔ نرمی طینت در
ترک فضول ناچار است و درشتی طبع در خراش دلہا بے اختیار۔

حل ایک بزرگ سے پوچہا یہ کیا مصلحت ہے کہ درویش لوگ کسی حالت مین مخلوق
کے نیک و بد سے کام نہین رکہتے اور زاہد لوگ باوجود ریاضت کے انسانون کے آزار
پہنچانے کا دامن ہاتھ سے نہین چہوڑتے یعنی لوگون کو تکلیف دیتے ہین اُس بزرگ نے
جواب مین فرمایا موم کا کام سانس کی تہوڑی سی گرمی مین پگہلجانا اور لوہے کا کام
تیز آگ مین بہی نرم نہ ہونا ہے درویش درد دل رکہتے ہین اُن کو نفس کشی مین عافیت
نظر نہین آتی کیونکہ جسکے دل مین درد ہے وہ کشتن سے احتراز کریگا اور اُنہون نے ایسے
داغ حیرت سے موافقت کی ہے کہ اگر ذرا پلک جہپکین (حیرت مین آنکہین کہلی رہتی ہین)
تو گداز دل (تکلیف) کے سوا کچہہ حاصل نہ کرینگے یعنی پلک جہپکنے سے انکو تکلیف ہوگی۔ آبلہ دار
پاؤن اگرچہ دامن مین لپٹا ہو مگر کانٹون کا اندیشہ دامنگیر رہے گا یعنی تکلیف بہر نہج رہیگی
اور بیمار باوصف اسکے کہ پہولون کے بستر پر تکیہ لگائے مگر کوفت کی تکلیف ضروری ہے۔
ناتوانی کے حکم سے ان کی فریاد نگاہ سے ممتاز نہین یعنی جیسی نگاہ مین خاموشی ہے ایسی
ہی ان کی فریاد مین خاموشی ہے دونو مین کچہہ فرق نہین وہ اپنی فریاد سے کسی کے
کان کو تکلیف دینا پسند نہین کرتے اور اُنہون نے اپنے کو فنا کر دینے مین ایسی
سعی کی ہے کہ اُنکا غبار آواز پر نہین لپٹا تا کہ کسیکو دیکہنے کی تکلیف پہنچے۔ عجز و فروتنی
نے اُن کی طبیعت مین صلح کل کو امانت بنا کر چہوڑ رکہا ہے اور منازعت و رعونت
کا ریشہ زاہدون کے مزاج مین بو دیا ہے۔ فضولیات کے ترک کر دینے مین
طینت کی نرمی کا ہونا ضرور ہے اور طینت کی سختی دلون کو تکلیف پہنچانے مین بے اختیار

ہے یعنی ضرور تکلیف پہنچائے گی۔

درویش کہ وضع طینتش مغلوبی است　　چون موے میان ضعفش محبوبی است
زاہد ہمہ گر ذکر خدا ساز کند　　از طبع درشت سبحہ اش دلکوبی است

حل درویش جس کی طینت مغلوب یعنی عاجز ہونے کیلئے وضع کیگئی ہے معشوق کے موے میان کی طرح اُس کی ضعیفی (لاغری) محبوبی ہے یعنی جس قدر لاغر اور ضعیف ہوگا اسیقدر جناب باری مین محبوب ہوگا۔ برخلاف درویش کے زاہد اگر رات دن خدا کا ذکر الاپے مگر چونکہ اُس کی طبع سخت ہے یعنی اُس مین درد نہین لہذا اوسکی تسبیح دلکوبی ہوگی یعنی لوگون کو ضرور تکلیف دیگا۔

بطراز دامن ناز او چہ زخاکساری ما رسد　　نزد آن بہ بلندی کہ ز گرد سرمہ دعا رسد

حل معشوق کے دامن ناز پر ہماری خاکساری سے کیا شے پہنچ سکتی ہے اُسکی مژہ ایسی بلندی پہ نہین کہ سرمہ کی گرد سے دعا پہنچ سکے یعنی ہم خاکساری سے سرمہ بنگئے ہین اور چاہتے ہین کہ اُس کی مژہ تک پہنچین مگر وہان تک سرمہ کی رسائی تو کیا خاک اُسکی گرد سرمہ کی دعا بھی نہین پہنچ سکتی حق یہ ہے نازک خیالی مین حضرت بیدل فرد ہین۔

تنگ بودے بیہدہ یک نفس در انفعال ہوس نزد　　بمحیط میرسدم شنا عرقے اگر بحیا رسد

حل بیہدہ تنگ و پود (لہو و لعب) نے دم بھر بھی ہوس نفس کے شرمندہ ہونے کا دروازہ نہ کھٹکھٹایا (دم بھر کو بھی ہوس نفسانی شرمندہ نہ ہوئی)۔ اگر حیا سے کچھ بھی عرق آجاتا تو مین یہ سمجھتا کہ دریا میں تیر رہا ہون۔ (ڈوب مرنے کو چلو ہی کافی ہوتی)

بفشار تنگی این قفس چو حباب غنچہ نشستہ ام　　پر صبح میکشم از بغل ہمہ گر نفس بہوا رسد

حل مین اس قفس (دنیا یا زیست) کی تنگی کے فشار مین حباب غنچہ کی طرح بیٹھا ہوا ہون یعنی فنا ہو جانا چاہتا ہون کیونکہ حباب غنچہ کا فنا ہو جانا کھلنا ہے اب مین صبح کا پر اپنی بغل سے نکالتا ہون بشرطیکہ سانس ہوا تک پہنچ سکے کیونکہ اُڑنا بغیر ہوا کے ممکن نہین مطلب یہ ہے کہ قفس نے مجھے ایسا تنگ و چار کیا ہے کہ سانس تک نہین لے سکتا اور قاعدہ ہے کہ کلیان صبح کے وقت ہوا سے کھلتی ہین مگر جب سانس تک ہوا ہی نہین نکلتی تو کیا کھلیگی یعنی مین دنیا یا زیست سے اس قدر تنگ آیا ہون مگر نہین مرتا۔ نزاکت پسند ناظرین تمام پہلوؤن پر غور کرینگے۔



تو نزاکت کا لطف اُٹھائینگے۔

زخمار فرصت پر فشان نہ بہار دانم و نے خزان　　ہمہ جاست نشئہ بشرط آنکہ دماغہا بوفا رسد

حل فرصت جو ہر وقت اُڑنے کے لئے پر پھیلاتی ہے مین اُسکے خمار مین نہ بہار کو جانتا ہون نہ خزان کو یعنی دنیا مین فرصت کم ہے۔ عشق کا نشہ سب جگہ موجود ہے مگر شرط یہ ہے کہ دماغ پورے طور پر رسا ہون۔ یعنی بیہوشی کا وقت موسم بہار ہی نہین بلکہ ہر وقت ہے مگر فرصت اور دماغ صالح چاہیے حالانکہ دنیا مین انہین دونون کی کمی ہے۔

نہ زمین بساط غبار ما نہ فلک دلیل بخار ما　　بسراغ گرد نفس کسے بکجا رسد کہ بما رسد

حل نہ زمین ہمارے غبار کا فرش ہے نہ آسمان ہمارے بخار کی دلیل ہے گرد نفس کے سراغ سے کوئی کہان تک پہنچیگا جو ہم تک پہنچ سکے یعنی ہم ایک ہستی معدوم ہین سانس جو خاکساری سے فنا ہو کر خاک ہوگئی ہے محض اُسکی گرد سے کوئی ہمارا سراغ نہین لگا سکتا۔

دل بینوا بکجا برد غم تنگدستی و مفلسی　　مژہ برہم آورم از حیا کہ برہنہ ٔ لقبا رسد

حل دل بینوا تنگدستی اور مفلسی کا رونا کسکے آگے روئے مین حیا سے اپنی پلکین جھپک لون برہنہ کیواسطے بس یہی قبا ہو جائیگی۔

بگشاد دست کرم قسم کہ درین زمانہ پر ستم　　نرسد بہ تہمت بستگی ز در یکہ نان بگدا رسد

حل دست کرم کے کھلنے کی قسم ہے کہ موجودہ پر ستم زمانہ مین جس دروازہ سے گدا کو روٹی پہنچتی ہے اُسپر بند ہونے کی تہمت نہین لگ سکتی یعنی وہ بند نہین ہوتا وہ دروازہ کیا ہے وہی رازق برحق کا دست کرم۔

مگذر ز خاصیت سخا کہ سحاب مزرعہ و فا　　بفتادگی شکند عصا کہ فتادہ ٔ بعصا رسد

حل کسی حالت مین سخاوت کی خاصیت سے نگذر ابر کو دیکھ کہ کھیتی پر گر کر اپنا عصا توڑ ڈالتا ہے تاکہ دوسرے گرے ہوئے (شجر) عصا تک پہنچین یعنی ابر اپنے کو اس لئے کھیتی پر گراتا ہے کہ درخت اُگین اور بڑھین اور اُنکو قوت نامیہ کا عصا ملے۔ جب افتادگی کی حالت مین ابر کی یہ کیفیت ہے تو جو انسان توانا اور صاحب استطاعت ہے۔ اُسکو اپنی سخاوت سے افتادون (عاجزون) کو کس قدر سہارا دینا چاہیے۔

ابر گر کر پھر نہین اٹھتا مگر اپنے گرنے سے اور ون کو اٹھاتا ہے جنہکا لگاتار سلسلہ بندھا گویا اُسکا عصار ہے۔

بدعائے از لب عاجزان نکشودۂ در امتحان        کہ ز آبیاری یک نفس سحرے بہ نشو و نما رسد

حل عاجزون (اہل اللہ) کے لب سے دعا حاصل کرنے کا تونے کبھی امتحان نہین کیا ان مین وہ قوت ہے کہ ایک سانس کی آبیاری سے سحر کو نشو و نما دیسکتے ہین۔ یعنی ہر قسم کی تاریکی دور کرسکتے ہین۔

بکمین جہد تو خفتہ است اثر ندامت عاجزی        مدد آنقدر بہ رہ ہوس کہ بخواب آبلہ پا رسد

حل تیری جد و جہد جو منزل معشوق تک پہنچنے مین صرف ہو رہی ہے اوس کی کمینگاہ مین ندامت عجز کا اثر سوتا ہے جو منزل تک پہنچنے کا مانع ہے تو اب راہ ہوس مین اتنی ہی مدد کر کہ آبلہ پا (رہی جد و جہد جو اپنی عاجزی سے نادم ہے) اگر عالم بیداری مین منزل معشوق تک نہین پہنچ سکتا تو خواب ہی مین پہنچ جائے یعنی انسان خدائے تعالے کی کنہ (حقیقت) تک پہنچنے مین عاجز ہے صرف خواب و خیال کے ذریعے سے بمشکل پہنچ سکتا ہے۔ اللہ اللہ کس قدر نزاکت اور پیچیدگی ہے۔

بقبول آن کف نازنین کہ کند شفاعت خون من        در صبر میزنم آنقدر کہ بہار رنگ حنا رسد

حل کون شفاعت کرسکتا ہے کہ معشوق کا دست نازک میرے خون کو قبول کرے یعنی مین اُسکے ہاتھ سے قتل ہون۔ اب مین اتنی مدت تک صبر کا دروازہ کھٹکھٹاؤن (صبر کرون) کہ رنگ حنا کی بہار آجائے اور معشوق حنا کے عوض میرے خون سے اپنے ہاتھ لال کرے بس رنگ حنا ہی میرا شفیع ہوسکتا ہے۔

سر رشتۂ طرب آگہان بہار مے کشد از چمن        چو خیال بیدل اگر کسے ز تو نگذرد بخدا رسد

حل جو لوگ (عارفان اور اہل اللہ) طرب حقیقی سے آگاہ ہین اُن کو سر رشتہ حصول طرب چمن سے بہار مینوشی کی جانب کھینچ لیتا ہے کیونکہ بہار مین مینوشی کا لطف ہوتا ہے پس اے شیخ یا مرشد جو شخص بیدل کے خیال کی طرح تیری محبت سے نگزریگا یعنی تیرا ہی ہو رہیگا وہ بالضرور خدا تک پہنچ جائیگا یا اے معشوق جو شخص تیرا شیدا ہوگا وہ ضرور واصل الی اللہ ہوگا کیونکہ المجاز قنطرۃ الحقیقۃ

گر آن خروش جہان یکتا سرے باین انجمن برآرد        جنونے انشا کند تحیر کہ عالمے راز من برآرد

حل مراد خروش جو جہان یکتا (دل) میں موجود ہے اگر انجمن (ہستی) مین سر نکالے تو جنون وہ حیرت پیدا کرے کہ ایک عالم حیرت خود میرے وجود سے نکال لے۔ یعنی مین اپنے خروش کو ضبط کئے بیٹھا ہون ورنہ جنون کا وہ عالم دکھاؤن کہ دنیا کو حیرت میں ڈالدون۔

خیال ہر چند پرفشاند ز عالم دل بروُن نراند        چہ ممکن ست اینکہ سعی وحشت بغربتم از وطن برآرد

حل خیال چند پر پھیلاتا ہے کہ مجھے عالم دل سے اڑا کر لیجائے مگر نہین لیجا سکتا وحشت کتنی ہی سعی کرے مگر ممکن نہین کہ مجھے وطن سے غربت مین نکالدے۔ یعنی میرا وطن عالم دل ہے خیال ماسوا اللہ مجھکو یہان سے نہین نکال سکتا۔

نرست تخمے درین گلستان کہ نوبہارے بجو د سامان        ہوائے رنگ گلت ز خاکم اگر برآرد چمن برآرد

حل اس گلستان مین کوئی تخم ایسا نہین اُگا جسنے نوبہار کا سامان نکیا ہو یعنی محبت الٰہی مین ہر تخم پھولتا پھلتا ہے میری خاک سے بھی تیرے رنگ گل (جمال یار) کی ہوا (خواہش) کو اگر نکلیگا تو صرف چمن اُگا دیگا وہان بھی پھولتا پھلتا ہی رہیگا کیونکہ چمن سے تخم اُگ کر کھلتے اور نشو و نما پاتے ہین۔

ندارد از طبع ما فسردن بغیر پرواز پیش بردن        کہ رنگ عاشق چو پیکر صبح بقدر تسکین برآرد

حل ہماری طبیعت افسردگی بھی سوا پرواز پیش کرنیکے کچھ نہین رکھتی یعنی پرواز رکھتی ہے کیونکہ رنگ عاشق پیکر صبح کی طرح تسکین کے موافق پر نکالتا ہے یعنی جس طرح صبح جو سکری ہوئی ہوتی ہے دفعۃً دنیا مین پھیلجاتی ہے اسی طرح عاشق کا رنگ جسقدر افسردہ ہوگا اسیقدر بقدر تسکین شگفتہ ہوکر پھیلجائیگا پرندون کے پرون مین تسکین ہوتی ہے مگر پرواز کیوقت کھلجاتی ہے تاکہ پردون مین ہوا سمائے اور وہ اڑ سکین کوئی پرند جتنا بلند پرواز ہوگا اسیقدر اُسکے پرون مین چنٹین ہونگی ورنہ وہ اڑ نہ سکیگا مطلب یہ ہے کہ عاشق افسردگی ہی مین خوش اور شگفتہ رہتا ہے۔

ز پہلوئے جذبۂ محبت قوی ست امید ناتوانان        سزد کہ چون اشک دلو ہمّام ز چاہ غم در زمین برآرد

حل ناتوانون کی امید جذب محبت کے پہلو سے قوی ہے یعنی انکا بھروسا صرف جذب محبت پر ہے۔ جسطرح عاشق کے آنسو خود بخود نکلتے ہین اسیطرح لائق ہے کہ جذبۂ الفت ہمارے دل کو یعنی خود ہمکو بغیر رسّی کے چاہ غم سے نکال لے۔

دل ستمدیدہ عمرہا شد ندارد از سوختن رہائی        بلغزش اشک کاش خود را چو شمع زین انجمن برآرد

حل دل ستمدیدہ کو مدت گذر گئی کہ جلنے سے رہائی نہین کاش جسطرح روتے روتے سحر کو قت انجمن سے شمع نکلجاتی ہے اسی طرح دل کو بھی اشک کی لغزش اس انجمن (دنیا) سے نکال دے یعنی آنکھون سے

اسقدر آنسو جاری ہوں کہ ہم پھیلکر دنیا سے باہر ہو جائیں یعنی روتے روتے ہی فنا ہو جائیں۔

ز خاکسار فنا بنالد غبار ہنگامۂ تعلق　　دلیل صبح قیامت است این کہ مردہ سر از کفن برآرد

حل جو شخص وفا کا خاکسار ہے یعنی وفا کرتے کرتے خاک ہو گیا ہے اس سے ہنگامہ تعلق دنیا کا غبار نہ شرمندہ گا یعنی پیدا نہ ہوگا اگر پیدا ہوگا تو قیامت آئیگی کیونکہ مردے کا کفن سے سر نکالنا قیامت کے آنیکی دلیل ہے عاشق مردہ ہے اور غبار اسکا کفن ہے۔

باین سر و برگ مغتنم گر ز ترک اندیشۂ فضولی　　مباد چون بخیہ خون نمائی سرت ز دلق کہن برآرد

حل باوصف اس سامان فقر کے جو تجھ کو حاصل ہے فضولیات دنیا کی فکر کو چھوڑ کر دنیا غنیمت سمجھ ایسا ہو کہ جسطرح دلق کہن کا بخیہ نمودار ہو جاتا ہے اسی طرح تیرے دلق کہن سے خود نمائی سر نکالے یعنی تو دلق کہن پہنکر مغرور بنے مطلب یہ ہے کہ دلق کے پہننے سے بھی درویش کو خود نمائی کا خوف ہے درویش کا سر و برگ تو یہ ہے کہ اُسکے پاس کچھ بھی نہو۔ برآرد کا فاعل خود نمائی ہے اور سر مفعول ہے یعنی مباد کہ خود نمائی مثل بخیہ از دلق کہن تو سر برآرد۔ ناظرین غور سے سمجھیں۔

تجرد اضطرار رنگے ندارد از اعتبار ہمت　　چہ غیرت است این کہ غیر خود را ز جرگہ مرد و زن برآرد

حل اضطرار کا تجرد کوئی رنگ نہیں رکھتا یعنی اضطرار جس سے عبارت ہے وہ مجرد ہے اور ہر رنگ سے معرا ہے مگر ہمت کے اعتبار سے غیر کی غیرت اس امر کی مقتضی نہیں کہ اپنے کو مرد و عورت کے گروہ سے نکالے مطلب یہ ہے کہ گروہ انسانی سے غیر اضطرارًا سرزد ہونی چاہئے جیسے آفتاب سے نور کہ خواہ آفتاب ارادہ کرے یا نکرے مگر نور کا اُس سے صادر ہونا ضروری ہے۔

قدم باہنگ کین فشردن ز عافیت نیست صرفہ بردن　　تفنگ قالب تہی نماید دمیکہ دود از دہن برآرد

حل کینے پر جما رہنا فزونی عافیت کے خلاف ہے بندوق کے منہ سے جب دھوان نکلتا ہے تو فی الفور قالب تہی کرتی ہے مردہ ہو جاتی ہے یعنی کینہ ور آدمی عافیت سے محروم رہتا ہے۔

دماغ اہل صفا نچیند بساط انداز خود فروشی　　سحر محال است گر نفس را بہ دستگاہ سخن برآرد

حل اہل صفا کا دماغ انداز خود فروشی کا فرش نہیں بچھاتا یعنی وہ خود فروشی نہیں کرتے صبح اپنی سانس دستگاہ سخن کے ساتھ نہیں نکالتی یعنی ساکت رہتی ہے اور دنیا میں خود بخود اسکی صفائی پھیلجاتی ہے۔

غبار اسباب چند پوشد صفائے آئینہ تجرد　　کجاست عریانیے کہ ما را ز خجلت پیرہن برآرد

حل میرا رنگ ایسی صفائی کے ساتھ پختہ ہوا ہے کہ مصور قدرت جب میری تصویر کھینچتا ہے اور اسکو قلم سے صاف کرنیکی ضرورت ہوتی ہے تو آئینہ سے صاف کرتا ہے یعنی جسطرح میرے رنگ میں کدورت اور خامی نہیں

اسیطرح ایسے میں قوی ہیں بس بخیہ کیلیے کچھ بھی کی ضرورت ہے۔

نفس بصد یاس میگدازم دگر ز حالم مپرس بیدل　　چو شمع رحم است بر اسیرے کہ مرگ از سوختن برآرد

حل میں اپنی سانس کو سو یاس کے ساتھ گلا رہا ہوں اے بیدل تو میرا حال اور کیا پوچھتا ہے اُس قیدی پر رحمت ہو کہ مثل شمع جلنے سے اپنا مرگ نکالے یعنی جلکر مرے میں جل رہا ہوں اور نہیں مرتا۔

نکتہ۔ عالمے بوضع خود خرسند است از احتساب نادانی خلل اوقات کس مباش۔ جہانے سرگرم آتش سودا ست بو غلط دم سردی آب تکلف مپاش۔ اگر نفست اثرے دارد صرف ارشاد خود کن تا پیش مردم بر وزہ در انباشی و اگر ناخنت ہر ساحت بکشاد عقدہ خویش بپرداز تا جراحت دیگران نخراشی۔ پیداست کہ ناقص طبیعت را از ورق گردانی لیالی و ایام تحصیل معنے کمال محال است یعنی ہلال ابرو بعد سال ہا تواند گردید و کودن طبیعت را گردش ساغر آواز حصول نشأہ بزرگی دشوار کہ طفل اشک در ہزار قرن بہ پیری نخواہد رسید۔ ع

تو کار خویش کن اینجا تو کی در من نمیگنجد　　گریبان عالمے دارد کہ در دامن نمیگنجد

بہ یکتائی ہست ربطے تار و پود بے نیازی را　　کہ در آغوش چاک اینجا سر سوزن نمیگنجد

گرفتم نو بہار حسن خود نشو و نما سرکن　　بساط آرائی نازِ تو در گلشن نمیگنجد

نکتہ۔ لی مع اللہ وقتٌ اشارہ بکیفیتے است از حضور احدیت حق کہ آن نشاد ثبوت دوام ندارد مگر بر معدوم مطلق۔ و در تمیز آثار احدیت ہمان کیفیت معروف تجدد امثال است و ہمان نفت متقدم سرغوا احوال و افعال۔ گروہے کہ از رمز تحقیق جرعہ بخشیدہ اند و از دور یقین دماغے نرسانیدہ حصول نشہ در طبیعت تاک توہم کردہ اند و بوے گل را در مزاج ہوا بر رنگ آوردہ ہر چند طراوت ظہور در نسق تکالیف شرعیہ صورت میکنند از بیخردی بر رفع آن میکوشند و بآن کہ رونق ہستی در حفظ مراتب آداب شاہدہ ہے نمایند از ترک حیا آزادی میفروشند۔ غافل کہ این کشت تا چہ قدر خونہا خوردہ تا نفس او سینہ بستہ است واین یک نفس نسیم چہ مقدار در ضبط کوشیدہ است تا بشکل حبابے پیوستہ۔

حل ایک عالم اپنی وضع (فطری حالت) میں خوش ہے تو نادانی سے احتساب لینے میں کسیکا خلل اوقات مت ہو یعنی تو نادانی سے کسیکی فطری حالت جو تجھے معلوم نہیں تو کیوں انکا یا خود اپنا خلل اوقات بنتا ہے اور ایک جہان آتش سودا (اپنی دھن) میں سرگرم ہے تو اُس آتش پر اپنے وعظ کے دم سرد سے تکلیف کا پانی مت چھڑک کیونکہ وہ آگ ٹھنڈی ہونے والی نہیں اگر تیری سانس

(اُسی وعظ) مین کچھ اثر ہے تو اُسکو خود اپنی رہنمائی مین صرف کر یعنی اپنا ناصح بن تاکہ تو لوگون کے سامنے بیہودہ گو ثابت نہو - کیونکہ جب تو آپ اپنی اصلاح نہین کرسکتا تو دوسرون کی کیا خاک اصلاح کریگا خود فضیحت و دیگران را نصیحت - اگر تیرے ناخن مین رسائی ہے تو اپنی ہی گرہ کے کھولنے مین مشغول ہو تاکہ تو اس ناخن سے اورون کا زخم نہ چھیلے - ظاہر ہے کہ ناقص طبیعت والونکو راتدن کی ورق گردانی سے تحصیل معنے کمال محال ہے یعنی وہ کمال کے معنے کو سمجھنے کی قابلیت ہی نہین رکھتے ہلال ابرو سو برس مین بھی ماہ کامل نہین بن سکتا اور کودن طبیعت والے کو محض ساغ آواز (اُسی وعظ) کی گردش سے بزرگی کا نشہ حاصل ہونا محال ہے کیونکہ طفل اشک ہزار قرن (ایک قرن بارہ سال کا ہوتا ہے) مین بھی بوڑھاپے تک نہ پہنچیگا -

حل تو اپنا کام کر کیونکہ یہان منی گنجائش نہین سماتی یعنی تجھ اور نصیحت کیا مطلب ہے یہان گریبان کا وہ عالم (حالت) ہے کہ پیرہن مین نہین سماتا یعنی پھٹتا ہی چلا جاتا ہے - یہان یکتائی سے بے نیازی کے تار و پود کو ایسا ربط ہے کہ چاک کی بغل مین سوزن کا سر نہین سماتا یعنی سوزن سے چاک بے پروا ہے - پس تو کس کس کو اپنے وعظ کی تلقین کریگا اور کس کس کا چاک سئیگا -

مین قبول کرتا ہون کہ تو نوبہار ہے تو اپنی ہی آگے اُسکی نشو و نما انجام کو پہنچا - بہار مین تیری آگ کی بساط آرائی نہین سماتی -

لی مع اللہ وقت الحدیث حضور احدیت سے ایسی کیفیت کا اشارہ ہے جو ثبوت دوام کا نشہ نہین رکھتا مگر معدوم مطلق پر یعنی یہ اُسکے لئے ہے جو ذات احدیت مین فانی ہو جائے - تمیز آباد احدیت مین بھی کیفیت تجدد امثال مین مصروف ہے - (صوفیون کا عقیدہ ہے کہ انسان ہر وقت بدلتا رہتا ہے ایک حالت پر نہین رہتا) اور یہی نشہ ساغ احوال و افعال کا مقسوم ہے - جن لوگون نے رفع حقیقت سے گھونٹ نہین پیا اور دماغ دور یقین تک نہین پہنچایا یعنی اِس دور شراب کے قابل نہین بنایا - وہ حصول نشہ کو درخت انگور مین اور بوئے گل کو ہوا کے مزاج مین گمان کرتے ہین حالانکہ نہ انگور کے درخت مین نشا ہے نہ ہوا مین خوشبو - خوشبو تو درحقیقت پھول مین ہے جسکو ہوا دماغ مین پہنچاتی ہے ہر چند ظہور الہی کی طراوت تکالیف شرعیہ مین دیکھتے ہین مگر بعض انکے اٹھا دینے کی سعی کرتے ہین اور باوصف اسکے کہ ہستی دنیا کی رونق حفظ مراتب آداب مین دیکھتے ہین مگر بیحیا بنکر آزادی کو فروخت کرتے ہین یعنی اُنہون نے آزادی کی دکان کھول رکھی ہے اور اسی مین اپنا نفع دیکھتے ہین تکالیف شرعیہ سے بچتے ہین - اس سے غافل ہین کہ اس مشت خاک نے کیا کیا

خون جگر کھایا کہ آدمیت کا وجود بامذعا ہے اور ہوا کی ایک سانس نے ضبط تکالیف مین کتنی کوشش کی ہے جب کہین حباب کی شکل پیدا کی ہے مطلب یہ ہے کہ انسان کی فطرت ہی تکلیف ہے پھر تکالیف شرعیہ سے بچنے کی کیا وجہ جب کہ اُن مین بھی ظہور الہی کا جلوہ ہے ؎

جمعے از پیش خویش آگاہند    بر فلک رفتہ اند در چاہند

پر شہا نارسانده ظرف فروغ    طشت خورشید و ساغر ماہند

ایچو فرزین بہ کج خرامی جہل    ہمعنان عزیمت شاہند

بحر پیمائے رشحہ شبنم    کوہ پرواز پرۂ کاہند

تا نگردند خاک جادۂ شرع    گر ہمہ منزلند گمراہند

حل ایک گروہ اپنے آگے (حالت) سے آگاہ ہین وہ اپنے نزدیک آسمان پر ہین مگر درحقیقت کنوئین مین ہین - اُنہون نے اپنے ظرف فروغ کو شہاب (جو ایک داغ اور کم نور ستارہ ہے) تک بھی نہین پہنچایا اور اپنے زعم مین طشت خورشید اور ساغر ماہ ہین - شطرنج کے فرزین کی طرح جہل کی کج خرامی مین اپنے کو بادشاہ کا ہم عزیمت سمجھتے ہین وہ قطرہ شبنم کے بحر پیما ہین اور پہاڑ پر اڑنے والے گھاس کے پتے ہین یعنی محض بے حقیقت ہین اور اپنے کو بہت کچھ سمجھتے ہین وہ جبتک راہ شریعت کی خاک نہو جائین گو ہمہ تن منزل بنجائین مگر گمراہ ہین

نشد آنکہ شعلۂ وحشتے بدل فسردہ فسون کند    بزمین نہم بفلک دمم چہ جنون کنم کہ جنون کند

حل یہ بات میسر نہوئی کہ وحشت کا ایک شعلہ میرے دل پر اپنا افسون دم کرے - مین زمین پر اٹھون آسمان پر دوڑون وہ جنون پیدا کرون کہ جو جنون بھی پیدا نکر سکے -

بفسانۂ ہوس طرب بتہی از خودیم وہ پیراز طلب    چہ دمد ز صنعت صفر ہیچ بجز اینکہ نالہ فزون کند

حل ہم ہوا و طرب کے فسانہ مین خود سے (ہوش و حواس سے) خالی اور طلب سے معمور ہین صفر سے بجز اسکے کیا صنعت پیدا ہوگی کہ نالہ زیادہ کرے - مطلب یہ ہے کہ محض چیخنے چلانے سے طرب حقیقی حاصل نہین ہوتی -

بخیال گردش چشم او چہ نشیست صرف غبار من    کہ زدور اگر نظری کنی فترہ کار بوقلمون کند

حل معشوق کی گردش چشم کے خیال مین دنیا مین میرے غبار مین صرف ہو رہا ہے کیونکہ اُسکی نگاہ نے نگارنگ جلوہ دکھاتی ہے کہ اگر تو دور سے میرے غبار کو دیکھیگا تو نیلگ بھی شمع طرح سے کرشمے دکھانے لگیگی -

ز جراحتِ دلِ ناتوان بخیالِ آن ندہم نشان ۔۔۔ کہ مباد آن کفِ نازنین بفسونش سایہ و خون کند

حل دلِ ناتوان کے زخم کا معشوق کے گمان کو بھی پتا نہ دونگا۔ ایسا ہو کہ وہ کفِ نازنین اپنے فسون سے زخم کو مٹادے اور میرا خون کردے کیونکہ مین جراحتِ دل کا مٹنا نہین چاہتا جو معشوق کی یادگار ہے۔

بچنین زبونیِ دست و دل ز صنائعِ املم خجل ۔۔۔ کہ سرِ اگر شوم ہمہ ہزار خانہ ستون کند

حل باوصف اسکے کہ میرا دست و دل عاجز ہے اور مین کسی کام کا نہین پھر بھی اپنی امید کی صنعتون سے شرمندہ ہون کیونکہ اگر مین اپنی امید کو تنکا بھی دونگا تو وہ اسکو ہزار گھرون کا ستون بنادیگی یعنے بوالہوس امید کی کاریستانیان تو یہ مگر ہوتا ہواتا خاک نہین۔

کفِ پا عروجِ جبین شود و تنِ خاک عرشِ برین شود ۔۔۔ رود آن چنان و چنین شود کہ علاجِ ہمتِ دون کند

حل میری کمینہ ہمت کا کون علاج کرے کہ یہ کمبخت کفِ پا کو پیشانی کا عروج اور تنِ خاک کو عرشِ برین بناتی ہے۔ اسکا ایسا جانا اور ایسا ہو جانا ہے ہمتِ دون کا کون علاج کرے۔

نہ فسانہ سازِ حلاوتے نہ ترانہ مایۂ عشرتے ۔۔۔ بفسون ز پردۂ گوشِ ما چہ امید پنبہ برون کند

حل نہ فسانہ نہ حلاوت کا سامان ہے نہ ترانہ خوشی کا سرمایہ ہے پس پردۂ گوش مین فسون دم کرنے سے امید کیا پنبۂ غفلت نکال سکتی ہے یعنی ہم خدا کی یاد مین ماسوا سے غافل ہین کوئی قصہ یا ترانہ ہمکو خوش نہین کرسکتا۔

نروم ز قسمتِ خشک و تر بہ ترددِ ہوسِ دگر ۔۔۔ کہ نہالِ بختِ سیہ مگر گل آورد شبخون کند

حل مین اپنی قسمت خشک و تر پر قانع ہون کسی دوسری ہوس کے تردد کی جانب نہین جاتا کیونکہ میرے بخت سیاہ کا پودا گل آور بھی ہوگا تو یقیناً مجھپر شبخون ماریگا پس مین اپنی موجودہ حالت مین خوش ہون کیونکہ سخت بدنصیب ہون۔

چمنِ تحیرِ بیدلم کہ سحابِ رشحۂ خامہ اش ۔۔۔ بتاملی گہر افگند سرِ قطرہ کہ نگون کند

حل مین بیدل کی حیرت کا چمن بنا ہوا ہون (حد درجہ حیرت مین ہون) کہ اسکی قلم کے رشحہ کا ابر جیسی قطرہ کو سرنگون کرتا ہے تھوڑے سے تامل مین گہر بناکر گراتا ہے

جہانِ جنونی بہارِ غفلت ز نرگسِ سرمہ سا دارد ۔۔۔ ز بر تنِ مو بخوابِ نازیم و مخملِ ما قماش دارد

حل شعر کی ترکیب یہ ہے جہان جنون بمعنی بسیار جنون جیسے جہان خرمی۔ بہار غفلت (دارد) کا فاعل اور جہان جنون مفعول ہے یعنی معشوق کی نرگس سرمہ سا سے بہار غفلت بہت



بڑا جنون اپنے قبضہ مین رکھتی ہے بہار کی موسم مین عاشقون پر جنون طاری ہوتا ہے اور جنون مین آنکھ نہین لگتی مگر چونکہ یہ جنون بہار غفلت سے جو مخمور نرگس سرمہ سا کا اقتضا ہے پیدا ہوا ہے لہذا غفلت ہی کا جنون دنیا کے سر پر جن کیطرح سوار ہے ہم ہر بن مو سے خواب ناز مین ہین اور ہمارا مخمل جسپر ہم سوتے ہین گران متاع ہے۔ مطلب یہ ہے کہ معشوق کی نشیلی آنکھ نے دنیا کو مدہوش کر دیا ہے۔

چو شد قبولِ اثر فراہم ز خاک گل میکند حنا ہم ۔۔۔ فلک دو روز غبارِ ما ہم بزیرِ پایت نگاہش دارد

حل جب قبولیت کا اثر اکٹھا ہوجاتا ہے تو خاک سے حنا اگتی ہے آسمان دو روز کے لئے ہمارا غبار بھی تیرے پاؤن کے نیچے رکھے تاکہ اُس سے حنا اُگے اور اس ذریعہ سے ہم تیرے قدمون سے لگین اور پابوس ہون۔ تقریباً یہی مضمون غالب دہلوی نے لکھا ہے ؎

مشہدِ عاشق سے کوسون تک جو اُگتی ہے حنا ۔۔۔ کسقدر یارب ہلاکِ حسرتِ پابوس تھا

کشادِ بندِ نقابِ امکان بسعیِ بینش مگیر آسان ۔۔۔ کہ رنگِ ہر گل درین گلستان بحیزِ دورباش دارد

حل بینش (عقل) سے نقاب امکان کے بند کا کھولنا آسان نہ سمجھ۔ کیونکہ اس گلستان مین ہر گل اپنا رنگ دورباش (نیزے) کے احاطے مین رکھتا ہے کہ مجھ سے الگ رہ اُسکی حقیقت معلوم نہین ہوسکتی مطلب یہ ہے کہ کوئی نہین سمجھ سکتا کہ امکان کیا چیز ہے اور اسکے پیدا کرنے مین صانع حقیقی نے کیا حکمت رکھی ہے مصرع ثانیہ مین دارد کا فاعل ہر گل ہے اور رنگ مفعول ہے۔

بگردِ صد دشت و در شتابی کہ قدرِ عجزِ رسا نیابی ۔۔۔ سر از نفس سوختن نتابی بخود رسیدن تلاش دارد

حل تو جنگل اور پہاڑون کے گرد دوڑتا ہے کیونکہ عجز رسا کا مرتبہ نہین پاتا یعنی تجھے اپنی عجز کا جو حقیقت رسا ہے ادراک نہین ہوتا حالانکہ عاجز ہوجانا بھی رسائی ہے کیونکہ ؎ واماندگی تمنائے تو حد تمنائے تست۔ تو سانس کے جلانے (تجسس) سے سر نہین پھیرتا حالانکہ عجز رسا خود منزل مقصود تک پہنچ جانیکی تلاش مین ہے۔

حذر ز تزویرِ زہد کیشان مخور فریبِ صفائیِ ایشان ۔۔۔ وضوءِ مکروہِ جامہ ریشان بزلۂ شاش اندرون دارد

حل زہد کیشون (زاہدون) کے مکر سے حذر کر اور انکی ظاہری صفائی کے فریب مین نہ آ ان جامہ ریشون (طویل اور عریض ڈاڑھی والون) کا گروہ وضو بول و براز رکھتا ہے یعنی یہ مکار سراپا نجاست ہین انکا وضو بھی بول و براز مین لتھڑا ہوا ہے۔

نشستہ ام از لباس بیرون دگر چہ لفظ و کدام مضمون بخامشی نیز ساز مضمون ہزار آہنگ فاش دارد

حل میں لباس (تعلق دنیا) سے باہر بیٹھا ہوں۔ کیسا لفظ اور کیسا مضمون۔ یعنی مضمون کو بھی لفظوں کا لباس نہیں پہنا سکتا۔ خاموشی میں بھی مضمون کا ساز ہزار طرح کی فاش آوازیں رکھتا ہے یعنی میری ظاہری حالت ہی میرے مدعا کی شاہد ہے۔

خطا ست بیدل از تنگدستی بفکر روزی الم پرستی چو کعبہ ہر کس بخوان ہستی دہن کشودہ ست آش دارد

لغت آش طعام رقیق جو صرف پیا جائے نہ کہ کھایا جائے مثلاً آش جو وغیرہ۔

حل اے بیدل تو تنگدستی سے روزی کی فکر میں الم کی پرستش کرتا ہے دنیا میں ہر شخص خوان ہستی پر اسطرح منھ کھولے ہوئے ہے جیسے کعبہ کی جانب۔ یعنی خوان ہستی کی سب پرستش کرتے ہیں جس پر آش کے سوا کچھ بھی نہیں حالانکہ آش سے پیٹ نہیں بھر سکتا۔

نکتہ معنی یابان نسخۂ اسرار از معمائے تامل لطیفہ دا انکشافتہ اند واز لغز تفکر معانی خاصہ دریافتہ کہ حصول مابین دو عدم لفظ مع است و مراد ازین معیت امتیاز رب و مربوب یعنی فہم مرتبہ دوئی وادراک حقیقت منی و توئی است۔ بحکم تمیز این مرتبہ غیب مطلق را باشارت احدیت منسوب کردہ اند و بواسطۂ ظہور این نتیجہ از شہادت اضافی بعبارت واحدیت بر آوردہ۔

حل بعید دن کی کتاب سے جو لوگ معنی پانے والے ہیں انہوں نے تامل کے معمے سے ایک لطیفہ نکالا ہے اور فکر کی چیستان یا پہیلی سے خاص معنی دریافت کئے ہیں کہ دو عدم (امکان جسپر عدم سابق و عدم لاحق محیط ہے) اُن کے مابین (ہستی امکانی) کا حاصل صرف لفظ مع ہے اور مراد اس معیت سے رب اور مربوب (آفرینندہ، آفریدہ شدہ) کی امتیاز یعنی مرتبہ دوئی کا سمجھنا اور منی و توئی کی حقیقت پانا ہے۔ تمیز کے حکم سے غیب مطلق کے مرتبہ کو احدیت کے اشارہ کی طرف منسوب کیا ہے (خدا تعالیٰ کی وہ معیت گویا اشارہ احدیت ہے) یعنی احدیت کے سوا کوئی شئے مابین دو عدم موجود نہیں اور اس نتیجہ کے ظاہر ہونے کے لئے نسبتی شہادت سے واحدیت مراد لی ہے یعنی احدیت اور واحدیت میں کوئی فرق نہیں صرف ایک نسبتی فرق ہے مع سے لی مع اللہ وقتاً کی جانب اشارہ ہے یعنی دو عدم کا مابین بھی معیت واجب الوجود کا ایک وقت ہے ؎

حق میگوید نہ من ازل نے ابدم آنسوئے شمار لا تعین احدم
یکتائی من بکرد خیال دو عدم جوشید مع از میان بفرض دو ہم



حل خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ میں نہ ازل ہوں نہ ابد ہوں (کیونکہ اس سے تعین و تحدید لازم آتی ہے) میں تو شمار سے پرے لا تعین احد ہوں۔ میری یکتائی نے دو عدم کا خیال کیا پس معیت درمیان سے عدم کو فرض کر کے جوش زن ہوئی۔ یعنی بجز میرے کوئی شئی موجود نہیں دو عدم کا تعدد بھی فرضی اور اعتباری ہے۔

نکتہ صحبت دانا در عالمیکہ معموری سوادش بغبار غفلت است عطیۂ غیبی۔ و موانست عرفا در محفلیکہ آرایش او بکدورت نسیان است غنیمتے است لاریبی۔ جہانے بفکر تن پروری بیا مردہ است ما حصل زندگی کراہت و عالمے در شکنجۂ خود پرستی افسردہ۔ رہائی از چنگ طبیعت کجاست۔ درین آئین نہ بہجوم تاریکی دلہا شمع روشن نمیتوان کرد و از غلبۂ بے اتفاقی طبائع مژگان بہم نمیتوان آورد۔ اینجا سودائے خبث غیبت دود دماغ کمال است و وسوسۂ حرص و حسد خسک پیراہن خیال۔ تا چشم بالتفات بہم کشودہ آید آبروے مروتے کہ ندارند ریختہ است و تا لب بحدیث موافقت باز کردہ آید شیرازۂ اخلاصے کہ نہ بستہ اند گسیختہ۔ جمعیتہا پیش از تفرقہ دام اندوہ و کلفت و اختلاطہا پیش از جدائی مایۂ یاس و ندامت ساز گفتگو ہا مربوط شکوۂ عمرو زید۔ ہمت جستجو ہا حاصل نکرد کہ بدین تقدیر جمعیتے احتمال جمعیت توان یافت از ساز تفرقہ آہنگ این مقام نباید اندیشید و در صحبتیکہ استحکام الفتے توان کرد از نتائج وحشت حصول این انجمن نمیتوان فہمید۔

حل دانا کی صحبت ایسے عالم (دنیا) میں جسکا سواد غبار غفلت سے معمور ہے یعنی سب غافل ہیں ایک عطیۂ الٰہی ہے اور عارفوں کی موانست ایسی محفل (اسی دنیا) میں جسکی آرایش نسیان کی کدورت سے ہے یعنی سب خدا کو بھولے ہوئے ہیں ایک یقینی لوٹ ہے ایک جہان تن پروری کی فکر میں مردہ ہے زندگی کا ماحصل کسے نصیب ہے اور ایک عالم خود پرستی کے شکنجے میں افسردہ ہے طبیعت (نفس) کے چنگل سے کسے رہائی میسر ہے۔ ایسی روش میں دلوں کی تاریکی کے ہجوم سے شمع کا روشن ہونا ممکن نہیں اور طبائع کی بے اتفاقی سے پلکوں کو بھی کوئی باہم نہیں لا سکتا (نا اتفاقی طبائع سے پلکوں کو بھی کوئی نہیں ملا سکتا) یعنی اہل اللہ سے طبائع موافق نہیں ہوتیں یہاں غیبت کی ناپاکی دماغ کمال کا دھواں ہے یعنی غیبت کمال کے دماغ کو پریشان کرتی ہے جبتک غیبت ہے کوئی کامل نہیں ہو سکتا اور حرص و حسد کا وسوسہ پیراہن خیال کیلئے خسک (گوکہرو) یعنی تکلیف دینے والا ہے

تاکہ چشم التفات کھلے مروت کی آبرو جو کسیکو حاصل نہین بگڑی ہوئی ہے اور تاکہ لب موافقت کی بات مین کھولا جائے اخلاص کا شیرازہ جو درحقیقت باندھا ہی نہین گیا تو ٹوٹا ہے یعنی عارفون کی جانب نہ لوگونکو التفات ہے نہ اُنسے موافقت و اخلاص ہے جمعیت مین تفرقہ سے پیشے اندوہ اور کلفت کا دام بنی ہوئی ہین اور باہم خلا ملا جدائی سے پہلے ہی یاس اور ندامت کا سرمایہ ہین گفتگوؤن کا ساز عمرو زید کے شکوے سے مرلیجا ہے اور جستجوؤن کی ہمت مکر اور کید کا حاصل ہے - اس صورت مین جس مجمع مین جمعیت کا احتمال ہو سکے اُسکو ہمقام کے تفرقہ ڈالنے والے ساز سے سمجھنا چاہئے اور جس صحبت مین کہ الفت الہی کی بو پائی جائے اُسکو انجمن کے نتائج سے جسکا حاصل وحشت ہے بچانا چاہئے -

مطلب یہ ہے کہ موجودہ حالت مین اگر کہین اہل اللہ اور عارف پائے جاتے ہین تو یہ اتفاقی اور ایک خداداد ہے ورنہ دنیا طمع اور حرص اور غیبت اور غفلت مین مبتلا ہے -

درجہان خلق از ہر خلقتے آدم کم است  
باز در اصناف آدم آدم محرم کم است

حل دنیا مین آدمی کی تعداد ہر مخلوق سے کم ہے پھر آدمیون کے گروہ مین وہ آدمی جو محرم اسرار معرفت ہو کم ہے -

بوئے اُنسے در مزاج دہر نتوان یافتن  
آنسوے این انجمن گو باش در عالم کم است

حل زمانے کے مزاج مین اُنس کی بو پانا ممکن نہین شاید اس انجمن سے اُس جانب ہو مگر اس عالم مین تو اُسکا پانا ممکن نہین -

با چنین موجے کہ عالم غرقۂ طوفان اوست  
در جبین ہائے مروت احتمال نم کم است

حل باوصف ایسی موج کے کہ عالم اُسکے طوفان مین غرق ہے مروت کی پیشانیون مین نم کا احتمال کم ہے یعنی دنیا حوادث حرص و ہوا مین مبتلا ہے پھر بھی ندامت نہین ہوتی -

بسکہ ہر دم تیغ در جیب نفس دزدیدہ اند  
زخم چندانکہ خواہی جمع کن مرہم کم است

حل لوگون نے اپنے نفس کی جیب مین تلوار چھپا رکھی ہے یعنی طعن و تشنیع کرتے ہین تو جسقدر زخم چاہے جمع کر مگر مرہم کم ہے -

حرف ناملفوظ را یک نقطہ ہم بیش است و لبر  
معنی دلخواہ گر صد نسخہ باشد ہم کم است

حل جو بات ناگوار ہو اُسکا ایک نقطہ بھی کافی ہے اور معنی دلخواہ کی اگر سو کتابین ہون وہ بھی کم ہے -

از ازل این بیش و کم داد و خروش امروز نیست  
اینکہ خواندم بیش بیش است آنکہ گفتم کم کم است



حل دنیا مین بیش و کم کا شور ازل ہی سے ہے کچھ آج نہین جو کچھ مینے زیادہ کیا وہ زیادہ زیادہ اور جو کچھ کم کیا وہ کم ہے - دنیا کا پیٹ نہ زیادہ سے بھرتا ہے نہ کم سے جوع البقر مین مبتلا ہے -

چہ رسد ز نشۂ معنوی بدماغ بوالحسن بیخبر  
ز پری پیامی اگر کشی بدکان شیشہ گران ببر

حل جو دماغ بےحس و بےخبر ہے نشۂ باطنی سے اُسمین کیا شے پہنچ سکتی ہے اگر تو پری سے جو شیشے مین قید ہے کوئی پیام حاصل کرے تو شیشہ گرون کی دوکان پر ست لیجا کیونکہ یہ لوگ تو شیشے کے بنانے والے ہین پری کو شیشہ مین بند کرنا عاملون اور عزیمت خوانون کا کام ہے پس اُنہین کو پری کا پیام پہنچا -

در اعتبار اگر زنی مگذر ز ساز فروتنی  
کہ بکام حاصل مدعا بتلاش ریشہ رسد ثمر

حل اگر تو اعتبار کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تو فروتنی کے سامان سے نگذر کیونکہ جو شخص حصول مدعا چاہتا ہے اگر وہ نیچے نیچے ریشہ کی تلاش کریگا تو اُسکے مُنھ مین ایک دن ثمر پہنچیگا -

بوداع قافلۂ ہوس ز جمع فاقہ کشی تو بر  
نگذشت محمل موج کس ز محیط جز بپل گہر

حل قافلۂ ہوس کے وداع کرنے (ہوس کے دور کرنے) کو تیرا دل ہی جو تعلقات دنیوی سے برطرف ہوکر جمع اور فاقہ کش ہے کافی ہے کیسی موج کا محمل دریا سے گوہر کے پل کے سوا نہین گزرا - یعنی انسان دریا سے ہوائے و ہوس کو طے کر کے پل پر گزرتا ہے (کامیاب ہوتا ہے) -

نگہیکہ در چمن ادب بہوس انتظار چہ میبرے  
چو سحر ز چاک دل آمد و بگلے کہ خندہ زند ببر

حل نظارہ کیلئے گل آفتاب کا صبح کے سر پر خندہ زن ہونا بے ادبی ہے اسیلئے صبح اپنا گریبان چاک کرتی ہے پس چمن ادب مین نظارہ کے انتظار کی ہوس نکالنا چاہئے -

چو سرشک تا بگشتی تری مگذر ز جادۂ خود سری  
ستم است بیخ قدم بری بخرام آبلہ در نظر

حل تاکہ آنسو کیطرح تجھے تری نکھینچنی پڑے خودسری کی راہ سے نگذر بڑے ظلم کی بات ہے کہ آبلہ تو تیرے ہی سامنے سرگرم خرام ہے یعنی بڑھ رہا ہے اور تو قدم کو راہ خودسری مین چلنے کی تکلیف دیتا ہے یہ قاعدہ ہے کہ تری کھینچنے (رطوبت حاصل کرنے) سے آبلہ بڑھتا ہے -

نرسید دامن ہمتی بہ لقطام غم بیکسے — زدہ ام دست بریدہ بزمین تودہ بیکمر

حل ہماری ہمت کا دامن کسی بیکس تک نہ پہنچا جو غم مین مبتلا ہو کر فریاد کرتا ہے۔ ہمنے ایک ہاتھ کٹے ہوئے کو بے کمر تودے کی طرح زمین پہ پٹکدیا ہے یعنی کوئی کسی کی ہمدردی اور فریادرسی نہین کرتا۔

سر و برگ فرصت آگہی ہمہ سوخت غفلت گفتگو — چو چراغ انجمن نفس بفسانۂ شب ما سحر

حل آگاہ ہونے کی فرصت کا سامان گفتگو کی غفلت نے اسطرح جلا دیا ہے جسطرح سانس کی انجمن کے چراغ کو ہمارے شب کی فسانہ گوئی مین صبح نے۔ یعنی ہم فضول جھک مار رہے ہین کسیکو ہماری بات کی سُننے کی فرصت نہین ہمسے سب غافل ہین۔

غم ز تمیزی عافیت نشود ندامت ہوش گر — بچہ سنگ کوبم از آرزو سر ناکشیدہ بزیر بر

حل آسایش کی بے تمیزی کا غم۔ ہوش کے لئے ندامت نہین بنتا۔ یعنی مجھے آسایش کی تمیز اور حس ہی نہین ندامت کیسی۔ مین آرزو سے اپنا سر جو ندامت سے بغل مین نہین کھینچا گیا کس پتھر سے کوٹون۔ آسایش تو مجھے کیا حاصل ہوگی آسایش کی حس ہی نہین رہی۔

بصفیکہ تیغ اشارتش کند امتحان جفا کشان — فگنند جنون گذشتگی سر بیدل از ہمہ پیشتر

حل جس جماعت مین معشوق کی تیغ اشارہ جفاکشون کا امتحان کرے دنیا سے گذرنیکا جنون سب سے پہلے بیدل ہی کا سر تن سے جدا کریگا۔ یعنی سب سے پہلا شہید بیدل ہی ہوگا۔

تب و تاب بیہدہ تا کجا بکشاد بال و پر از نفس — سر رشتۂ کف گرہ کنم و لے آورم شرر از نفس

حل سانس سے بال و پر کے کھولنے مین بیہودہ تپ و تاب کبتک رہیگی یعنی میرا طائر نفس افسردہ اور منقبض ہے اسکے پر کھل نہین سکتے اب مین اپنے سر رشتہ امید کو گرہ مین وقف کرون مگر شرط یہ ہے کہ سانس سے شرر نکالون یعنی جلجاؤن تاکہ گرہ کھلنے کی امید ہی نہ رہے کیونکہ مین ہر طرح مایوس ہو گیا ہون۔

بہزار کوچہ شتافتم چہ ترانہ کہ نیافتم — رگے از اثر بشگافتم کہ رسد بہ نیشتر از نفس

حل مین ہزار کوچے مین دوڑا اور ہر قسم کے ترانے (لوگون کی باتین) سُنین مگر فضول۔ اب مینے اثر کی رگ کو چیر ا تاکہ لوگون کے سانس کے نیشتر تک پہنچ جائے۔ یعنی نیشتر تو اثر کی رگ تک نہین پہنچسکتا مین خود رگ کو نیشتر تک پہنچاؤن یعنی لوگون کیطرح طرح چہ میگوئیون سے موثر ہو جاؤن

غم زندگی بکجا برم ستم ہوس بکہ بشمرم — چو حباب ہرزہ نشستہ ام بفشار چشم تر از نفس

حل زندگی کا غم کہان لیجاؤن اور ہوس نفس کا ستم کسکے سامنے گنون۔ مین سانس سے چشم تر کی فشار مین فضول بیٹھا ہوا ہون کہ اب چشم تر نے حباب کو نچوڑا یا بھیجا اور وہ اب معدوم ہوا

سر و کار فطرت منفعل بخیال اسکندم خجل — کہ چرا غبار گداز دل نگرفت شیشہ گر از نفس

حل فطرت منفعل سے مجھے جو کچھ سرو کار ہے وہ اس خیال مین مجھے شرمندہ کر رہا ہے کہ شیشہ گر نے میری سانس سے دلکے گلانے کا غبار کیون نہ لیا۔ شیشہ سے مراد شیشہ ساعت ہے (جسکا رواج آجکل نہین رہا) جسمین ریتا بھرا جاتا ہے یعنی میری سانس جو دلکو گلا رہی ہے اُسکے گداز کا غبار اس قابل بھی نہ ہوا کہ شیشہ گر اپنے کام مین لاتا۔

تگ و تاز عرصۂ بے نشان بخیال برم کشان کشان — بہوا اگر ندہد عنان بکجا رسد سحر از نفس

حل میدان بے نشان (طلب خدا) کی تگ و دو مجھے خیال مین بے تحاشا کھینچے لئے جاتی ہے صبح اگر ہوا کے ہاتھ مین اپنی باگ نہ دیگی تو اُسکی سانس (نفس صبح) کہان پہنچ سکیگی (صبح دم بھر مین ساری خدائی مین پہنچ جاتی ہے)۔

بغبار عالم وہم و ظن نرسیدۂ کہ نئی وطن — عبث انتظار عدم مدہ بشتاب پیشتر از نفس

حل تو نے مرتبہ مین اپنے کو عالم وہم و ظن کے غبار تک بھی نہین پہنچایا کہ یہان وطن بنائے پس تو عدم کو اپنا عبث منتظر نرکھ اور سانس سے پہلے جانب عدم دوڑ۔ یعنی تیری ہستی وہمی اور ظنی بھی نہین کیونکہ وہم اور ظن بھی آخر اپنا ذہنی وجود رکھتے ہین ہستی تو خارجی ہے نہ ذہنی۔

بدو دم تعلق آب و گل مشو از حضور عدم خجل — کہ بساط خانۂ آئنہ نبود غم سفر از نفس

حل آب و گل سے دو دم تعلق رکھکر عدم کے سامنے شرمندہ نہو کیونکہ آئینہ کے بساط خانہ کو سانس کے سفر کا کچھ غم نہین ہوتا۔ آئینے پر جب پھونک مارتے ہین تو غبار سا پیدا ہوتا ہے مگر تھوڑی دیر مین زائل ہو جاتا ہے آئینے کو اسکا کچھ غم نہین ہوتا۔ بیدل نے نازک خیالی سے عدم کو وجود فرض کیا ہے اور ہستی انسانی کو عدم۔

ز ترانۂ نی نوحہ گر بخروش ہرزہ گمان مبر — ہمہ را بعالم بے اثر اثر لیست در نظر از نفس

حل نوحہ گر کے ترانہ کو بیہودہ شور گمان نکر کیونکہ اس عالم بے اثر مین سانس سے سب کی نظر مین ایک ہی اثر ہے یعنی ہر شئی کچھ نہ کچھ اثر رکھتی ہے

کلف تصور زندگی مفگن بگردن آگہی — چہ قدر شوخیِ آئنہ کہ نما دہد خبر از نفس

لغت کلف بفتحتین زنگ مانند سیاہی و سُرخی جو چہرے پر ظاہر ہو اور چاند کے داغ۔

**حل** اپنی زندگی کے چہرۂ تصور کا داغ آگاہی کی گردن پر نہ ڈال - آئینہ پر سانس دم کیجائیگی تو ہم تک خبر پہنچے پہنچے ہی آئینہ کالا ہو جائیگا - یعنی زندگی کو تصور کہنا ہی زندگی کے چہرے کیلئے گویا داغ ہے اب ادراک آگاہی پر الزام فضول ہے کہ وہ بیخبر ہے -

**مکشا چو بیدل بیخبر در ہر ترانۂ بے اثر** بفشار لب ہم آنقدر کہ ہوا رود بدر از نفس

**حل** بیخبر بیدل کیطرح ہر بے اثر ترانہ کا دروازہ نکھول اپنے لب کو اسقدر بھیچ کہ سانس سے ہوا باہر نکلجائے - یعنی خاموش رہ یہانتک کہ زندگی تمام ہو جائے - یہ قاعدہ ہے کہ کسی شئے کے دبانے یا بھیچنے سے جو ہوا اسمین ہوتی ہے نکلجاتی ہے -

**نکتہ** حبائم عالم از درشتیہا کوہسار یست آنچہ لب بری آرد بدلکوبی بازمی گردد و ہر چہ شوق سیگسترد انداانفعال در پیچورد - اینجا بے کدورت دلے کہ بیمن اقبالش ادبار ناپسندی گرد سخن نگردد کراست - و بے غبار آئینہ کہ بفیض تقابلش نفس متہم سیہ کاری بر نیاید کجا - گرد کلفت ناقبولیہا سخن را در خاک می نشاند و عرق خجلت بے اثریہا نالہ را در آہنگ می غلطاند اگر افہام خلائق جادۂ کجی نمیپیمود خامشی را ترجیح نمے نمود و اگر اغراض بر طبائع مخالفت نمیگماشت عزلت بر صحبت تفضیلی نمیداشت - شکایت این درد بکجا باید برد و الم این اندوہ بر کہ باید شمرد -

**حل** عالم کی ضبیتین سختیون سے پہاڑ بنی ہوئی ہین جو بات لب پر آتی ہے دلکوبی کے ساتھ لوٹ جاتی ہے اور شوق جب شئے کی تمہید کرتا ہے شرمندگی اُسکو لپیٹ دیتی ہے دنیا مین ایسا بے کدورت دل جسکے اقبال کی برکت سے ناپسندی کا ادبار سخن کے گرد نہ پھرے کسکو حاصل ہے اور ایسا بے غبار آئینہ جسکے فیض تقابل سے سانس سیہ کاری سے متہم ہو کر سینے سے باہر نہ نکلے کہان ہے - ناقبولی کی گرد کلفت سخن کو خاک مین ملاتی ہے اور بے اثری کی ندامت کا اثر نالہ کو آواز مین غلطان کرتا ہے - اگر فہم خلائق کجی کا راستہ نہ لیتی تو خاموشی کو ترجیح نہوتی اور اگر انسانی اغراض طبیعتون کی مخالف نہوتین تو گوشہ نشینی صحبت پر فضیلت نہ رکھتی اس درد کی شکایت کہان لیجائین اور اس تکلیف کا غم کسکے سامنے گنین - عندلیبے بہمنوائے دگر + شکوہ سر کرد کائے نوا پرور شور زاغم درین چمن یار است + گفت خاموش زاغ بسیار است + عالم از جنس این خروش پُر است از نواہائے ہرزہ گوش پُر است +



**حل** ایک بلبل نے اپنے دوسرے ہمنوا سے شکایت کی کہ اے نوا پرور اس چمن مین شور زاغ میرا یار ہے - ہمنوا نے کہا چپ رہ کوّے بہت ہین اور عالم اس جنس سے بھرا ہوا ہے اور کان ایسی بیہودہ آوازون سے پُر ہین - پس شکایت فضول ہے -

**نکتہ** حصول نعمت کمال بے وساطت گرسنگی محال است و سیرابی زلال جمعیت بے وسیلۂ تشنہ لبی سراب خیال - ہلال تا از خود تہی نگردید تا آئینہ داری آفتاب نرسید و صدف تا بہ پختگی سفال بر نیاید ہم آشفتگی از موج گوہر نچیند حباب در یک نفس تشنگی استعداد دریا کشی بہم میرساند و آئینہ باندک پرواز باطن آسمان را لقمہ میگرداند ظرفہائے خالی یکسر قابل پر کردن اند و جامہائے لبریز یکدست فرو ریختن گرانیہائے جسم اگر بپایۂ سبک روحی رسد از استعانت ریاضت است و کدورتہائے دل اگر آئینہ وار صفا گردد بصیقل کاری محنت بفیض فقر دست از رغبت طعام در کشیدن ممکن نیست - آدمی ملک بر نیاید و بیمن دامن از غبار اثقال چیدن پستی فطرت بال عروج نکشاید - خلاء معدہ در ہمہ حال مستعد جذب کمال است و امتلاء در جمیع اوقات مادۂ غشیان و اثقال -

**حل** نعمت کمال عرفان کا حاصل ہونا بغیر فاقہ کشی کے محال ہے اور زلال جمعیت سے سیراب ہونا بدون وسیلہ تشنہ لبی کے خیال کا محض دھوکا ہے ہلال نے جبتک اپنے کو خالی نکیا آفتاب کی آئینہ داری تک نہ پہنچا (چاند آفتاب کے نور سے منعکس اور مستفیض ہوتا ہے) سیپی جبتک پختہ سفال کی مانند نہو جائے موج گوہر کی آشفتگی دور نہین کر سکتی یعنی موتی نہین بنا سکتی - بلبلہ تشنگی کی ایک سانس مین دریا کے چڑھا جانے کی استعداد بہم پہنچاتا ہے اور آئینہ تھوڑی سی پرواز اندرونی مین آسمان کو لقمہ کر جاتا ہے (آئینہ مین آسمان کا عکس نظر آتا ہے) تمام خالی ظرف پُر کرنے کی اور تمام لبریز پیالے خالی ہونیکی قابلیت رکھتے ہین جسم کی گرانیان اگر سبک روحی کے مرتبہ پہنچین تو یہ ریاضت کی مدد سے ہے اور دل کی کدورتین اگر آئینہ کی مانند صاف ہو جائین تو یہ صیقلکاری محنت سے ہے فقر کے فیض سے طعام سے باز رہنا ممکن نہین - آدمی فرشتہ نہین بن سکتا اور غبار اثقال سے دامن اُٹھانے کی بغیر سے پست فطرتی عروج کا بازو نہین کہول سکتی یعنی تعلقات سے بچنے مین باطنی ترقی حاصل نہین ہو سکتی دل بیار و دست بکار رہنا چاہئے - معدے کا خالی رہنا ہر حال مین کمال کے کھینچنے پر مستعد رہتا ہے اور شکم پُر ہر حالت مین بیہوشی و سستی اور گرانی کا مادہ ہے -

کیسہ خالی ہست اینجا مایہ گنج آوری — دارد واحد او اقل از صفر حکم اکثری

حل یہان کیسہ خالی خزانہ جمع کرنے کا سرمایہ ہے کیونکہ کم عدد کو جب صفر دیا جاتا ہے تو وہ بڑھ جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ قناعت سے دولت حاصل ہوتی ہے۔

فیض خواہی در وداع الفت اغیا کوش — چون صفا آئینہ ات گیرد جہان دیگری

حل اگر تو حصول فیض چاہتا ہے تو دل سے اغیر کی الفت دور کرنیکی کوشش کر۔ جب تیرا آئینہ صفائی قبول کریگا تو خود تجھہ مین اور ہی جہان نظر آئیگا۔

معدہ خالی کن براوج عزت معنی درآ — ہست بیرون از دکان ما ؤ تو این منبری

حل معدہ خالی کر (تارک لذات ہو) اور عزت عرفان الہی کی بلندی پر آ ما و تو (دوئی) کی دوکان سے یہ منبری باہر ہے۔

میکشی دیوار بر روئی دل از تعمیر خاک — آب شو اے بیخبر از خجلت تن پروری

حل تو خاک کی تعمیر (تن پروری) سے روے دل پر دیوار کھینچ رہا ہے اے بیخبر اس ندامت سے عرق عرق ہو کیونکہ جب دل کے سامنے تاریکی ہوگی تو وہ نظارۂ نور عرفان سے محروم رہیگا۔

نکتہ تا کمر بر شکست خود نہ بستۂ راہ جنگ عالمی بر رویت کشادہ ہست و تا پنجۂ طاقت نہ شکستۂ خراش ہزار ناخن بریش جگر آمادہ۔ ضعف اختیاری سپرے ہست در دفع بلیات اضطرار و شکنجہ ہوشیاری حصارے از سنگ باران آفت خمار۔

حل جبتک تو اپنی شکست (کسر نفس) پر کمر نہ باندھیگا دنیا کی لڑائی کا دروازہ تجھپر کھلا رہیگا اور جبتک تو طاقت کا پنجہ اپنی آستین ہی مین نہ توڑیگا زخم جگر کے چھیلنے کو ہزار ناخنون کی خراش آمادہ رہیگی۔ ضعف اختیاری دفع بلیات اضطراری کے لئے ایک ڈھال ہے یعنی تو ضعیف بننے کا اختیار رکھتا ہے اور نزول حوادث مین مضطر ہے یعنی وہ تیرے اختیار مین نہین اور ہوشیار رہنے کا شکنجہ آفت خمار (سُستی) کے سنگ باران سے بچنے کا ایک قلعہ ہے۔

من و پرفشانی حسرتے کہ گم است مقصد بسملش — بصدا خون نرسی کا مگر بزبان خنجر قاتلش

حل مین ہون اور میری پرفشانی حسرت ہے کہ معشوق کے بسمل کا مقصد گم ہے تو اپنے قتل ہو جانے کی مقام تک بھی کسیطرح پہنچیگا تو خنجر کی زبان سے یعنی قاتل اپنی زبان



سے قتل کرنیکو نہین کہتا بلکہ خنجر کی زبان کہتی ہے حسرت یہی ہے اگر قاتل تغافل شعار ہے۔

ستم است ذوق گزشتنت غبار کوچۂ عاجزی — تری اگر نکند بخون ز شکست آبلہ کف گلش

حل۔ کوچۂ عاجزی سے تیرا گذرنا ظلم ہے اگر تو اپنے خون سے غبار کو تر کرکے دبا نہین سکتا (کیونکہ ضعف اور عجز سے بدن مین خون نہین رہا) تو پاؤن کا آبلہ توڑ کر اُسکے پانی سے غبار کو تر کر ڈالو۔ مطلب یہ ہے کہ کوچۂ عاجزی تنگ ہے

بہزار یاس ستمکشی زدہ ام بر در عافیت — چو سفینہ کہ شکستگی فگنند بدامن ساحلش

حل۔ ستمکشی کی ہزار نا امیدیون کے ساتھ اب ہم آسایش کے دروازے پر جا لگے ہین جسطرح کشتی کو اسکا ٹوٹ جانا کنارے کے دامن مین ڈالدیتا ہے یعنی اب یہ یاس ہے کہ پھر ظلم نہوگا۔ جب کام ہی تمام ہوگیا تو ظلم کیسا۔ حالانکہ عاشق ظلم چاہتا ہے۔

خوش است آنکہ محیط بفسون کشتی سر عقل غرق بخون کشی — کہ مباد تنگ جنون کشی تو ہم حق و باطلش

حل تیرے لئے یہ اچھا ہے کہ فسون عقل کو شادی اور عقل کا سر خون مین گھسیٹے ایسا نہو کہ حق و باطل کا توہم جو عقل سے پیدا ہوتا ہے اُسکے کارن تجھے جنون کی شرم کھینچنی پڑے یعنی عقل تجھے دیوانہ بناوے۔ بھلا عرفان الہی مین عقل کا کیا کام۔

بشہید تیغ وفا کرا رسد از ہوس دم ہمسری — کہ گسیخت منطقۂ فلک ز شکوہ زخم حمائلش

حل۔ معشوق کی تیغ وفا کے شہید سے کون ہمسری کرسکتا ہے جبکہ اُسکے زخم حمائل کے صرف دبدبے سے آسمان کا منطقۃ البروج بھی توڑ ڈالا ہے۔ زخم حمائل مین ترکیب توصیفی ہے یعنی تلوار کا وہ طویل و عریض زخم جو گلوئی دوش عاشق ہین حمائل (پرتلی) کیطرح لگا ہے۔

دل ذرۂ تپش جستجو سر مہر گرمی آرزو — چہ ہوس کہ تحفہ نمیکشد نگاہ آئنہ مائلش

ترکیب۔ مصرعہ ثانیہ مین نگاہ موصوف اور آئنہ مائلش صفت ہے یعنی معشوق کی وہ نگاہ جو آئینہ کیطرف مائل ہے جبکہ وہ آئینہ دیکھتا ہے۔

حل ذرہ کا دل جستجو کی تپش اور آفتاب کا سر آرزو کی گرمی بنا ہوا ہے معشوق کی نگاہ جو آئینہ کی جانب مائل ہے ہوس مند ہے کیا کیا تحفہ کھینچ رہی ہے یعنی معشوق کی نگاہ ذرہ کی پروانہ آفتاب کی تو آئینہ کو نگاہ مین

بخیال آئینۂ دل از دو جہان تہ کش خجلتم — بچہ جلوہ تا شب خون برم ز نفس تحشم بمقابلش

حل۔ مین آئینہ دل کے خیال مین دونو جہان کے روبرو خجالت کا کشمکش ہون یعنی آئینہ کیلئے عکس اور جلوے کی ضرورت ہے اور یہ مجھے میسر نہین اب شب خون مارکر کہان سے جلوے حاصل کرون کہ آئینہ دل تیرے مقابلہ کا دم بہرون یعنی آئینہ دل بہت صاف و شفاف ہے مگر جلوہ معرفت

کہان سے لاؤن جسکا عکس اُسمین ڈالون -

بہوائے مطلب بے نشان چو سحر چہ واکشم از نفس — کہ ز چاک پیرہن حیا عرق است دم سائلش

حل مین مطلب بے نشان کی خواہش مین اُنفس صبح کیطرح اپنے سانس سے کیا تنے حاصل
کرون کیونکہ اُسنے حیا کا پیرہن چاک کردیا ہے یعنی میرا نفس صبح کی طرح بے حیا ہوگیا ہے
اور اُسکا دم سائل ( بہنے والا خون) اس شرم سے عرق بنگیا ہے - یعنی سانس چل رہی ہے
مطلب حاصل نہین ہوتا پھر بھی مین زندہ ہون یہ بڑی شرم کی بات ہے

نہ سرے کہ ساز جنون کنم نہ دلے کہ نالہ و خون کنم — من بینوا چہ فسون کنم کہ رود فراموشی از دلش

حل مین نہ سر رکھتا ہون کہ جنون کا سامان کرون نہ دل رکھتا ہون کہ رو رو کر اسکو خون
کرون مین بے سروسامان کیا تدبیر کرون کہ معشوق کے دل سے فراموشی دور ہو یعنی وہ مجھے
یاد کرے میری جانب سے غافل نہو -

کسے از حقیقت بیخبر چہ آگہی دہدت خبر — بخطیکہ وا نرسد نظر طلب از نالہ بیدلش

حل جو شخص اصل حقیقت سے بیخبر ہے کس آگاہی پر تجھے اُسکی خبر دے - جس خط پر نظر نہ پہنچے
تو اوسکو بیدل کے نالے سے طلب کر - جو لوگ بے نام ونشان ہین انکی حقیقت سے کوئی واقف نہین کہ کہان
جاتے ہین یعنی نالے بھی معدوم اور بے اثر ہین -

نداشت سر وائے عرض جوہر صفائے آئینہ فرنگش — تبسم امثال کرد پیدا رگ یاقوت شعلہ رنگش

حل معشوق کا حسن جو آئینہ فرنگ کیطرح صاف اور چمکدار ہے اُسکو اپنے جوہر کے پیش کرنے
(دکھانے) کی کچھ پرواہ نہین - اُسکے یاقوت شعلہ رنگ (لب) کی ایک رگ نے تبسم کی بہت
سی امثال پیدا کردی ہین بس یہی اُسکا جوہر ہے یعنی معشوق کے تبسم سے اُسکا جوہر حسن خود
عیان ہو رہا ہے - تبسم امثال یعنی امثال تبسم - اضافت مقلوب -

شکست زان چشم فتنہ مائل غبار امکان بہ بال بسمل — مباش از افسون سرمہ غافل ہنوز دستے است زیر سنگش

حل معشوق کی آنکھہ کی وجہ سے جو فتنہ کی جانب مائل ہے اُسکے بسمل نے اپنے بازو
سے ہنگام تپیدن امکان (ہستی) کے غبار کو توڑ دیا (مٹا دیا) ہے حالانکہ ابھی سرمہ پیسکر
اور تیار ہوکر اُسکی آنکھون مین نہین لگا تو سرمہ کے افسون (فریب) سے غافل نہو ابھی
تو اُسکا ہاتھہ پتھر کے نیچے ہے مطلب یہ ہے کہ بغیر سرمہ کے معشوق کی آنکھہ اسقدر قاتل
ہے تو سرمہ سا ہونے پر کیا قیامت ڈھائیگی - امکان کا وجود جو مشت غبار (لاشئ محض)
ہے تعجب اوسکو بھی آنکھہ کے بسمل نے تڑپتے وقت اپنے بازو سے معدوم کردیا
تو آنکھہ کسقدر قاتل اور مہلک ہوگی - اللہ اکبر - حق یہ ہے کہ نازک خیالی مین بیدل
فرد ہے - پھر غبار اور سرمہ اور سرمہ کا ہاتھہ پتھر کے نیچے دبا رہنا - سبحان اللہ کیا کیا
مناسبات ہین - اور بالخصوص نزاکت -

بمرغزاریکہ نرگس او کند نگاہے ز کنج ابرو — ز داغ خود ہمچو چشم آہو بناز چشمک زند پلنگش

حل جس مرغزار (سبزہ زار) مین معشوق کی نرگس چشم گوشہ ابرو سے نگاہ کرے
تو پلنگ اپنے داغ سے (چیتے کے جسم پر داغ ہوتے ہین) چشم آہو کی طرح ناز سے چشمک زنی
کرے یعنی معشوق کے صرف گوشہ چشم سے دیکھنے پر چیتے پر یہ اثر پڑے کہ اُسکا
ایک ایک داغ چشم آہو بنجائے حالانکہ چیتا خونخوار ہوتا ہے پلنگش مین ضمیر
شین مرغزار کی جانب راجع ہے

چنان ز خلوت برون خرامد نقاب بکشودہ از جبینے — کہ شش جہت ہمچو موج گوہر ہجوم آغوش کرد تنگش

حل ایسا نازنین چہرہ سے نقاب کھولکر یعنی بے پردہ ہوکر کیونکر خلوت سے باہر نکلے
شش جہت سے موج گوہر کی طرح ہجوم آغوش نے اوسکو تنگ پکڑ رکھا ہو - گوہر
سے مراد موج آب گوہر ہے یعنی جسطرح آب گوہر گوہر کو اپنے آغوش مین تنگ پکڑے
ہوئے ہے اسی طرح ہجوم آغوش نے اُسکو تنگ پکڑ رکھا ہے - طرفہ یہ ہے کہ
وہ نازنین ہے نزاکت کی وجہ سے اوسکا کچھ زور نہین چل سکتا - ہجوم آغوش کے
شکنجے مین ہوکر مجبور ہے -

قبول نازش نئی جنون کن ز سر گداز جگر برون کن — دلے بذوق نیاز خون کن چہ گل کند تا حنا بچنگش

لغت قبول بالضم آگے آنا اور باد صبا کا چلنا اور کوئین مین ڈول ڈالنا اور بالفتح
قبول کرنا اور باد صبا اور وہ عورت جو دوسری عورت کے بچے کو گود مین لے اور یہان
شعر مین مراد بالفتح ہے -

حل تو اس قابل نہین کہ معشوق کا ناز تجھے قبول کرے - پس مجنون ہونا اختیار کر
گداز جگر سے سر باہر نکال یعنی پہلے اپنا جگر گلا اور دلکو ذوق نیاز مین ہمہ تن خون بنا پھر دیکھ
کہ حنا اُسکے چنگل (ہاتھہ مین) کیا ظہور کرتی ہے کچھ بھی نہین اُسکا حنائی ہاتھہ تو تغافل
سے دل کا خون ہی کریگا -

اگر دو عالم غلو نماید شوق بیچو است برنیاید     چہ رنگہا پر نمیکشاید بسیر باغیکہ نیست رنگش

حل اگر دو نو عالم فراہم ہو کر غلبہ کرین، شوق بیچواست سے عہدہ برآ نہین ہو سکتے یعنی شوق مضطر کو روک نہین سکتے۔ ایسے باغ مین جسکا کوئی رنگ نہین شوق کس کس رنگ سے پر کھول رہا ہے مراد شوق معرفت بیچون وچگون ہے۔

زسیر گلزار چشم بستن کسی نشد محرم تسلی     کجاست آئینہ تا نمایم چہ صبح دارد بہار رنگش

حل چشم بستن (مراقبہ) کی سیر گلزار سے کوی تسلی کا محرم نہوا۔ آئینہ کہان ہے تاکہ مین دکھاؤن کہ مراقبہ کا گلزار اپنی بہار کے رنگ مین کیا کیا صبح رکھتا ہے۔ یعنی مراقبہ کیلئے ایسے دل کی ضرورت ہے جو آئینے کیطرح صاف ہو تاکہ اُسمین صبح عرفان کا جلوہ نظر آئے۔

زساز عشق غرور ساغر ہزار بیداد میکشد سر     تو از تمیز فضول بگذر شکست دل داند و ترنگش

حل عشق کے ساز سے جو غرور ساغر ہے یعنی جسکے ہاتھ مین غرور کا ساغر ہے ہزار ظلم پیدا ہوتے ہین تو فضول تمیز سے درگزر کر۔ دل جانے اور اوسکی شکست کی آواز۔ یعنی اپنے دل کو توڑ اور اوسکے ٹوٹنے کی آواز ہی تیرے لئے ساز ہے۔ اس سے زیادہ تمیز کرنا فضول ہے

بسعی جولان ہوش بیدل انگشت بی سراغ قاتل     مگر ز پرواز رنگ بسمل رسی بفہم پر خدنگش

حل اے بیدل ہوش نے تگ و دو مین کتنی سعی کی مگر قاتل کا سراغ نہ ملا۔ اب شاید رنگ بسمل کے پرواز سے تو خدنگ معشوق کے پر کو سمجھے۔ یعنی فنا ہو کر۔ مرتے وقت مردے کا رنگ اڑ جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ زندگی مین تو قاتل کو نہ پہچانا اب مرنے پر پہچانیگا۔

نکتہ طبائع را تقلید اوضاع یکدگر رہزن تحقیق است وتبعیت عادت و رسوم مانع سر منزل توفیق۔ اکثر استعدادہا در حجاب قوۃ از فعل محروم ماند و یکے از انہا عنان خیال بعرصہ وقوع نگرداند فرصت سرزانوان قدر دور نہ ساختہ کہ بسعی دستہا سے برہم سودہ آوازش توان داد۔ وکلفت تضییع اوقات بر روئے حقیقت دیوارے بر نیاوردہ کہ بچاک نائے گریبان ندامت راہے توان کشاد جمعیت دل بشرط عزلت ہمہ را میسر است اگر ہم صحبتان معذور دارند نسخہ تسلی مطالعہ ہر کس در بغل دارد اگر ہمدرسان بحال خود واگزارند۔ آب در ہر طبیعتیکہ راہ یافت مائل تکلیف تری نمود نست وآتش بر مزاجیکہ غالب افتاد سرگرم دکان حرارت کشودن سو۔ دیریان را بحکم تسلط رسوم سر از جیب بر نیاوردہ در خروش ناقوس غوطہ خواری است ومسجدیان را



سر حساب ادراک نفس نا گردیدہ ہمان تعلق سبحہ شماری۔ نہ برہمن را از کشاکش دام اختلاط زنار تعلق گسیختن تا بتامل کوشد کہ ناقوس دیرستان فطرت چہ آہنگ دارد ونہ شیخ را از آفات رجوع خلق بحصار تنہائی گریختن تا فہم نماید کہ لبیک تپیدنگاہ کعبۂ دل چہ سبحہ میشمارد ناچار نقد یکہ گرد خویش زنبستہ نہد از کیسہ غیر میشمارند وسریکہ بخیال خود بند دیدہ نہد از گریبان دیگران بر می آرند ز غافل آباد آفکندۂ این وآن مگر در پناہ خاموشی گریزی تا بے تقلید زبانہا حرفے توانی فہمید واز صد ہزار غولستان وہم وظن گوش التجا بگیری تا از پردۂ غیب نوائی توانی شنید۔

حل ایک دوسرے کی وضع کا مقلد بننا طبائع کیلئے رہزن تحقیق ہے اور عادت و رسوم کی تابعداری سر منزل توفیق الٰہی پر پہنچنے کی مانع ہے بہت سی استعدادین قوۃ کے پردے مین فعلیت سے محروم رہین اور اُنمین سے ایک نے بھی اپنے خیال کی باگ میدان وقوع مین نہ پھرائی۔ فرصت نے سر زانو کو (تاکہ مراقبہ کر سکین) اسقدر دور نہین کیا کہ گھسے ہوئے ہاتھوں کی دستک سے سر زانو کو ہلانے کیلئے آواز دے سکین یعنی فرصت مین ہاتھ پر ہاتھ رکھکر بیٹھنے سے ہاتھ گھسگئے ہین اب اُنمین دستک دینے کی بھی طاقت نہین رہی۔ بھلا مراقبہ کرنیوالون کو فرصت کہان۔ اور تضیع اوقات کی کلفت نے حقیقت کے سامنے ایسی دیوار نہین کھینچی کہ گریبان ندامت کے چاک سے راہ کھول سکین۔ یعنی تضییع اوقات پر شرم بھی نہین آتی دل جمعی (یکسوئی اور اطمینان) سب کو بشرط عزلت میسر ہے بشرطیکہ ہمصحبت معذور رکھین مطالعہ کیواسطے تسلی کا نسخہ (کتاب) ہر شخص بغل مین رکھتا ہے بشرطیکہ ہمدرس لوگ اُسکو اپنے حال پر چھوڑ دین یعنی خلوت اور مراقبہ کے مزاحم نہون۔ پانی نے جس طبیعت مین راہ پائی تری دکھانے کی تکلیف پر ضرور مائل ہوگا اور آگ جس مزاج پر غالب پڑی وہ حرارت کی دوکان کھولنے پر ضرور سرگرم ہوگی۔ بتخانے والون کو بحکم تسلط رسوم یعنی رسوم اُنپر غالب ہین در آنحالیکہ اُنہون نے جیب سے سر نہین نکالا۔ ناقوس کے شور و غوغا مین صرف غوطہ خواری نصیب ہے اور مسجد والون کو درحالیکہ حساب ادراک نفس کا خیال نہین ہوا یعنی اپنے سانس کو نہین جانچا کہ یاد الٰہی مین مشغول ہے یا نہین۔ بدستور تسبیح کے دانے گننے سے تعلق ہے نہ برہمن کو دام اختلاط کی کشاکش سے زنار تعلق دنیوی کا توڑنا میسر ہے تاکہ وہ اس تامل مین کوشش کرے کہ فطرت الٰہی کا دیرستان (وہ مقام جہان لاکھون بتخانے ہون) کیا آواز رکھتا ہے یعنی سمجھے برہمن کیلئے ہر جگہہ اور ہر شئے بتخانہ ہے جسمین وحدت الوجود

مورتی رکھی ہے۔ نہ شیخ کو رجوع مخلوق کی آفتون سے تنہائی کے قلعہ مین بھاگنا میسر ہے
تاکہ سمجھے کہ کعبۂ دل کی تپید نگاہ کی لبیک کیا تسبیح پھیر رہی ہے یعنی کعبۂ دل جس مقام پر
تڑپتا ہے وہان کی لبیک کی تسبیح کس قسم کے دانے پھیر رہی ہے۔ یعنی برہمن اور شیخ
دونون پابند رسوم تقلید ہین اور تحقیق سے غافل۔ ناچار نقد اُنہون نے اپنی گرہ مین نہین
باندھا اُسکو غیر کی تھیلی مین گرن رہے ہین یعنی یہ سمجھتے ہین کہ یہ نقد ہماری ہی ملکیت ہے اور جو
سر اُنہون نے اپنے خیال مین نہین چورایا یعنی اپنی ذات کی معرفت مین مراقبہ نہین کیا اُسکو
دوسرون کے گریبان سے نکالتے ہین یعنی وصول الی اللہ مین دوسرونکی تقلید
کرتے ہین تو این و آن کے آشفتہ شور و غل سے خاموشی کی پناہ مین بھاگ تاکہ
زبانون کی تقلید کے بغیر کوئی حرف سمجھ سکے یعنی یہ تقلید چھوڑ کہ وہی حرف سمجھ مین
آسکتا ہے جو زبان سے نکلے بلکہ فطرت الٰہی کے بہت سے حرف ایسے ہین جو بغیر تکلم کے
اور زبان کے سمجھ مین آتے ہین اور صدمہ زار غولستان وہم ظن سے اپنا کان پکڑ
(وہم اور ظن کے دیوون کے رہنے کی جگہہ ایک صدمہ زار ہے جس سے کانون کو صدمہ
پہنچتا ہے) تاکہ تو پردۂ غیب سے ایک آواز سُنے یعنی دنیا اور ما فیہا ایک وہم و ظن ہے کوئی
شئے واقعی نہین اُسکو چھوڑ اور وحدۃ الوجود جو یقینی اور واقعی ہے اُسکی جانب آ ؎

انکار سے غیر باش تصدیق اینست | داگر دہ دل دلیل توفیق اینست
تبعیت خلق از حقت غافل کرد | ترک تقلید گیر تحقیق اینست

حل خدا کے سوا غیر کا انکار کر بس یہی تصدیق ہے اپنے دل کے گرد پھر یعنی طواف کر بس
توفیق کی دلیل یہی ہے مخلوق کی پیروی نے تجھے حق سے غافل کر دیا۔ تقلید کو
چھوڑ بس یہی تحقیق ہے۔

شد فہم مقصد عالمی ز تلاش ہرزہ قدم غلط | تہ پاست کعبۂ و دیر اگر نکنیم راہ عدم غلط

حل قدم رکھنے کی بیہودہ تلاش نے ایک عالم کے لئے مقصد کا سمجھنا غلط کر دیا کعبہ اور
بتخانہ دونو پاؤن کے نیچے ہین۔ بشرطیکہ ہم عدم (فنا) کی راہ غلط نکرین یعنی فنا فی
الوجود ہو جائین تو جہان قدم رکھین وہین دیر و کعبہ موجود ہین۔ بیہودہ تلاش نے
ہماری راہ گم کر رکھی ہے۔

بغبار مرحلۂ ہوس اثر نفس اثر نفس نشگافت کس | بکجا رسد پئے لشکری کہ کند نشان علم غلط



حل منزل ہوس کے غبار مین کسی نے سانس کا اثر نچیرا یعنی یہ غور نکیا کہ سانس کہان
جاتی ہے جو سپاہی علم (جھنڈے) کا نشان غلط کر دیگا وہ کہان پہنچیگا یعنی سپاہی تو علم
کے پیچھے پیچھے جاتا ہے جب وہ اُسکا سراغ گم کر دیگا تو ضرور آوارہ ہو جائیگا۔ سانس کو لشکری
قرار دیا ہے یعنی سانس خود واجب الوجود کی جانب جاتی ہے تو بھی اُسکے پیچھے چلا چل۔

نہ رسید محضر زندگی بہ ثبوت محکمۂ یقین | کہ گواہ دعوی باطل تو دروغ بود و قسم غلط

حل تیری زندگی کے محضر کا ثبوت محکمۂ یقین تک نہ پہنچا کیونکہ دعوی کے گواہ جھوٹے تھے
اور قسم غلط تھی۔ مطلب یہ ہے کہ تیری زندگی یقینی نہین بلکہ ایک امر اعتباری و انتزاعی ہے

ز صفاء شیشہ پری طلب کہ رہ گمان بہ یقین بری | تو بہ آب میفگنی تری من و ہر دو ہم غلط

حل شیشۂ دل کی صفائی سے پری ڈھونڈھ تاکہ تو شک سے یقین تک پہنچ جائے یعنی
اپنے دلکو ایسا مجلّے اور صاف بنا کہ پری عاشق ہو کر اُسمین قید ہو جائے تو جو شیشہ کی آب پر پانی
ڈالتا ہے تاکہ وہ صاف ہو جائے تو مین اور تو دونو غلطی پر ہین کیونکہ پانی ڈالنے سے
شیشہ اور بھی مکدر ہو جائیگا۔

بنمود شخص معینت در عکس زد دم امتحان | چہ خطے کہ شد ز تامل تو کتاب آئینہ ہم غلط

حل تیرے شخص معین (ہستی) کی نمود پر دم امتحان نے عکس کا دروازہ کھٹکھٹایا یعنی امتحان
لیا کہ اس آئینہ مین عکس بھی ہے یا نہین۔ خط کیا معنی جب تیرے عکس کی جانچ میں تامل
کیا گیا تو آئینہ کی ساری کتاب ہی غلط ہو گئی یعنی تیری ہستی محض غلط۔ وہمی اور خیالی ہے اسلئے
مین عکس تک نہین پڑ سکتا۔

من و مای مکتب آب و گل ستم است اگر کند خجل | بہ ندامت ابدی مکش کہ گذشتہ سبق دو دم غلط

حل بڑے ظلم کی بات ہے اگر مکتب آب و گل کا من و ما تجھے شرمندہ کرے اس مکتب مین اگر
دو دم کیلئے تیرا سبق غلط ہو گیا تو ہمیشہ کی ندامت مین بھی تو اُسکو نہین لے سکتا۔ یعنی اگر تو
خدائے تعالے کو دنیا میں دو دم کے لئے بھول گیا ہے تو ندامت ابدی بھی اُسکا کفارہ نہین
ہو سکتی من و ما سے خواہ فارسی کی ضمیر متکلم مراد لیجائے یا عربی کی ما و من یعنی غیر ذوی العقول
اور ذوی العقول دونو صورتون مین ایک ہی مطلب ہے۔ کیا معنی کہ منی و مائی بھی بے ثبات
ہے اور ما و من بھی فانی۔

خط سر نوشت من آب شد ز تراوش عرق حیا | چو نقوش معنی روشنی کہ شود بکاغذ نم غلط

حل میرا خط سرنوشت (خط تقدیر) تراوش حیا سے اسطرح پانی پانی ہو گیا جسطرح بھیگے ہوئے کاغذ سے مسی روشن کے نقوش پانی ہو کر غلط ہو جاتے ہین بگڑ جاتے ہین - مین اپنے اعمال سے اسقدر نادم ہون -

**اگر ابم آب رُخ گہر ہو گر آتش آتش رنگ زر بتو آشنایم آنقدر کہ دوئی کند بخودم غلط**

حل اگر مین آب ہون تو آب رُخ گوہر ہون اور آتش تو آتش رنگ زر ہون - تجھ سے اسقدر آشنا ہون کہ دوئی مجھ میرے آپ مین غلط کر دیتی ہے یعنی کھو دیتی ہے جسطرح زر مین اُسکے رنگ کی دوئی باقی نہین رہتی دونو ایک ہو جاتے ہین -

**منِ بیدل اینقدر از جنون بخیال ہرزہ تنیدہ ام رقم جریدۂ مدعا غلط است اگر نکنم غلط**

حل مین بیدل اپنے جنون سے بیہودہ خیال مین اسقدر تنا ہوا ہون کہ دفتر مدعا کی رقم کو اگر مین خود غلط نکرون وہ جب بھی غلط ہے یعنی پہلے ہی غلط ہے میرے غلط کرنیکی حاجت نہین مطلب یہ ہے کہ جنون کے باعث بیہودگی ہی بیہودگی ہے مدعا کچھ نہین -

**رُخ شرمگین تو بیچکس بخیال ما نکند عرق کہ دل از نفس نگداز دو نگہ از حیا نکند عرق**

حل تیرا رُخ باوصف اسکے کہ شرمگین ہے مگر ہمارے حال زار کے خیال مین کبھی اُسکو عرق تک نہین آتا کیونکہ نہ دل ہمارے نفس (آہ) سے نرم ہوتا ہے نہ حیا سے نگاہ عرق کرتی ہے -

**بہ نیاز تحفہ یکدلی بسبقے نبردہ ام از وفا کہ ز گرمجوشی خون من بکفت حنا نکند عرق**

حل مینے عاجزی سے یکدلی کو تحفہ بنایا پھر بھی وفا سے سبق نہ لیا کہ معشوق مین وفا نہین کیونکہ میری گرمجوشی خون (محبت) سے مہندی تک تیرے ہاتھ مین عرق نہین کرتی -

**بلبم ز حاجت نارواگرہ ہے ستمزدۂ حیا سر رشتہ گلہ وا کنم اگر آشنا نکند عرق**

حل میرے لب پر ناروا حاجت سے ایک گرہ ہے جو حیا کی ستمزدہ ہے یعنی حیا اُسکو کہلنے نہین دیتی اسلئے کہ ناروا ہے اب مین گلہ کا سر رشتہ کہولون بشرطیکہ آشنا (معشوق) عرق نکرے - عرق سے گرہ سخت ہو جائیگی -

**ہغبار رنگ ہوائی گل نگہ ستمزدہ اشک شد کسی اینقدر کہ ز ہوس بہ ود چرا نکند عرق**

حل رنگ اور ہوائے گل کے غبار مین میری ستمزدہ نگاہ ہمہ تن اشک بنگئی ہے (آنکھہ مین غبار پڑنے سے پانی جاری ہو جاتا ہے) یعنی گل کا رنگ وہوا محض اک غبار تھا اور یہ قاعدہ ہے کہ جب ہوس کے پیچھے کوئی اسقدر دوڑیگا تو ضرور عرق آئیگا -



**تپ و تاب ہستی منفعل سر شمع بستہ بدوش من نگشاید از دم تیغ ہم گرہے کہ وا نکند عرق**

حل - ہستی منفعل کی تپ و تاب نے شمع کا سر میرے دوش پر باندھ دیا ہے یعنی مین جل رہا ہون جس گرہ کو خود عرق نہ ہولیگا وہ دم تیغ سے بھی نہ کہلیگی کیونکہ عرق سے گرہ اور بھی سخت ہو جاتی ہے - شمع کا سر کاٹا جاتا ہے مگر اُسکی گرہ نہین کُھلتی بدستور جلتی رہتی ہے شمع کا عرق انفعال تراہے جبتک اُسمین تیل رہیگا جلتی رہیگی - یہی میرا حال ہے کہ ہستی بے ثبات کے تپ و تاب انفعال مین عرق عرق ہون مگر مرتا نہین -

**الم تردد سرنگون ز تری چسان بدرم برون چو قدم بہ شیرم رہے کہ نشان ما نکند عرق**

لغت - تردد آمد و شد کرنا اور پھرنا - عموماً فکر کے معنی مین مستعمل ہے مگر یہان مراد آمد و رفت ہے -

حل - میرا تردد جو سرنگون (منفعل) ہے اُسکا رنج مجھکو تری سے کیونکر باہر لیجائے - مین قدم بھر چل نہین سکتا تا کہ تیرے نشان قدم کو بھی عرق نہ آجائے - مطلب یہ ہے کہ ہر وقت منفعل ہون -

**چو سحاب معبد آرزو دہدم نوید چہ آبرو اگر از بلندی دست من اثر دعا نکند عرق**

حل - میرا سجدہ گاہ آرزو مجھے ابر کی طرح کس آبرو کی خوشخبری دے اگر میرے ہاتھ کے بلند ہونے (اُٹھانے) سے دعا کا اثر عرق نکرے یعنی مین آرزو کے معبد مین بیٹھا دعا کر رہا ہون اور ابر رحمت کا طالب ہون مگر دعا کے واسطے جب میرا ہاتھ بلند ہوتا ہے تو اثر دعا کا عرق انفعال ابر بنجاتا ہے مطلب یہ ہے کہ مجھسے دعا کا اثر بھی منفعل ہے - یعنی میری دعا قبول نہین ہوتی -

**چہ قدر ز کوشش مدعا نظر انتظار خجالتم کہ بخاک ہم نرسم چو اشک اگرم وفا نکند عرق**

ترکیب - نظر انتظار خجالت صفت مرکب ہے - یعنی مین خجالت کی نظر کا منتظر ہون کہ خجالت مجھپر نظر کرے میری طرف متوجہ ہو -

حل - مین حصول مدعا کی کوشش مین خجالت کا اسقدر منتظر ہون کہ جبتک میرے ساتھ عرق وفا نکرے اشک کیطرح خاک مین بھی نہین ملسکتا - یہ قاعدہ ہے کہ آنسو جبتک ہمہ تن عرق نہو خاک پر نہین گر سکتا -

**بہ نفس رسیدہ از عدم چو سحر تجبہۂ شبنمے خجلست زندگی از کسے کہ درین معاملہ نکند عرق**

حل - تو سانس کے ساتھ صبح کیطرح عدم سے شبنم کی پیشانی پر پہنچا ہے زندگی اُس شخص

سے شرمندہ ہے جو اُس ہوا (ناپائدار ہستی) مین عرق نکرے یعنی بے ثباتی پر شرمندہ
ہو۔ صبح آناً فاناً مین زائل ہوجاتی ہے اور شبنم گویا اُسکا عرق ندامت ہے۔

زنیاز بیدل و ناز او ندہد تفاوت ما و تو  اگر از طبیعت منفعل نخودم جدا نکند عرق

حل۔ بیدل کی عاجزی اور معشوق کے ناز سے ما و تو تجھے تفاوت نہین دیتا۔ یعنی ناز و
نیاز دونو ایک ہین بشرطیکہ طبیعت منفعل کے باعث عرق مجھے اپنے آپ سے جدا نکرے
کیونکہ عرض نیاز کے وقت عاشق کو ندامت سے عرق آتا ہے مین ہروقت بیخود رہتا ہون میرے
ہوش مین آنیکا وقت صرف عرق کا آنا ہے اگر یہ نہو تو میرے نیاز اور اسکے ناز مین کچھہ
فرق نہین۔

نکتہ۔ شمع این محفل از پہلوے چرب غذاے شعلۂ جفا ہست و حباب این دریا از پیکر
بالیدہ مہیاے آغوش فنا۔ پرخواری اگرچہ در طلب معنوی خلل نیفگند و علل صوری
نیارد ہر چند مانع سبکروحی نگرد دست از گرانی برندارد بیماری جوع بیک لقمہ علاج
پذیرد و فساد سیری جز بفصد و جلاب زنگ اصلاح نگیرد۔ پس با تشنگی بساز تا بطوفان
آب نشتر نروی و با گرسنگی بپرداز تا مقیم مزبلہ نشوی۔

حل۔ اس محفل (دنیا) کی شمع شعلۂ جفا کی غذا کے پہلوے چرب سے ہے یعنی ظلم
ہی اُسکی غذا ہے اور یہ ظلم ہی سے روشن ہے اور اس دریا کا بلبلہ اپنی بڑھی ہوئی
پیکر سے آغوش فنا مین جانے پر تیار رہے۔ خوب شکم سیر ہوکر کھانا اگرچہ طلب معنوی
مین خلل نڈالے اور ظاہری بیماریان پیدا نکرے اور ہر چند سبک روحی کا مانع نہو پھر
بھی گرانی اعضا سے دست بردار نہین ہوسکتا یعنی پُرخوری اور کچھہ نہین تو سستی
اور کاہلی ضرور پیدا کریگی بھوک کی بیماری ایک لقمہ سے علاج پذیر ہوسکتی ہے اور
شکم سیری کا فساد فصد اور جلاب کے بغیر اصلاح نہین پاتا تشنگی سے موافقت کر
تاکہ تو آب نشتر کے طوفان (فصد) مین غرق نہو اور گرسنگی سے موافقت کرتا
کہ پائخانہ مین نہ بیٹھا رہے۔ پُرخوری سے سوء ہضمی ہوکر دست آتے ہین۔

ہر زور سازی کہ زبون ساز ندت  گردن نفرازی کہ بیندازندت

ای قلب بلای امتحان در پیش است  بگداز از ان پیش کہ بگدازندت

حل۔ زور پر گھمنڈ نکر کہ تجھکو عاجز کرینگے۔ گردن اونچی نکر کہ تجھکو گرادینگے اے



دل امتحان کی بلا درپیش ہے اُس سے پہلے گل کہ تجھے گلائین یعنی مصائب عشق کے
لئے پہلے ہی تیار ہو ورنہ امتحان کیوقت دقت ہوگی۔

گر سر رہی ز طبع خود کام برآ  از پیچ و خم وسوسۂ خام برآ

اے منکر کیفیت پرواز مگس  نے زینہ تو نیز تا سر بام برآ

حل۔ اگر تو سالک ہے تو خودغرض طبیعت (نفس) سے باہر آ اور وسوسۂ خام کے پیچ و خم سے
باہر آ۔ تو مکھی کی کیفیت پرواز کا منکر ہے جسطرح مکھی بغیر زینہ کے بام تک پہنچ جاتی
ہے تو بھی بغیر زینہ کے بام ایوان معرفت الٰہی تک پہنچ۔

گہر محیط تقدسی مکن آبروے حیا سبک  چو حباب حیف اگر شوی ز غرور سر بہوا سبک

حل۔ تو دریاے تقدس کا گوہر ہے تہ مین بیٹھہ۔ آبروے حیا کو سبک نکر افسوس ہوگا اگر
تو بلبلے کیطرح غرور سے سر بہوا اور سبک ہوگا۔

نہ سزد بمسند سیم و زر بوقار غرہ نشستنت  کہ زمانہ میکشد آخرش چو گلیم از تہ پا سبک

حل۔ سیم و زر کی مسند پر تجھے وقار و غرور سے بیٹھنا زیبا نہین کیونکہ اس مسند کو زمانہ کمبل
کیطرح پاؤن کے نیچے سے آسانی کے ساتھہ گھسیٹ لیتا ہے۔

ز ترنم دو ارغنون بدل گرفتہ مخوان فسون  کہ ز سنگ دامن بے ستون نکند کسی بصدا سبک

حل۔ جو دل غم الٰہی مین گرفتہ ہے اُس پر نَے اور ارغنون کے راگ کا افسون
دم نکر کیونکہ کوہ بے ستون کا دامن جو پتھرون سے بھرا ہوا ہے وہ محض آواز
سے سبک نہین ہوسکتا (حضرت بیدل دامن گوش نہین لاسکے تاکہ گرانی
گوش ٹھیک منطبق ہوجاتی کیونکہ بھرا راگ نہین سن سکتا۔

ہمہ گر بنالۂ علم کشی و گر اشک گردی و نم کشی  بترازوی کہ ستم کشی نشود بغیر جزا سبک

حل۔ اگر تو نالے کا جھنڈا میدان مین بلند کرے (چیخے چلائے) اور اگر ہمہ تن آنسو
بنکر نم حاصل کرے (روئے پیٹے) مگر جس ترازو مین تونے ظلم کو تولا ہے (کسی
پر ظلم کیا ہے) وہ بغیر سزا کے سبک نہین ہوسکتی یعنی ظلم کی سزا ضرور ملیگی۔

بعلاج تنگ فسردگی نفسے ز تنگی دل برآ  کہ چو سنگ زنگ گرانیت نشود مگر بخلا سبک

حل۔ فسردہ دلی ایک تنگ ہے تو اُسکے علاج کیلئے تھوڑی دیر دل کی تنگی سے نکل
کیونکہ تیری گرانی کا زنگ پتھر کیطرح صرف خلا سے ہلکا ہوگا یعنی دل کی تنگی مین

توخود اڑا ہوا بیٹھا ہے جب تک باہر نہ نکلیگا دل خالی ہوکر سبک نہ ہوگا دل میں خود موجود ہونے سے خودی یا ہوائے نفس کا موجود ہونا مراد ہے۔

کند احتیاج اگر ہدف تیر مجھے لب مکشائے مفر از کف　　کہ وقار گوہر این صدف نکنی بدست دعا سبک

حل۔ تجھکو احتیاج اپنے تیر طعن کا کیسا ہی نشانہ بنائے لیکن نہ لب کھول نہ ہاتھ پھیلا تاکہ اس صدف (احتیاج) کے گوہر کا وقار تو اپنے دست دعا سے ہلکا نکرے یعنی سوال کرنے اور ہاتھ پھیلانے سے انسان سبک ہوتا ہے۔

غم بے ثباتی کاروان ہمہ کرد بر دل ما گران　　بچہ جاست جنس این دکان کہ شود ببانگ درا سبک

حل۔ کاروان کی بے ثباتی کے غم نے میرے دل پر سب کچھ گران کردیا۔ اس دکان کی جنس کہان ہے کہ جرس کی آواز سے سبک (ارزان) ہوجائے یعنی جرس بجے تو کاروان کوچ کرے اور ہمارے دل پر اُسکی بے ثباتی کے غم سے جو گرانی ہے وہ رفع ہو۔

مخروش خواجہ بکبر و فر کہ ندارد اینہمہ القدر　　دو سہ گام آخر ازین گزر تو گران قدم زن و پا سبک

حل۔ اے خواجہ تو دنیا کی کر و فر پر اتنا مست ہیچ کیونکہ اسکو وہ مرتبہ حاصل نہیں جو تونے سمجھا ہے آخر دو تین قدم اس سے گزر۔ قدم وقار اور تحمل سے رکھو اور پاؤن ہلکا یعنی تیز رو۔

اگرت بمنظر بی‌نشان دم ہمتے بکشد عنان　　چو سحر بجنبش یک نفس ز ہزار زینہ برآ سبک

حل۔ اگر تیرا دم ہمت معرفت الٰہی کے بے نشان جھروکے کی جانب لیجانا چاہے تو صبح کی طرح صرف ایک سانس کی جنبش سے ہزار زینون پر چڑھکر جھٹ پٹ جا پہنچ۔

ز گرانی سر آرزو شدہ خلق غرقہ ہائے و ہو　　تو اگر تہی کنی این سبو شود اتفاق شنا سبک

حل۔ سر آرزو (ہوا و ہوس) کی گرانی سے تمام خلق ہائے و ہو (شور و غل) میں غرق ہے اگر تو یہ سبو (گھڑا) خالی کرے تو شناوری کا تیرے ساتھ متفق ہونا آسان ہوجائے۔ لوگ خالی گھڑون کے ذریعہ سے دریا میں تیرتے ہیں اور بھرا ہوا گھڑا ڈوب جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ اگر تو اپنا سر ہوا و ہوس سے خالی کریگا تو معرفت الٰہی تک پہنچ جائیگا۔

نکشید بیدل ازین چمن عرق خجالت پریدن　　چو غبار ز نم ہرزہ فن نشود چرا ہمہ جا سبک

حل۔ بیدل نے اس چمن سے اوڑنے کا عرق خجالت حاصل نہ کیا یعنی اُسے اوڑنے سے شرم نہ آئی کیونکہ دنیا کا چمن بالکل بے ثبات ہے۔ پھر وہ بے نم اور بیہودہ فن غبار کیطرح



ہر جگہ کیون سبک نہو۔ قاعدہ ہے کہ تری اور نم سے غبار دب جاتا ہے۔

دل آرمیدہ بخون کشد ز فسون رنگ و ہوائے گل　　ستم است غنچہ این چمن شرہ وا کند بصدائے گل

حل۔ اپنے آرمیدہ (مطمئن) دل کو رنگ اور ہوائے گل (دنیا) کے فسون سے خون میں نہ گھسیٹ (غیر مطمئن نکیجو) بڑا ظلم ہے کہ اس چمن کا غنچہ پھول کے چٹکنے کی آواز پر اپنی پلک (آنکھ) کھولے کیونکہ غنچہ جب پھول ہوگا تو معدوم ہوجائیگا۔

بحدیقہ کہ تبسمت فگند بساط شگفتگی　　مگر از حیا عرقے کند کہ رسد بخندہ دعائے گل

حل۔ اے معشوق جس باغ میں تیرا تبسم کھلنے کا فرش بچھائے یعنی تو جس باغ میں ہنسے تو باغ کو اسقدر خجالت کا عرق آئے کہ پھول جو اپنے کھلنے کی دعا مانگ رہا ہے خود اسکی دعا باغ کی خجالت پر خندہ زن ہو۔ مطلب یہ ہے کہ تیرے تبسم کے سامنے باغ کے تبسم کی کوئی حقیقت نہیں وہ منفعل اور نادم ہے۔

بفروغ شمع صد انجمن سحر است مائل این چمن　　چو گلیم از بر و دوش من بکشید سایہ ز پائے گل

حل۔ سو شمع انجمن کی فروغ کیلئے اس چمن پر صبح مائل ہے اور جسطرح صبح نے میرے برو دوش سے کمبل اُتار لیا ہے (بیدار کردیا ہے) اسیطرح گل کے پاؤن سے بھی سایہ گھسیٹ لیا ہے کیونکہ سایہ میں تاریکی ہوتی ہے یعنی چارطرف روشنی پھیلگئی ہے لیکن صبح تو شمع کو بجھا دیتی ہے چہ جائیکہ اُسکو فروغ دے مطبوعہ نسخہ میں نکشید لکھا ہے اس صورت میں یہ معنی ہونگے کہ صد شمع انجمن کی فروغ پر شمع مائل ہے یعنی شمع اُسکو بجھانا چاہتی ہے لیکن میں اور گل دونو تاریکی میں ہین اور بکشید کو جمع مخاطب کا صیغہ قرار دیا جائے تو یہ معنی ہونگے کہ جب صبح شمع انجمن پر مائل ہے یعنی اسکا بجھانا اور دنیا میں نور عالم کردینا چاہتی ہے تو میرے برو دوش سے کمبل اور پائے گل سے سایہ گھسیٹ لو تاکہ ہم بھی روشنی میں آجائین۔

چمنیست عالم کبریا بری از کدورت ماسوا　　نشود تہی بگمان ما ز ہجوم رنگ تو جائے گل

حل۔ کبریائے الٰہی کا عالم ماسوا کی کدورت سے پاک ہے یعنی غیر کا کہین وجود نہین ہمارے گمان میں اے مخاطب تیرے رنگ وجود کا کیسا ہی ہجوم ہو مگر پھول کی جگہہ خالی نہوگی یعنی نئے نئے پھول ایک سے ایک عمدہ اور کامل ہمیشہ کھلتے رہینگے

ز بلند و پست بساط رنگ اثرے نزد در آگہی　　کہ چہ بافت سبزہ کلاہ سرو چہ دوخت خندہ قبائے گل

نہ دوی چو بیدل بخیر دم پیری از پئے کر و فر  کہ تہی ست قافلہ سحر ز متاع رنگ و درائے گل

حل ۔ تو بخیر بیدل کیطرح بڑھاپے مین دنیوی کر و فر کے پیچھے نہ دوڑ کیونکہ یہان صبح کا قافلہ پھول کے رنگ اور گھنٹے کے اسباب سے خالی ہے یعنی اس قافلہ کے پاس فرحت کا کوئی سامان نہین یا جس طرح سحر کا نہ کوئی رنگ ہوتا ہے نہ اُسکے کاروان مین کوئی درا ہوتا ہے اور آناً فاناً مین گزر جاتی ہے تو بھی اسیطرح چپ چاپ گزر جا۔

نکتہ ۔ افعال مردان را بر مقدمۂ اقوال شان حکم شمشیر نگاہ می باید کہ تا بحریف مقابل برسد مژگان دست بر ہوا نیارد و چون ناوک شست صفا تا بہ نشان گردے نکند گوشہا بہ امتیاز صدائے زہ نہ پردازد ۔ برائے معنی این نسخہ بیانے نیست بہوس قیل و قال ورق گردان تشویش زبان مباش ۔ آہنگ این ساز زیر و بمے نمیخواہد بہ نفس آرائی حرف و صوت پردۂ نائے گلو مخراش بفتوائے انصاف زمین گیران امتحان گاہ طاقت اگر سراپا تسلیم نیستی نتوانند گردید بارے آنقدر خاک گردند کہ زبان دعوے در سرمہ توانند خوابانید در عالم ناتوانی جرات عبارت از نازخائی اُست و در مقام عاجزی شوخی عربدۂ بیحیائی ۔

حل ۔ مردون کے افعال کو اُنکے اقوال کے مقدمہ مین شمشیر نگاہ کا حکم چاہئے کہ وہ جبتک حریف مقابل تک پہنچے پلکین اپنا ہاتھ ہوا پر بلند نکرین یعنی ہمہ تن مصروف رہین یعنی اقوال و افعال ہمرنگ رہین ۔ اس نسخہ کے معنی بیانی (قابل بیان) نہین ۔ تو قیل و قال کی ہوس مین زبان کی تشویش کا ورق اُلٹنے والا نہ بن یعنی بیہودہ باتون سے زبان کو پریشان نکر ۔ اس ساز کی آواز زیر و بم نہین چاہتی حرف اور آواز کی نفس آرائی (علم) سے گلو کی نے کا پردہ نہ چھیل یعنی اپنے گلے کو تکلیف ندے ۔ انصاف کے فتوے کے موافق امتحان گاہ طاقت کی زمین پکڑنے والے یعنی وہ لوگ جنکی طاقت کا امتحان کیا جاتا ہے اگر امتحان پر سراپا تسلیم نیستی نہین ہو سکتے یعنی بالکل فنا نہین ہو جاتے تو البتہ اسقدر خاک ہو جائین کہ دعوے کی زبان کو سُرمہ مین سُلا دین (خاموش ہو جائین کیونکہ سُرمہ کہانے سے انسان گونگا ہو جاتا ہے) عالم ناتوانی مین جرءت کرنا بیہودگی ہے اور مقام عاجزی مین شوخی کرنا بیحیائی کی جنگ ہے ۔



حل ۔ بساط رنگ کی بلندی اور پستی سے کسی اثر نے آگاہی کا دروازہ نہ کھٹکھٹایا یعنی کسیکو معلوم نہوا کہ سبزہ نے کیا سرو کی ٹوپی بنی اور خندہ نے کیا قبائے گل کو سیا ۔ سرو بلندی پر ہے اور سبزہ گل پستی پر ۔ مطلب یہ ہے کہ سبزہ بلند ہوکر سرو کی کلاہ نہ بن سکا اور خندہ پھول کو کہلا کر اسکی قبا کا چاک نہ سی سکا ۔ یعنی یہ بات بھی معلوم نہوئی تو آگہی کیا خاک ہوئی ۔

چمن اثر ز نظر نہان بتماشہ رت کہ کشد عنان  ز بہار طلبی نشان مگر ز ز آئینہ ہائے گل

حل ۔ اثر کا چمن نظر سے پوشیدہ ہے آثار تک تجھے کون لیجائے یعنی کون اُسکے نشانات بتائے تو بہار کا نشان ڈہونڈہتا ہے تو گلون کے آئینون سے نگر زبان مین دیکھ تاکہ تجھے نظر آئے مطلب یہ ہے کہ مصنوع مین صانع خود جلوہ گر ہے ۔

تو بہ دستگاہ چہ آبروز طرب وفا کُنی آرزو  کہ نساخت کاسۂ رنگ و بو بمزاج خندہ گدائے گل

حل ۔ تو کونسی آبرو کی دست قدرت کے ساتھ طرب سے وفا کی آرزو کر سکتا ہے یعنی یہ آرزو کہ خوشی تیرے ساتھ وفا کریگی کیونکہ گدائے گل نے (اضافت بیانی ہے) اپنے رنگ و بو کے کاسے کو خندہ (کہلنے) کے مزاج کے موافق نہین بنایا ۔ پھول گویا گدا ہے اور رنگ و بو اسکی گداگری کا کاسہ ہے اور خندہ بھیک ہے مطلب یہ ہے کہ جب خود خندہ گل کو قیام نہین تو تیری طرب کو جو گل گلشن کے نظارہ سے پیدا ہوتی ہے کیا خاک قیام ہوگا ۔

بخیال غنچہ نشستہ ام بخیال آئینہ بستہ ام  ز دل شکستہ کجا رم چو بہار م آبلہ پائے گل

حل ۔ مین ایک غنچہ کے خیال مین بیٹھا ہون اور ایک آئینہ کے خیال مین بندھا ہوا ہون (غنچہ اور آئینہ سے مراد دل ہے جو دوسرے مصرعہ مین مذکور ہے) مین اپنے دل شکستہ کو چھوڑ کر کہان جاؤن جسطرح پھول بہار کے پاؤن کا آبلہ ہوتا ہے ایسا ہی میرا دل میرے پاؤن کا آبلہ بنا ہوا ہے ۔

بگذشت خلقی ازین چمن بہ نکوئی قدح طرب  تو ہم آبگینہ بخاک نہ کہ خم است طاق و بنائے گل

حل ۔ اس چمن (دنیا) سے ایک مخلوق گزر گئی جو طرب کے جام کو اچھا سمجھتی تھی یعنی اُسپر عاشق تھی تو بھی اپنا آبگینہ خاک مین رکھ کیونکہ پھول کا طاق اور بنیاد ایک خم ہے اس سے تیرا آبگینہ بھر گیا یعنی گل کی آرزو مین خاک (فنا) ہو جا ۔

آنہا کہ چشم بر گل تحقیق وا کنند    از ہر چہ فہم رنگ نگیرد حیا کنند

حل - جو لوگ آنکھہ گل کی تحقیق پر کہولتے ہین اُس چیز سے کہ جسکا رنگ سمجھہ نہ کرے یعنی سمجھہ مین نہ آوے پرہیز کرین -

در بحثیکہ غیر خموشی علاج نیست    پرہیزہ است تکیہ بچون و چرا کنند

حل - جس بحث مین خاموشی کے سوا علاج نہین سخت بیہودگی ہے کہ چون و چرا پر بھروسا کرین (متکلم ہون)

عریان تنان بعرض انکار پیرہن    تصویر جامہ کہ بدارد قبا کنند

حل - ننگے لوگ انکار پیرہن کے مقام مین تصویر جو جامہ رکھتی ہے اُسکو بھی قبا (چاک) کر دیتے ہین -

شور غبار ما ز نفس ہم فزون تر است    چون سرمہ چند نفی عروج صدا کنند

حل - ہمارے غبار کا شور سانس سے بھی بڑھکر ہے سرمہ کیطرح کبتک عروج صدا کی نفی کرین سرمہ آواز کو بیٹھا دیتا ہے -

زین نارسائیے کہ بخود ہم نمیرسند    پرواز تا کے آن طرف کبریا کنند

حل - اس نارسائی سے کہ لوگ خود اپنے تک بھی نہین پہنچتے یعنی اپنے کو نہین پہچا اپنے وجود کی کنہ سے ناواقف ہین کبریا کی جانب کبتک پرواز کرینگے یعنی اپنے کو ہی نہین پاتے تو خدا کو کیا خاک پائینگے -

جولانگہ خیال جہان جائے خندہ است    لنگان دمیکہ طعنۂ وضع عصا کنند

حل - جہان کا جولان گاہ خیال ہنسی کی جگہہ ہے لنگڑے جبکہ اورون کو لاٹھی کے رکھنے کا طعنہ دیتے ہین حالانکہ وہ خود لاٹھی کے بغیر چل نہین سکتے یعنی خود دنیا دار (مکار دنیا پرست علماء اور مشائخ) کا لوگون کو ترک دنیا کی تعلیم قابل مضحکہ ہے -

خلقے درین جنون کدہ دارد گمان ہوش    تا محرم یقین بحقیقت کرا کنند

حل - ایک مخلوق اس جنون کدہ (محبت الہی) مین ہوش کا گمان رکھتی ہے اور اس تلاش مین ہے کہ حقیقت عرفان الہی کا محرم یقین کسیکو بنائین حالانکہ سب مدہوش اور بیخبر ہین -

نکتہ - کمال الہی کہ جامع حقیقت جلال و جمال است در مجازستان عالم کون ہر چہ بنشہ



ظہور رسیدہ باقتضائے غلبۂ وحدت از ہر دو صفت کہ ظاہر و باطن یکدیگر اند بامی خاص ممتاز گردیدہ یعنی در مرتبۂ کہ فروغ ہدایت با انجمن آرائی نسق اعیان پرداختہ است جوہر شناس آثار فطرت باعتبار نبوت کہ جمال معنوی ہست موسوم ساختہ و در مقامیکہ لمعۂ قدردانی باوجود استعداد ہدایت بے تعینی افتادہ ہست متقاضئ امتیازش باسم ولایت کہ جلال حقیقی ہست واکشادہ در آئینۂ انوار ولایت صورت جذبہ یعنی قدرت جلال مضمر ہست بے توہم موہومی و در نسخۂ آثار نبوت معنی دعوت یعنی عرض جلال مستتر بے شائبۂ معدومی تشخص استعداد نبوت با موج دعوت خلق نسبت نشاء ولایت دارد شاہد اقتدار ولایت ہرگاہ خلعت تفویض ہدایت مے پوشد سر از جیب نبوت بر مے آرد پس ولایت را در حالت اخفائے جمال لفظ معنی نبوت تصور کردنست و نبوت را در معرض جلال ہمچنان عرض جوہر ولایت بخیال آوردن تصرف این دو کیفیت برنگ صورت و معنی لایزال در مزاج اعیان ساریست و قدرت این دو موج چون حقیقت روز و شب بے تعطیل و توقف در محیط امکان جاری ازین دفتر بغور ہر نقطہ کہ پرداز ند سواد اعظمے است دقیق و ازین ساغر بکنہ ہر قطرہ کہ وا رسند محیط حیرتیست عمیق در دبستان تحقیق بے تامل مطلع و مقطع جہل و آگاہی سواد خط پرکار روشن است و در دستگاہ یقین بے ملاحظۂ پشت و رو رنگ صفا مضمون عینک مشرب ہین -

حل - خدائے وحدہ لاشریک کا کمال کہ جلال کی حقیقت کا جامع ہے مجاز کی جگہہ یا مجاز کے گہر (دنیا) مین جو کچھہ ظہور کے نشے تک پہنچا ہے یعنی جو شے ظاہر ہوئی ہے غلبۂ وحدت کے اقتضاء سے دونو صفات ظاہر و باطن سے (وہ کمال) ایک خاص نام کیساتھہ ممتاز ہوا ہے یعنی جس مرتبہ مین کہ ہدایت کا فروغ اعیان دنیا کے انتظام مین مشغول ہوا ہے آثار فطرت کے جوہر شناس (خدا) نے نبوت کے اعتبار سے جو جمال معنوی ہے اُسکو جمال کے نام سے موسوم کیا اور جس مقام پر قدردانی کا لمعہ باوجود استعداد ہدایت بے تعینی کے پہنچا ہے اُسکے امتیاز کا تقاضا ولایت کے نام سے جو جلال حقیقی ہے کہلگیا ہے - یعنی نبوت سراسر جمال اور ولایت سراسر بے تعین جلال ہے انوار ولایت کے آئینے مین بغیر توہم کسی موہوم کے جذبہ کی صورت یعنی

قدرت جلال چھپی ہوئی ہے اور نسخۂ آثار نبوت مین دعوت کے معنی یعنی پیش کرنا
جمال الہی کا بغیر شائبہ کسی معدوم کے مخفی ہین - یعنی دعوت انبیاء مین بجز پیش کرنے
جمال الہی کے دوسری شئے نہین استعداد نبوت کا وجود جب امور دعوت خلق اللہ
مین مشغول ہوتا ہے تو نشاد ولایت کی نسبت رکھتا ہے یعنی نبی مین ولایت ضرور ہوتی
ہے اور اقتدار ولایت کا معشوق جب تفویض ہدایت کا خلعت پہنتا ہے تو نبوت کی
جیب سے سر نکالتا ہے یعنی ولایت نبوت ہی سے پیدا ہوتی ہے - پس ولایت کو اخفاء
جمال کی حالت مین معنی نبوت کا لفظ خیال کرنا چاہئے یعنی ولایت ایک لفظ ہے اور
نبوت اسکے معنی ہین اور نبوت کو پوشیدہ رہنے کی حالت مین جلال خیال کرنا چاہئے
ایسا ہی جوہر ولایت عرض کو سمجھنا چاہئے - ان دو کیفیتون مین تصرف نے زوال صورت
ومعنی کی طرح اعیان ثابتہ کے مزاج مین ساری ہے اور دونون موجون کی قدرت روز
وشب کی حقیقت کیطرح بغیر تعطیل اور توقف کے جاری ہے - اس دفتر کے جس نقطہ
کی جانب غور سے مشغول ہون ایک دقیق سواد اعظم ہے اور اس ساغر کے جس قطرہ کی
کنہ تک پہنچین حیرت کا ایک عمیق دریا ہے - دبستان تحقیق مین جہل واگاہی کے مطلع
اور مقطع پر تامل کئے بغیر خط پرکار کا سواد روشن ہے یعنی اہل تحقیق پر کوئی بات چھپ نہین
سکتی اور دستگاہ یقین مین بغیر ملاحظہ پشت اور رو کے صحیفہ کا رنگ صفا مضمون ایک
روشن اور صاف عینک ہے یعنی اہل تحقیق وعرفان کو نبوت کا جمال اور ولایت کا
جلال عینی طور پر نظر آتا ہے -

دربہار غنچگیہا رنگ مضمون گل است   چون شگفتن موج زد گل زیر مشق رنگ شد

حل - غنچہ ہونے کی بہار مین رنگ پھول کے ضمن یا شکن مین ہے جب کھلنے ز موج ماری
وہی گل رنگ کا زیر مشق ہو گیا یعنی یا تو جمال الہی پردۂ خفا مین مستتر تھا یا حقیقت اعیان ثابتہ
مین جلوہ گر ہو گیا -

آن صدا کز خامشی محو نقاب تار بود   ناگہان چون پیرہن بیرون دوید آہنگ شد

حل - جو صدا خاموشی سے تار کے نقاب مین محو تھی (باہر نہ نکلتی تھی) اچانک جیب پیرہن
باہر سے بھاگ دوڑ الاپ ہو گئی -

شوخی زنگار گرچہ پردۂ روئے صفا است   چون برون جوشید صافی پردہ دار زنگ شد



حل - زنگار کی شوخی اگرچہ روئے صفا کی پردہ دار تھی یعنی اُس نے آئینہ یا تلوار کی صفائی
کو چھپا رکھا تھا جب باہر جوش مارا زنگ کی پردہ دار ہو گئی یعنی پہلے تو صفائی کو چھپاتی تھی
اب وہی شوخی خود زنگ کو چھپانے لگی - جب صیقل کرتے ہین تو پہلے زنگ نمودار ہوتا ہے پھر
صفائی آنے پر زائل ہو جاتا ہے -

دیدۂ پوشیدہ با خود داشت سیر وحدتے   تا مژہ وا کرد کثرت خانۂ نیرنگ شد

حل - بند کی ہوئی آنکھین وحدت کی سیر کرتی تھین پلکون کے کھولتے ہی کثرت کا نیرنگ
خانہ بن گئین -

بر پر افشانی نہ تنہا بیضہ تنگی میکند   بال و پر ہم بر ہجوم بیضہ خواہد تنگ شد

حل - پر افشانی پر بیضہ ہی تنگی نہین کرتا - یعنی انڈا (فیض وحدت الوجود) کے باعث
بڑا ہے اور پر افشانی کم - بلکہ بیضہ کے ہجوم (وحدت الوجود) پر بال و پر (کثرت) بھی
تنگ ہے - یعنی جدھر دیکھو وحدت ہی وحدت ہے - اسمین کثرت کی سمائی نہین -

ظاہر اینجا باطن است و باطن اینجا ظاہر است   ہوش حیرانم چرا در فہم معنی دنگ شد

حل - یہان ظاہر عین باطن اور باطن عین ظاہر ہے یعنی دونو ایک ہین (ہو الظاہر
ہو الباطن) پس مین حیران ہون کہ معنی سمجھنے مین ہوش کیون دنگ (حیران) ہے -

ہیچ سنگے در رہ جولان این معنی نبود   کوشش ما پائے در دامن کشید و لنگ شد

حل - اس معنی کی دوڑ دھوپ مین کوئی پتھر حائل نہ تھا - خود ہماری کوشش نے دامن مین
پاؤن کھینچا اور لنگڑی ہو گئی - یعنی ہماری جانب سے سعی نہین ہوتی ورنہ واجب الوجود تو
ہر شے مین عیان اور رگ گردن سے بھی قریب ہے -

از کجا وہم دو رنگی بقدح بیختہ بنگم   حسن بیرنگ و من بیخبر آئینہ بچنگم

حل - دو رنگی کا وہم کہان ہے مین تو پیالے مین چھنی ہوئی بھنگ ہون جو پانی مین
ملکر ہم رنگ اور متحد ہو گئی ہے - حسن محبوب حقیقی بے رنگ ہے اور مین بیخبر ہاتھ مین
آئینہ لئے ہوئے ہون کہ اسمین اُسکے رنگ جمال کا عکس نظر آئیگا -

شوخیم جز عرق شرم درین باغ چہ دارد   ہمچو شبنم گل حیرت چمن آئینہ رنگم

حل - اس باغ مین میری شوخی بجز عرق شرم کے کیا شے رکھتی ہے مین شبنم کی مانند ایک
پھول ہون جسکا چمن آئینہ اور رنگ حیرت ہے یعنی مین ہمہ تن حیرت ہون - حیرت چمن

(دور آئینہ رنگ دونوں کی صفتیں ہین ناظرین غور سے سمجھیں۔

تہمت آلودہ ہوسہائے دوئی نیست محبت　　　عکس او گفتم از آئینہ زدودند بزنگم

حل ۔ دوئی کی ہوسیں جو تہمت آلود ہین وہ محبت نہیں ہین میں نے اپنے کو (شکار معشوق حقیقی) کا عکس کہا تہا اس تہمت لگانے کے جرم مین خود مجہی کو زنگ کی طرح آئینے سے چہیل ڈالا کیونکہ معشوق کے جمال وحدت مین عکس کی دوئی کہاں (عکس او گفتم یعنی خود را عکس او گفتہ بودم)

شیشہ بر سنگ زدم لیک ز سنگینی غفلت　　　چشم نکشود درین بزم رگ خواب برنگم

حل ۔ مینے اپنا شیشۂ دل پتہر پر مارا کہ شاید اُسکی آواز سنکر میری غفلت بیدار ہو لیکن غفلت تو ایسی سنگین تھی کہ اس محفل مین اُسکی رگ خواب نے میرے رنگ (حالت) کو آنکہہ کہولکر بھی نہ دیکہا۔

ز بیابان بچہ تدبیر شوم رام تسلی　　　ہست ہر ذرہ جنون چشمکی از داغ پلنگم

حل ۔ مین اس بیابان مین کس تدبیر سے تسلی کا مطیع ہوں کیونکہ ہر ذرہ میرے حق مین داغ پلنگ سے جنون چشمک (صفت مرکب ہے) بنا ہوا ہے (داغ پلنگ مین وحشت ہوتی ہے) مطلب یہ ہے کہ بیابان کے ہر ذرہ نے داغ پلنگ سے وحشت اخذ کی ہے اور وہ جنون کی چشمک زنی کر رہا ہے یعنی جنون کیلئے مجہے اُبہار رہا ہے پلنگم کے میم متکلم کے معنی (میرے لئے یا میرے حق مین) ہین۔

طرب نے از شوق نہ بستم چہ بہ دنیا چہ بعقبےٰ　　　بجہان دگر افگند فشار دل تنگم

حل ۔ نہ مجہے دنیا کا شوق ہوا نہ عقبےٰ کا ۔ دل تنگ کے فشار نے مجہے ایک دوسرے عالم (فضاء محبت محبوب لم یزل) مین پہینکدیا ۔ یعنی دنیا و عقبےٰ دونوں کی محبت سے بیزار ہو گیا تہا فشار کا کام مجتمع کرنا ہے مگر یہان فشار نے دوسرے عالم مین پہینکدیا ۔ بیدل کے کلام کی شوخی سبحان اللہ۔

نتوان کرد بہ این عجز مگر صید تحیر　　　جوہر آئینہ دارد پر پرواز خدنگم

حل ۔ مین اس عاجزی کے ساتہہ بجز حیرت کے کسی شے کو شکار نہیں کر سکتا میرے تیر کے پرواز کا پر آئینہ کا جوہر رکہتا ہے جسمین حیرت ہوتی ہے۔

در رہت تا نشوم منفعل ساز فشردن　　　چو نفس کاش ہیا ئیکہ عنانیست بلنگم

حل ۔ تاکہ تیری راہ مین قدم جانے کی طیاری کا منفعل نہون ۔ سانس کی طرح جسکے پاؤن مین باگ (طاقت رفتار) نہین لنگڑا ہون یعنی جسطرح میری سانس چلنے سے عاجز ہے اسیطرح پاؤن بہی عاجز ہے بس مین قدم جانے سے منفعل ہون کاش بمعنی کش۔

عالمے شد چو سحر بے سپر و بیخود من　　　دامن ناز کہ دارد شکن آرائی رنگم

حل ۔ ایک عالم صبح کیطرح جارہا ہے اور مین بیخود ہون ۔ دامن ناز کس کے پاس ہے مین تو ہمہ تن اپنے رنگ کی شکن آرائی بنا ہوا ہون یعنی رنگ مین مین چنٹین (اُتوم) ڈال رہا ہون کہ وہ شکنزار ہے تو دامن کہان سے آئے۔

بے نیازم ز صنمخانۂ نیرنگ دو عالم　　　کلک تصویر توام در بن ہر موست فرنگم

حل ۔ مین نیرنگ دو عالم کے صنمخانہ سے بے پرواہ ہون یعنی اُسپر فریفتہ نہین ہوتا مین تو تیری تصویر کا موقلم ہون جسکے ہر مو مین ملک فرنگ موجود ہے اہل فرنگ نے تصویر مین بڑا اختراع کیا ہے گویا بال کی　　کہال نکالی ہے۔

شور موج خطر افسانۂ تشویش کہ دارد　　　عافیت ذورقی آراستہ در کام نہنگم

حل ۔ موج خطر کا شور اور تشویش کا افسانہ کون رکہتا ہے یعنی موج کے خوف کون چیختا چلاتا ہے میری کشتی تو عافیت نے نہنگ کے منہ مین آراستہ کر رکہی ہے یعنی مین خود اپنی ہلاکت چاہتا ہون تو موج کا کیا غم۔

میکشد محمل بیطاقتی شمع تحیر　　　بیدل آئینۂ صد رنگ شتابست درنگم

حل ۔ حیرت شمع کی محمل بیطاقتی کو کہینچ رہی ہے یعنی شمع ہر وقت اپنی بیطاقتی سے حیرت مین ہے اے بیدل میری درنگ سو طرح کی شتاب کا آئینہ ہے جس طرح شمع بظاہر ٹہیری ہوئی ہے مگر حقیقت مین روان ہے اسیطرح مین تحیر کی حالت مین روان ہون۔

تو کریم مطلق و من گدا چہ کنی جز اینکہ نخوانیم　　　در دیگری بنما کہ من بکجا روم چو برانیم

حل ۔ الہٰا تو کریم مطلق ہے اور مین گدا ہون مجہے بلانے کے سوا تو کچہہ نہین کر سکتا کوی دوسرا گہر دکہا ۔ اگر تو مجہے اپنے دروازے سے دُتکارے تو مین کہان جاؤن۔

کسے از محیط عدم گران چہ بقطرہ وا طلبد نشان    زخودم نبردہ آنچنان کہ دگر بخود برسانیم

حل۔ کوئی اُس دریا سے جسکا کنارہ عدم ہے قطرے کا کیا نشان ڈہونڈے یعنی جب اتنے بڑے دریا مین قطرہ ملجائیگا تو اُسکا کیا پتہ ملیگا۔ تونے مجھے ایسا گم نہین کیا کہ بار دیگر مجھے مجھ تک پہنچا ئے۔ یعنی مجھے گم گشتگی سے خودی مین لاسکے۔

بکجاست آنقدرم بقا کہ تاملے کندم وفا    عرق خجالت فرصتم نم انفعال زمانیم

حل۔ مجھے اتنی بقا کہان ہے کہ تامل میرے ساتھ وفا کرسکے یعنی میری ہستی کو قیام اور تامل نہین مین فرصت کی شرمندگی کا عرق اور زمانے کے انفعال کی تری ہون کیونکہ زمانہ بھی سیال ہے اسکو بھی تامل اور قیام نہین۔

بفسردگم ہمہ تن الم بہ تردد آبلہ در قدم    چو غبار داغ نشستنم چو سرشک ننگ روانیم

حل۔ مین افسردگی مین ہمہ تن الم ہون اور چلنے مین آبلہ در قدم ہون۔ یعنی نہ ٹھہر سکتا ہون نہ چل سکتا ہون غبار کیطرح بیٹھنے کیلئے داغ ہون اور آنسو کیطرح روانی کیلئے باعث شرم ہون۔ مطلب یہ ہے کہ کسی کام کا نہین لاشئے محض ہون۔

سحر طلسم ہوا قفس ہمہ جاست منفعل ہوس    چہ قدر بعرق کرم نفس کہ بشبنمے لبتانیم

حل۔ صبح جو ایک طلسم ہوا قفس ہے یعنی ہوا کے قفس مین قید ہے سب جگہ اپنی ہوس سے شرمندہ ہے مجھے میری سانس کسقدر عرق عرق (شرمندہ) کریگی کہ تو مجھے ایک شبنم کے بدلے لے سکے (خرید سکے) یعنی مین اپنی خطا سے خود شرمندہ ہون۔

زکدورت من و ماپرم غم بار دل بکہ بشمرم    ستم است بسنگ ترازو یکہ نفس کشد گرانیم

حل۔ من و ما (دوئی) کی کدورت سے کسی طرح اُڑ جاؤن (علیحدہ ہو جاؤن) غم کا جو مجھپر بار گران پڑا ہوا ہے مین اُسکا اندازہ کس شے کرون۔ سانس پر بڑا ظلم ہے اگر وہ مجھے اپنے سنگ ترازو مین گرانی سے کھینچ لے۔ انسان سانس ہر وقت کھینچتا ہے مگر بیدل کہتا ہے کہ مین ایسا گرانبار ہون کہ سانس کا سنگ ترازو مجھے نہین کھینچ سکتا یہ اُسکے لئے تکلیف مالا یطاق اور بڑا بھاری ظلم ہوگا۔

ہمہ عمر ہرزہ دویدہ ام خجلم کنون کہ خمیدہ ام    من اگر بحلقہ تنیدہ ام تو برون در بنشانیم



حل۔ مین تمام عمر بیہودہ دوڑا ہون اب جو جھک گیا ہون تو شرمندہ ہون اگر حلقہ بگیا ہون تو اب تو مجھے اپنے در کے باہر بیٹھانے کیونکہ در کیلئے حلقہ موزون ہے۔

ز طنین پشہ بے نفس خجل است بیدل ہیچکس    بکجا ام و چیم و کیم کہ تو جز بنالہ ندانیم

حل۔ مچھر کی بھنبھناہٹ سے بیدل ہیچکس شرمندہ ہے۔ جبتک نالہ نکرون تو مجھے نہ جانیگا کہ مین کہان ہون کیا چیز ہون اور کون ہون میرا نالہ مچھر کی بھنبھناہٹ ہے۔

نکتہ۔ از زمین تا آسمان یک در فیض تصور کن کہ باز بودن از تسلیم حلقہ اش ابدا سر نخواہد پیچید و فراز نمودن ہرگز پیرامون خیالش نتوان گردید بستگی این در دلیل وسعت آغوشی رحمت است و کشادگی این پیشگاہ خجالت دستگاہ فضل و کرامت۔ مغفرت نیز بہانہ جو است و کرم سخت التفات خو۔ اینجا عقدہا ئے غفلت بیک آہ ندامت نقاب دل آگاہ می کشاید و سر خواب در یک مژہ باز کردن مدنگاہ بر مے آید۔ تا رعونت سر در پیش افگندہ آداب است و تا سرکشی فال خمیدہ نی زند محراب عبادت ست

برخود از غفلت بہشتی را جہنم کردہ ایم    گر دل از شرم معاصی آب گردد کوثر است

حل۔ زمین سے آسمان تک یہ تصور کر کہ فیض کا ایک دروازہ ہے جسکے حلقۂ تسلیم سے ابد تک کھلا رہنا منہ نہ پھیریگا۔ یعنی وہ دروازہ ہمیشہ کھلا رہیگا اور بند کرنا ہرگز اسکے خیال کے گرد بہی نہ پھر سکیگا یعنی کبھی بند نہوگا۔ بند رہنا اس دروازہ کا آغوش رحمت کے وسیع ہونے کی دلیل ہے یعنی جیسے کسی شئے کو بغل مین لیکر آغوش بند ہوجاتی ہے اسیطرح بند ہونا وسعت شفقت کی دلیل ہوتا ہے اسیطرح اس دروازہ کا بند ہونا آغوش رحمت کی وسعت کی دلیل ہے اور کھلنا اس پیشگاہ فضل و کرامت کی دستگاہ کے لئے باعث خجالت ہے یعنی فضل و کرم کا ظرف اسسے بھی خالی ہے لہذا وہ شرمندہ ہے۔ مغفرت بڑی بہانہ جو ہے اور کرم سخت التفات خو کہ جبتک گناہ نہو مغفرت مترتب نہین ہو سکتی اور کرم کی عادت التفات ہے کہ ہمیشہ گنہگارون کی جانب رہتا ہے۔ یہان غفلت کے عقدے ندامت گناہ کی ایک آہ سے دل آگاہ کے منہ سے پردہ اُٹھا دیتے ہین اور ترک خواب مدنگاہ کی ایک پلک کھولنے مین باہر آجاتا ہے یعنی ذرا سی ہوشیاری مین خواب غفلت رخصت ہوجاتی ہے۔ غرور کا سر

آئے ذوالمناہی آداب ہے اور سرکشی کے جھکنے کے فال مارنا بھی محراب عبادت ہے
ہمے غفلت سے بہشت کو اپنے اوپر جہنم کر دیا ہے۔ اگر دل گناہ کی شرم سے
پانی ہو جائے تو گوہر بنجائے۔

نکتہ۔ آدمی بعلت افسون امل در جمیع احوال دشمن آسایش خود ہست اگر در منزل
است فضولی ہوائی سفرش بہ بیابان مرگ دوری وطن میدارد و اگر در سفر است خار خار
سودائے وطن دامنش نمے گزارد نہ در صورت سفر بہرہ یاب کیفیت سفر است و نہ در صحبت
وطن باخبر از جمعیت وطن۔ عالمے در تلاش بیحاصلی نفس گداختہ و میگدازد۔ خلقے
بتردد بیغانہ رنگ ہستی باختہ و میبازد۔ نقد عافیت مفت قدر دانے کہ ہر جا جائے
گرم کرد از مغتنمات ذوق وطن شمرد و ہر کجا پہلو گزاشت قدم خورسندی بمسکن
مالوف افشرد۔

حل۔ آدمی افسون امید کی وجہ سے تمام حالتوں مین اپنی آسایش کا دشمن ہے اگر
منزل مین ہے دوری وطن کی مرگ کا بیابان رکھتی ہے یعنی اس بات پر مرتا ہے کہ کسی
طرح وطن مین جاؤن اور اگر سفر مین ہے جب بھی سودائے محبت وطن کا خار خار
اُسکا دامن نہین چھوڑتا۔ نہ سفر مین کیفیت سفر کا بہرہ یاب ہے نہ وطن مین جمعیت
(اطمینان) وطن سے باخبر ہے۔ ایک عالم فضول تلاش مین اپنی سانس کو گلا رہا ہے
اور ایک مخلوق بیغانہ تردد مین ہستی کا رنگ کھیل رہی ہے۔ ایک قدر دان جہان کہین
جگہہ گرم کرے یعنی مقیم ہو نقد عافیت کو جو مفت ملا ہے ذوق وطن کے مغتنمات سے
گنے اور جہان کہین پہلو چھوڑے (قیام کرے) خوشی کا قدم مسکن مالوف
(عالم بقا) مین جمائے ۵

مقصد آرام است ای کوشش مکن آزار ما  بیدماغان طلب را جادہ ہم سر منزل است

حل۔ ہمارا مقصد تو محض آرام ہے اے کوشش ہمکو تکلیف نہ دے۔ جو لوگ طلب سے بے
دماغ (ناآشنا) مین انکے لئے راستہ بھی سر منزل ہے۔

شعلہ کاران را بخاکستر قناعت کردن است  ہر کجا عشق است دہقان سوختن ہم حاصل است

حل۔ جو لوگ شعلہ کار (محبت مین جلے بھنے مین) انکو خاکستر پر قناعت کرنا لازم ہے
جسکا کسان عشق ہے اُسکا محاصل جلنا ہے۔



شعلہ کاران را بخاکستر قناعت کردن است  ہر کجا عشق است دہقان سوختن ہم حاصل است

حل۔ جو لوگ شعلہ کار (محبت مین جلے بھنے ہوئے ہین) انکو خاکستر پر قناعت کرنا لازم ہے
جسکا کسان عشق ہے اُسکا محاصل جلنا ہے۔

نکتہ۔ صعب ترین حالتیکہ ہیچ مترصدی تہمت خیالش مباد بہ پاندہ انتظار فضولی است و دشوار
ترین قیامتیکہ ہیچ متوقعے در وعدہ گاہ امید اندیشہ ناقبولی۔

حل۔ سخت تر حالت جسکے خیال کا تہمت خدا کرے کوئی امیدوار نہو (اُسکو خیال ہینا گی
لائے) انتظار کے حوان پہ فضول ہے اور مشکل تر قیامت جسکی نکر وعدہ گاہ امید مین
کوئی امیدوار کرے ناقبولی ہے یعنی انتظار فضول ہے اور وعدہ نامقبول ہے ۵

آنجا کہ صیقل آئینہ دار تغافل است  پیدا است تیرہ روزی اجزائے آئینہ
عمری است از امید دلی نقش بستہ ایم  گر حسن کم نگاہ شود وائے آئینہ

حل۔ جہان کہین صیقل تغافل کا آئینہ دار ہے یعنی آئینے کے صاف کرنے سے صاف
غافل ہے وہان اجزائے آئینہ کی تیرہ روزی ظاہر ہے۔ یعنی آئینے سے جب صیقل تغافل کرے
تو آئینہ بہت ہی بدبخت ہے ایک مدت سے ہم امید دل کا نقش باندھے ہوئے ہین۔ اگر
حسن کم نگاہ ہو تو آئینے پر افسوس ہی ہے۔

بکمین دعوے ہستیم کہ چون شمع از نظر افگنم  ہو سہ پے بپا کشیم رگ گردن زسر افگنم

حل۔ مین اپنے دعوے ہستی کی گھات مین ہون کہ اُسکو شمع کیطرح نظر سے گرا دون
کیونکہ شمع کا دعوے ہستی بالکل فضول ہے۔ مین سر کو پاؤن کے نیچے گھسیٹنے
والی ہوس ہون اور سر سے گرنے والی رگ گردن ہون یعنی ہمہ تن عجز ہون غرور
کا دور کرنے والا ہون پس ہستی کے وجود کا دعوے کیونکر قبول کر سکتا ہون جسمین
غرور ہی غرور ہے۔

زغبار عالم مختصر ہوسم چہ فکر زر  اثر ہوس نہ پذیرم آنقدر کہ بروم و بدر افگنم

حل۔ عالم مختصر (دنیا) کے غبار سے چاندی کی خواہش اور زر کی فکر فضول ہے
مینے تو ایسا اثر ہی حاصل نہین کیا کہ اُگون اور پھل باہر ڈالون یعنی مینے دنیا کے
سیم و زر سے متمتع ہونے کی خواہش ہی نہین کی۔ یہان غبار کے سوا کیا خاک ہے
بسواد وادی حرص کہ نشیدہ محال من کشد  فلک اطلسی ثمر آورد کہ بجلوہ پشت خر افگنم

حل۔ حرص اور کوشش کے سواد وادی مین کونسی امید میرا محمل کھینچے یعنی مجھے
دنیا سے کسی قسم کی آرزو نہین آسمان ایک اطلس لائے تاکہ اُسکی جھول بناکر گدہے
کی پیٹھ پر ڈالون میری امید کا محمل تو اس سے اعلیٰ و ارفع ہے۔

**اگرم دہد طلب وفا بہ بنای داغ غمت رضا    دو جہان بآتش دل گدازم و طرح یک جگر افگنم**

حل۔ اگر تیرے داغ کی بنیاد پر رضاء الٰہی مجھے وفا کی طلب دے کہ مین اپنی وفاداری
پوری کرون تو دونو جہان کو دل کی آگ مین گلا دون اور اُنسے ایک جگر کی بنیاد ڈالون
یعنی تیرا داغ غم مجھے اسقدر عزیز ہے۔

**تن سواشدن بوفا قرین ملراز سجود ادب کمین    چو سرشک پا کشدم جبین کہ بآن مکان گذر افگنم**

حل۔ بجز سجدے کے جو ادب کمین ہے یعنی جسکی گھات مین ادب لگا ہوا ہے قرین
وفا ہونا ممکن نہین تاں نیز پیشانی آنسوؤن کیطرح پاؤن نکالے تاکہ معشوق کے مکان تک
گزر ڈالون (داخل ہون) یعنی جسطرح سرشک ادب کے ساتھ چلتا ہے اسی
طرح میری پیشانی پاؤن نکالکر چلے۔

**المیکہ بر جگر آورم بکجا ز سینہ برآورم    کہ بکوہ اگر گذر آورم بصداش از کمر افگنم**

حل۔ جو الم کہ جگر پر لاؤن اُسکو سینہ سے کہان نکالون کیونکہ اگر پہاڑ پر بھی اُسکی
گزر لاؤن تو اُسکی صدا سے پہاڑ کو کمر سے گرا دون یعنی پہاڑ کی کمر ٹوٹ جائے۔

**چہ قدر بعرصۂ آب و گل کنندم مصاف ہوس خجل    مژہ گر ز شکست دل بہم آورم سپر افگنم**

حل۔ آب و گل (دنیا) کے میدان مین ہوس کی جنگ مجھے کہانتک شرمندہ کریگی۔
دل کے شکست پانے یا اُسکے ریزہ ریزہ ہو جانے سے جو گرد پیدا ہوا اس سے پلکون
کو بند کرون اور ڈھال پھینکدون۔ قاعدہ ہے کہ گرد سے پلکین جھپک جاتی ہین۔

**بر ہیکہ محمل نیک و بد ہوس سجود تو میکند    سر خویشم از مژہ پا خورد چو بہ پیش پا نظر افگنم**

حل۔ جس راہ مین نیک و بد (ہر شخص) کا محمل تجھے سجدہ کرنے کی ہوس کرتا ہے وہان
میری یہ کیفیت ہے کہ اگر مین سر کو پیش نظر ڈالتا ہون تو سر پلکون سے ٹھوکر کھاتا ہے یعنی
پلکین خفا ہوتی ہین کہ سر پیش پا کیون ڈالا۔

**چو سحاب میپرم از تری بہوائے منصب میخوری    مگر انفعال سبکسری عرق کند کہ پر افگنم**

حل۔ مین منصب شرابخواری (عیش دنیا) کی ہوا مین یون اُڑ رہا ہون جیسے تری



کے باعث ابر اُڑتا ہے (ابر سے تشبیہ صرف اُڑنے مین ہے نکہ ہوائے منصب
میخواری مین تا ن ابر مین میخواری کا لحاظ ہوتا ہے) کاش انفعال سبکسری
جو ہوائے میخواری سے پیدا ہوا ہے عرق کرے کہ مین اپنے پر گرا دون جس سے اُڑنا
بند ہو جائے کیونکہ جب پر بھیگ جاتے ہین تو جانور سے اُڑا نہین جاتا یعنی طلب عیش و عشرت
ایک سبکسری (بیہودگی) ہے جس سے شرم کرنی چاہیے۔

**بچنین بضاعت شعلہ زن من بیدل و غم سوختن    کہ چو شمع در بر انجمن شررست اگر گہر افگنم**

حل۔ ایسی شعلہ زن بضاعت کے ساتھ مین ہون اور جلنے کا غم ہے مین شمع کیطرح انجمن
کی بغل مین گوہر ڈالونگا تو وہ شرر ہونگے یعنی شمع کے پاس بجز جلنے کے
اور کیا سرمایہ ہے۔

**نبری گمان فسردگی بغبار بے سر و پائیم    کہ چو صبح میفگند نفس چو سحر زمین ہوائیم**

حل۔ اے میرے مخاطب تو بے سر و پائی (پریشانی) کے غبار پر افسردگی کا گمان نکر یعنی میرے
سر و پائی کا غبار افسردہ نہین ہو سکتا کیونکہ میری سانس زمین ہوائی (اُسی غبار) کو سحر کیطرح
آسمان پر پھینکدیتی ہے یعنی جسطرح صبح تمام دنیا پر پھیل جاتی ہے اسی طرح میری سانس
غبار کو پہنچاتی ہے جو تمام آسمان پر محیط ہو جاتا ہے۔ غبار چونکہ ہوا مین اُڑتا ہے لہذا اُسے
زمین ہوائی قرار دیا ہے کہ میری سانس زمین کو آسمان پر پھینک رہی ہے پس غبار
مین افسردگی کہان ہوئی۔

**ز تعلقم نہ ہی نشان کہ گذشتہ ام من از این و آن    بخیال سلسلۂ جہان گرہے نخورد رسائیم**

حل۔ تو میرے تعلق سے نشان ندیکھیگا یعنی دنیا سے میرا کوئی تعلق نہین کیونکہ مین
این و آن سے گزر گیا ہون سلسلۂ جہان کے خیال مین میری رسائی نے گرہ نہین کھائی
یعنی مین عالم بالائی غیر متناہی فضا مین جا رہا ہون اس جہان کے سلسلے مین نہین
اُلجھ سکتا۔

**بدماغ موج گہر زدم ز جنون نشئہ عاجزی    نکشید گرد ہوس سری کہ نکوفت آبلہ پائیم**

حل۔ عاجزی کا نشہ حاصل کرنیکا مجھے جنون ہے جسنے دماغ کو موج گوہر سے بھر دیا ہے یعنی
سب سے مستغنی ہو گیا ہون جو گرد ہوس سر نکالتی ہے میرے آبلہ پائی اُسکو کوٹ ڈالتی ہے
یعنی مین ہوا و ہوس کا دشمن ہون آبلہ پائی کوفت کا فاعل ہے اور (سر ہے) مفعول۔

ز خیال تا مژہ بستہ ام قدح بہار شکستہ ام
خوشت آنکہ سیر پری کنی ز طلسم شیشہ نمائیم

حل - جیسے خیال معشوق کے باعث مینے آنکھ بند کرلی ہے بہار کا پیالہ توڑ ڈالا ہے سیر گل کو ہیچ سمجھا ہے اے مخاطب تیرے حق مین ہی اچھا ہے کہ میرے طلسم شیشہ نمائی سے پری کی سیر کرے - یعنی میرا خیال ایک شیشہ نما طلسم ہے جسمین پری قید کی گئی ہے تو اس طلسم سے پری کو دیکھہ نظربندون اور بازیگرون کا ایک گروہ ہے جو شیشہ بازی کا تماشا دکھاتا ہے -

ہوسم ز نالۂ بی اثر چہ مدعا شکند نظر
نہد استخوان مہ نو مگر بنشان تیر ہوائیم

حل - میرا نالہ بے اثر ہے کسی نشانے پر نہین لگتا میری ہوس کس مدعا کیلئے اپنی نظر توڑے - اب میری اس تیر ہوائی (نالہ) کے نشانہ کیلئے مہ نو اپنی استخوان رکھے پھر بھی بے اثر ہی رہیگا کیونکہ استخوان پر تیر اثر نکریگا مطلب یہ ہے کہ میرا نالہ بلندی پر جاتا ہے مگر بے اثر ہے -

نہ نشیمنی کہ کنم مکان نہ پری کہ برپرم ازمیان
نکنی بعشوۂ امتحان ستم آشیان رہائیم

حل - نہ تو میرے لئے کوئی نشیمن ہے جسکو اپنا مکان بناؤن نہ پر ہے کہ درمیان سے اُٹھ جاؤن اے مخاطب تو عشوۂ امتحان سے مجھے رہائی کا ستم آشیان نہ بناء یعنی رہا کر دینے سے میرے اڑنے کا امتحان کرنا مجھے ستم کے آشیان مین قید کرنا ہے کیونکہ مجھسے نہ اوڑا جاتا ہے نہ میرے نشیمن کو کہین جگہہ ہے (ستم آشیان رہائیم) نکنی کا مفعول ہے -

بکجا است رفتن و آمدن کہ غریبم لشدا از وطن
ز فسون صنعت وہم و ظن ہوس از جدائیم

حل آنا اور جانا کہان ہے کہ مجھے وطن سے غربت مین کھینچے مین اپنے وہم و گمان کے فسون صنعت سے جدائی کا ہوس آزما ہون یعنی جدائی کی محض ہوس ہے مین تو بہت چاہتا ہون کہ کسی طرح وطن سے نکلون لیکن نہ جانے کی طاقت ہے نہ آنے کی -

بجہان جلوہ رسیدہ ام ز ہزار پردہ دمیدہ ام
ثمر نہال حقیقتم چمن بہار خدائیم

حل - مین ہزار پردون سے اُگا ہون تب جلوہ کے جہان مین پہنچا ہون - مین حقیقت الٰہی کے نہال کا ثمر اور بہار خدائی کا چمن ہون (وحدت الوجود اور جناب



باری کا علم اجمالی و تفصیلی)

سر کعبہ گرم فسون من دل دیر جوش خون من
مگذر ز سیر جنون من کہ قیامت ہمہ جائیم

حل - کعبہ کے سر مین میرا ہی فسون عشق ہے اور بتخانہ کا دل میرے ہی خون کا جوش ہے اے مخاطب تو میرے جنون کی سیر سے نگذر یعنی ضرور سیر کر کیونکہ مین ہمہ جائی قیامت ہون یعنے عالم امکان پر قیامت برپا کر رکھی ہے

بہ نگاہ حیرت عالمم بخیال عقدۂ مشکلم
ز جہان فطرت بیدلم نہ زمینیم نہ سمائیم

حل - مین لوگون کی نگاہ مین کامل حیرت ہون اور خیال مین عقدۂ مشکل ہون مین تو فطرت بیدل کے جہان سے ہون نہ زمینی ہون نہ آسمانی (حقیقت واجب الوجود ہون)

نکتہ - تحریر و تقریر مراتب اکثر موافق فطرت عوام است نہ مطابق ہمت خواص معنی مقام کہ خواص را بے تکلف الفاظ معنی نامنظور است و عوام باوجود ایضاح بیان در فہم عبارت نیز معذور - رتبۂ کلام تا بحضیض نقصان نرسد طبع عوام را از جہل مطلق نرہاند و پرتو آفتاب تا جبہہ بخاک نمالد زنگ از طبیعت سایہ مرتفع نگرداند - اگر حسن تحقیق بہ کمال ذاتی جلوہ نماید بر ضعیف نگاہان انجمن تصور ظلم است و اگر جمال معنی از کثیف اصلی رنگ نگرداند بر لفظ آشنایان عالم صورت ستم - درین صورت عالم مدرسۂ حال ابجد ستان قیل و قال منزہ باید فہمید و رموز خلوتکدۂ یقین را از حرف و صورت مخفل وہم و گمان مبرا باید اندیشید -

حل - تحریر اور تقریر اکثر مرتبے عوام کی فطرت کے موافق ہے نہ کہ اُن خواص کے مطابق جو معنی متقام ہین کیونکہ خواص بدون تکلیف کے الفاظ کے معانی دیکھتے ہین اور عوام باوجود واضح کر دینے بیان کے عبارت کے سمجھنے سے معذور ہین - کلام کا مرتبہ جب نقصان کی پستی مین نہ پہنچے عوام کی طبیعت کو جہل مرکب سے نہ چھوڑائیگا اور آفتاب کا عکس جبتک خاک پر ماتھا نہ گھسے سایہ کی طبیعت سے زنگ (تاریکی) دور نکریگا اگر حسن تحقیق ٹھیک اپنے کمال ذاتی سے جلوہ دکھائے تو انجمن تصور کی ضعیف نگاہون پر ظلم ہے (کیونکہ وہ اُس جلوے کے دیکھنے کی تاب نہین رکھتے) اور اگر جمال معنی اپنی اصلی کیفیت سے رنگ کو نہ پھرائے تو عالم صورت کے لفظ آشناؤن پر ستم ہے (کیونکہ اُنہین معنی کے سمجھنے کی طاقت نہین) اس صورت مین عارفون کے مدرسۂ حال

کو مکتب قیل و قال ابجد سے پاک اور خلوتکدۂ یقین کی رموز کو محفل وہم گمان (اہل دنیا) کے حرف و صوت سے مبرا سمجھنا چاہئے۔

**ہمین بزم است کز عرض فریب زشت اینجا　　نگاہ بوالہوس اغیار عاشق یار می بیند**

حل۔ یہی محفل (امکان) ہے کہ یہان خوب و زشت کے فریب سے عاشق کے اغیار کو بوالہوس کی نگاہ یار دیکھتی ہے یعنی اغیار کو یار سمجھتی ہے حالانکہ ماسوائے اللہ سب عاشق کے غیر (رقیب) ہین اغیار عاشق بیند کا مفعول اور یار مفعول ثانی اور نگاہ بوالہوس فاعل ہے۔

**ہمان آبی کہ می بینی طراوت مایۂ گلہا　　چو بر آئینہ باشد کلفت زنگار می بیند**

حل۔ وہی پانی جو پھولون کیلئے مایہ طراوت ہے جب آئینہ پر ہوگا تو آئینہ اس سے زنگ کی کلفت دیکھیگا۔ مے بیند کا فاعل آئینہ ہے۔

**دل ہر قطرہ گردابے است غواص حقیقت را　　تامل در بن ہر مو گرہ صد بار مے بیند**

حل۔ ہر قطرہ کا دل غواص حقیقت (عارف) کے لئے ایک گرداب ہے جس سے وہ حقیقت کے موتی نکالتا ہے یہان تامل ہر بُن مو مین سو بار گرہ دیکھتا ہے یعنی رمز حقیقت سے واقف ہونا مشکل ہے۔

**صدا را کوہ ہم دشتے است جولانگاہ آزادی　　سرشک از نارسائی دشت را کہسار می بیند**

حل۔ پہاڑ کتنا اونچا ہے مگر وہ آواز کیلئے جولانگاہ آزادی کا دشت ہے کیونکہ آواز پہاڑ پر دوڑ جاتی ہے اور سرشک جو نارسا ہے دشت کو بھی پہاڑ جانتا ہے کیونکہ آنسو نہ دوڑ سکتا ہے نہ بلندی پر چڑھ سکتا ہے۔

**حقیقت سطر بیرنگی است کز نقص و کمال خود　　یکے اسرار می خواند یکے اظہار مے بیند**

حل۔ حقیقت الٰہی مین فی حد ذاتہ کوئی رنگ نہین وہ بیرنگی کی سطر ہے کیونکہ اپنے نقص و کمال کے موافق کوی اسرار سمجھتا ہے اور کوئی عین اظہار جانتا ہے پہلا مرتبہ ناقص کا اور دوسرا مرتبہ عارف کا ہے۔

**یکے را از تپیدن بوئے وحشت ہم نمی آید　　یکے در نقش پا ہم صورت رفتار می بیند**

حل۔ ایک کو کسیکے تڑپنے مین بھی وحشت کی بو نہین آتی ایک نقوش پا ہم کو یہ سمجھتا ہے کہ گرم رفتار ہین۔



**تفاوت گر نباشد مقتضائے ساز فطرتہا　　چرا شکل دو پیکر چشم احول چار می بیند**

حل۔ اگر سامان فطرت تفاوت کا مقتضی نہو تو بھینگے کی آنکھہ کیون دو پیکر شکل کو چار دیکھتی ہے۔

**نفس تا دل خط الفت پرستیہا عاشق را　　برہمن جادہ تا منزل ہمان زنار می بیند**

حل۔ عاشق کے لئے سانس دل تک الفت پرستیون کا خط (دستاویز) ہے برہمن اپنا راستہ منزل تک وہی زنار دیکھتا ہے۔ یعنی اسی راستے (زنار سے) منزل مقصود تک پہنچتا ہے۔

**توہم سامان حیرت کن کہ در وحشت گہ فرصت　　خیال آئینہ ہا می آرد و دیدار مے بیند**

حل۔ تو بھی حیرت کا سامان پیدا کر کہ فرصت کی وحشتگاہ مین خیال طرح طرح کے آئینے لاتا ہے اور دیدار دیکھتا ہے کیونکہ عاشق کو فرصت کہان اسکو تو فرصت سے وحشت ہوتی ہے پس حیرت کا پیدا کرنا ضروری ہے تاکہ وحشت بھاگ جائے حیرت سکون چاہتی ہے۔

**نگاہ شوق پیدا کن تماشا ہا تماشا کن　　دو عالم جلوہ است ولے اثر دشوار می بیند**

حل۔ شوق کی نگاہ پیدا کر اور تماشون کا تماشا کر یعنی دیکھ۔ دو عالم محبوب حقیقی کا جلوہ ہے مگر جسپر جلوے کا اثر نہین اسکو مشکل نظر آتی ہے۔

نکتہ۔ حسن اگر بستائش آئینہ پردازد در خور جلوۂ خودش باید ستود و معنی چون ہجو ضعیف لفظ کوشد ہمان رنگینی بہار خود خواہد نمود تنگ توجہ کمال است بچہرۂ منظور کلفت نقصان جا برداشتن و شرم میدان آگاہی دامن مرغوب بخراش تصور انباشتن ذرہ موہوم در غبار ہستی جبہہ تسلیم ناپیدائی میسود گرمی نگاہ آفتابش آئینہ چشمک عروج زود و قطرۂ معدوم در قعر ناکسی بر سجدۂ تمیز نے پیوست برگزیدن اقبال محیطش کلاہ گوہر آرائی شکست پس ذرہ را کہ در آغوش پرتو آفتاب جا دہد کم از ماہش نباید شمرد و قطرہ کہ محیط سامان بزرگی بخشد جز بہ جبلگی نام نتوان بردن۔

حل۔ اگر حسن آئینہ کی تعریف کرے تو وہ آپ اپنے جلوے کی تعریف کرنیوالا ہوگا جسکا عکس آئینے مین پڑتا ہے اور معنی جب تعریف الفاظ کی کوشش کریگا تو اپنی ہی بہار کی رنگینی دکھائیگا کیونکہ معانی الفاظ ہی سے پیدا ہوتے ہین توجہ کمال کیلئے تنگ ہے چہرۂ

پر جو اسکا دیکھا ہوا ہے توجہ کے لئے اٹھیگا تو اپنی جگھہ (مرتبہ) کو نقصان پہنچائیگا اور
میدان آگاہی کیلئے شرم ہے مرغوب (وہ شے جسکی جانب آگاہی کی رغبت ہے)
کے دامن کو خبر امش تصور سے آشنا — قاعدہ ہے کہ میدان مین چلنے سے
خاک اُڑتی ہے اور دامن پر پڑتی ہے حالانکہ مرغوب کا دامن اس سے پاک رہنا
چاہئے زرۂ موہوم غبار ہستی مین تسلیم فنا کی پیشانی بجاتا ہے یعنی معدوم ہوجاتا
ہے نگاہ آفتاب کی گرمی نے اُسکی چمک عروج کا آئینہ صاف کردیا (یہ قاعدہ ہے کہ
غبار جب اوڑتا ہے تو اُسکے ذرے شعاع آفتاب مین چمکنے لگتے ہین اور قطرۂ معدوم
قعرنا کسی مین کسی تمیز کے رشتہ سے پیوند نکھتا تھا بالآخر دریا کے قبول کرنے نے اُسکی کلاہ
گوہر آرائی توڑی یعنی خوشنما اور قیمتی کردیا کیونکہ قطرے سے دریا مین موتی پیدا ہوتے ہین
پس جس ذرے کو آفتاب اپنے پرتو کے آغوش مین جگھہ دے اُسکو چاند سے کم نہ سمجھنا
چاہئے کیونکہ چاند اور ذرہ دونو آفتاب ہی سے مستفید ہوتے ہین اور جس قطرہ کو دریا
بزرگی کا سامان بخشے اُسکو دجلگی (ندی ہونے) کے نام کے سوا دوسرے نام سے
نہ پکارنا چاہئے کیونکہ قطرہ اور ندی دونو کا سرمایہ دریا ہے۔

ای بسا آئینہ کز درد تغافلہای حسن — خاک شد در زیر زنگ و جوہرے پیدا نکرد

حل۔ اے افسوس بہت سے آئینے ہین کہ حسن کی بے پروائیون کے درد (صدمہ) سے
زنگ کے نیچے خاک ہو گئے مگر جوہر پیدا نکیا۔

اے بسا تخمیکہ از بد التفاتیہای ابر — ریشہ داری از زمین یاس سر بالا نکرد

حل۔ اے افسوس بہت سے تخم ہین کہ ابر کی بے التفاتیون سے اُنکے لئے ریشہ داری نے
زمین یاس سے سر نکالا۔ یعنی وہ نہ اُگے۔

شیشہ ہا در محفل افسوس امکان چون حباب — خود بخود در ہم شکست و بادہ سودا نکرد

حل۔ سا یعنی محفل امکان مین بہت سے شیشے بلبلہ کی طرح ٹوٹ گئے اور شراب سے
سودا نکیا یعنی اُنمین شراب نہ بھری۔

گر ہمہ رنگ است موقوف بہار جلوہ ایست — ور ہمہ بوی است بے گل بال شوخی وا نکرد

حل۔ کوئی شے اگر ہمہ تن رنگ ہے تو جلوۂ بہار پر موقوف ہے رنگ بہار ہی مین ہوتے
ہین اور کوئی شے اگر تمام بو ہے بغیر گل کے شوخی کا بازو اُسنے نہین کھولا (خوشبو بغیر



پھول کے پیدا نہین ہو سکتی)

قید کلفت بر ندارد شبنم مہر آشنا — کیست منظور تو شد کز عالم استغنا نکرد

حل۔ شبنم جو آفتاب کی آشنا ہے قید کلفت کی متحمل نہین یعنی آفتاب کی محبت
مین معدوم ہو جاتی ہے موجود رہنا اُسکے لئے کلفت ہے کون ہے جسنے تیرا منظور
نظر ہو کر عالم سے استغنا نہین کیا یعنی جسپر تیری نظر پڑگئی دنیا و فیہا سے مستغنی
ہو جائیگا۔

ہمچنان در حسرت دیداری بالد نگاہ — نالہ ام را جز ہوائی قامتی رعنا نکرد

حل۔ نگاہ حسرت دیدار مین بدستور بڑہ رہی ہے مگر دیدار نہین ہوتا میرے نالہ کو بجز
ہوائے قامت دیدار کے کسینے خوبصورت نہین کیا۔ یعنی نالہ اگر دل سے نکلتا ہے
تو صرف ہوائے قامت مین۔

غبار باشم بہر تپیدن ہزار بیداد می نگارم — بسرمہ فرسود خامۂ ما ہنوز فریاد می نگارم

حل۔ مین لفظ فریاد ہزار مرتبہ لکھون مگر ہر تڑپنے مین غبار ہونگا یعنی فریاد بے اثر ہے اور
تڑپنا فضول ہے۔ میرا قلم سرمہ مین گھسا ہوا ہے پھر بھی فریاد لکھہ رہا ہون یعنی قلم ساکت ہے
اور مین فریاد لکھنا چاہتا ہون۔

بمکتب طالع آزمائی ندارم از جانکنی رہائی — ز زانوئے نارسائی دماغ فرہاد می نگارم

حل۔ مین طالع آزمائی کے مکتب مین جانکنی سے رہائی نہین رکہتا۔ یعنی چاہتا ہون کہ
جانکنی کرون مگر نہین کر سکتا۔ اب نارسائی کے زانو کے نیچے فرہاد کا دماغ لکھہ رہا ہون
نیچے زانو کے نیچے تختی وغیرہ رکھکر لکھنے کی مشق کرتے ہین مجھہ سے فرہاد کی طرح جانکنی تو
نہین ہو سکتی صرف فرہاد کا دماغ یہ دماغ لکھہ رہا ہون یعنی خیالی جانکنی مین مصروف ہون

اگر بسر مشق تار موئی رسد ز نقاش آن تبسم — ز پردۂ دیدہ تا بمژگان چہ حیرت آباد می نگارم

حل۔ اگر نقاش کے ذریعہ سے معشوق کا تبسم تار مو (مو قلم) کے سر مشق پر پہنچ جائے
تو پھر دیکھو کہ پردۂ چشم سے لیکر مژگان تک کیا کیا حیرت آباد کی تصویر نقش کرتا ہون
مگر چونکہ دہن معدوم ہے لہذا تبسم بھی معدوم ہے ورنہ مین دنیا کو حیرت کا تماشا دکھا
دیتا۔ تار مو سے مراد مژگان ہے جو دوسرے مصرعہ مین مذکور ہے۔

ز سطر عنوان عجز حالی سواد مکتوب شوق خالی — ز آشیان شکستہ بالی پری بصیاد می نگارم

حل - یا خدا میری سطرِ عنوان سے جس کو عجز نے مل دیا ہے مکتوب شوق کبھی خالی نہو - مین شکستہ بالی کے آشیان سے صیاد کو ایک پر لکھہ رہا ہون - میرا مکتوب شوق شکستہ بالی کا پر ہے یعنی مین صیاد کا اسیر ہونا چاہتا ہون اگرچہ میرے بال و پر ٹوٹے ہوئے ہین -

تغافلت کردپائمالم چسان نگریم چرا ننالم    فرامشیہا رنگ حالم فرامشت بادمی نگارم

حل - تیرے تغافل نے مجھے پائمال کر دیا ہے مین کیونکر نہ روؤن کیونکر نالہ نہ کرون - اب یہ لکھہ رہا ہون کہ خدا کرے میرے رنگ حال کی فراموشی تجھے فراموش ہو فراموشی کا فراموش ہونا یاد دلانا ہے یعنی تو مجھے یاد کرے -

نہ گرد می جویم از سواری نہ رنگ میخواہم از بہارے    شکستہ کلک اعتباری بلوح ایجاد می نگارم

حل - نہ مین کسی سواری کی گرد ڈھونڈھتا ہون نہ کسی بہار سے رنگ چاہتا ہون مین تو اعتبار کا شکستہ قلم ہون جس سے لوح ایجاد پر کیڑے مکوڑے کھینچ رہا ہون یعنی مین ایک فضول اور بے اعتبار ہستی ہون -

دماغ نظمی ندارم اکنون کہ ریزم از نوک خامہ بیرون    زنبض دل جست مصرع خون بہ پیش فصّاد می نگارم

حل - مین نظم کا دماغ نہین رکھتا کہ قلم کی نوک سے اُس کو باہر نکالون - دل کی نبض سے مصرع خون کودا ہے جسکو فصّاد کے سامنے رکھہ رہا ہون - یعنی اشعار میرا خون دل ہین جو خود بخود جوش مارتے ہین فصاد کو نشتر لگانے کی بھی ضرورت نہین - مطلب یہ ہے کہ بلا تحریک تحرک مضامین پیدا ہو رہے ہین -

برون ز گرد نمودم اما ز اسم دارم غمِ مسمے    ہنوز نقشے ز بال عنقا بصفحۂ یاد می نگارم

حل - مین گرد نمود سے باہر آگیا ہون یعنی مجھہ مین نمود کی گرد بھی نہین مگر اپنے اسم سے مسمی کا غم رکھتا ہون کہ اسم تو ہے مگر مسمے نہین (ہستی کا نام ہی نام ہے وجود نہین) گویا صفحۂ یاد پر بال عنقا سے ایک نقش لکھہ رہا ہون - جب بال عنقا معدوم ہے تو نقش بھی معدوم ہے یاد بھی باقی نرہیگی -

بنقش تحقیق با رعشہ دستم خطا ست ترکیب رنگ بستم    دہید کلین جا در شکستم ہزار بہزاد می نگارم

حل - مین تحقیق حقیقت الہی یا حقیقت وجود کا نقش لکھنے مین رعشہ دست ہون یعنی میرے ہاتھہ مین رعشہ ہے لکھہ نہین سکتا - جس وقت تحقیق کا یہ قلم توڑ ڈالون گا نقش بہزاد جیسے ہزار نقاش پیدا کر دونگا جس ترکیب سے نقش پر رنگ باندھ رہا ہون یہ سراسر خطا ہے -

یعنی عرفان الہی کا حصول ادراک اور عقل سے غیر ممکن ہے ان آلات کو معدوم کر دینا چاہیئے -

درین دبستان بسعی کامل نخواندم افسون نقش باطل    کما لم این بس کہ نام بیدل بخط استادمی نگارم

حل - دنیا کے مکتب مین کامل سعی سے مینے نقش باطل کا افسون نہین پڑھا میرا کمال سعی تو یہ کافی ہے کہ بیدل کا نام استاد ازل کے خط رقم سے لکھہ رہا ہون جو کبھی باطل نہوگا -

نہ بسنز د ز جوہر فطرت بجنون شبہہ و شک زدن    چو نفس جریدۂ ما من ہوس نوشتن و حک زدن

حل - تجھے یہ بات لائق نہین کہ جوہر فطرت سے اپنے کو شبہہ و شک کے جنون مین ڈالے - یعنی دنیا محض شک اور شبہہ (تخیل) ہے اور جوہر فطرت وجود یقینی ہے اور نہ یہ لائق ہے کہ سانس (حدیث النفس) کی طرح ما و من کا دفتر محض نفسانی ہوس سے خود ہی لکھے اور خود ہی مٹائے - یعنی دنیا کی بیہودگیون سے باز آنا اور جوہر فطرت وجود سے کام لینا چاہیئے -

بہ بساط جرعہ کشان تو غم نقل بادہ کہ میکشد    کہ توان ز حرف تبسمت بہزار پستہ نمک زدن

حل - تیرے جرعہ کشون کے فرش پر نقل بادہ (کباب و گزک وغیرہ نمکین چیزون) کا غم کون کھینچتا ہے جبکہ تیرے حرف تبسم سے ہزار پستے پر نمک لگانا ممکن ہے - یعنی اگر تیرے تبسم کا حرف زبان پر آیا ادھر نمک لگے ہوئے ہزار پستے موجود ہو گئے - معشوق کے تبسم مین ملاحت ہوتی ہے -

ق رشتہ قلم و غیرتی چہ جنون بطبع تو جوش زد    کہ دریدہ جیب تعینت غم پنبہ بر کپنک زدن

کپنک بفتحتین نمدا جو غریب لوگ موسم سرما مین اوڑھتے ہین -

حل - تو قلمرو غیرت کا بادشاہ ہے کس جنون نے تیری طبیعت سے جوش مارا کہ تیری جیب تعین (صبر و سکون) کو نمدے پر روئی لگانے کے غم نے پھاڑ ڈالا - یعنی جب تو بادشاہ غیرت عشق ہے تو دنیا کے اسباب آسایش سے کیا واسطہ - مصرع ثانیہ مین دریدہ کا فاعل غم پنبہ بر کپنک زدن ہے -

**چہ ظہور کرد سپاہ تو چہ جفا تغافل جاہ تو — بکشاد و لبست نگاہ تو در آز ملک و ملک زدن**

حل - تیری سپاہ حسن نے کیسا ظہور کیا ہے اور تیرے تغافل جاہ نے (اُس تغافل نے جو تجھے عاشقون سے اپنے جاہ کے باعث ہے) کیسا ظلم کیا ہے کہ تیری نگاہ کی لبست وکشاد مین انسانون اور فرشتون کی حرص کا دروازہ کھٹکھٹانا موجود ہے - یعنی تیری نگاہ لبست وکشاد مُلک و مَلک کو اپنے حُسن پر فریفتہ کرتی ہے -

**بجہان رنگ فنا اثر غم امتحان دگر مبر — بہ محرمان ستم است اگر زر گل رسد بمحک زدن**

حل - جہان رنگ مین جو فنا اثر ہے کسی کے امتحان کا غم نہ سمیٹ - جو لوگ رنگ فنا کے محرم ہین اگر اُنکا زر گل کسوٹی پر کسنے کیلئے پہنچے تو بڑا ظلم ہوگا کیونکہ اُنہون نے تو رنگ کا خوب امتحان کرلیا ہے کہ وہ فانی ہے اور وہ اس راز کے محرم ہوگئے ہین -

**زمزاج ہیچ خلق دون نخجلست طعنہ گر فسون — نشوی جراحت مردہ را ہوس آزمائے کلک زدن**

لغت - کلک بفتحین فصاد کا نشتر اور پچھنا اور منحوس اور نامبارک اور بلا اور سختی اور درد سر اور بالفتح آغوش اور بالضم دُنبے کی نرم اون -

حل - تیرے خلق دون (عادت کمینہ) کا مزاج ایسا ہیچ اور کُند ہوگیا ہے کہ خود صعنہ اپنا افسون دم کرنے کے وقت شرمندہ ہے کہ میرا اثر رائگان جاتا ہے مُردے کے زخم پر نشتر مارنے سے تیرا ہوس آزما ہونا فضول ہے کیونکہ اُس سے خون نہین نکلتا - یعنی کمینہ عادتون نے تیرے مزاج کو مردہ کردیا ہے -

**اثر دماغ رعونتت شدہ تنگ پستی و ذلتت — بکجا ست گوشۂ زانوی کہ توان علم بفلک زدن**

حل - تیری رعونت کے دماغ کا اثر پستی و ذلت کے لئے تنگ ہوگیا ہے یعنی تیری ذلت مین وہ پستی نہین جو تیری رعونت مین ہے گوشۂ زانو (کنج عزلت) مین دوزانو بیٹھکر ترک ماسوائے اللہ کرنا کہان ہے جسکے ذریعہ سے آسمان پر جھنڈا گڑے اسکے غرور کا انجام تو پستی ہے کیونکہ بڑے بول کا سر نیچا (ناظرین دقت اور نزاکت پر غور کرین -

**مگذر ز حاصل مدعا کہ بحکم فرصت بے بقا — چمنی است بر سر زخم ما گل انتظار کرنک زدن**

حل - اے قاتل تو اپنے حاصل مدعا سے نگذر یعنی اپنا مدعا پورا کر کیونکہ فرصت کو بقا نہین - یعنی دُنیا مین فرصت بہت کم ہے ہمارا زخم جو اپنے سر پر کرنک (مخفف کرنلک) کا گل انتظار رجائے ہوئے ہے تو وہ گویا ایک چمن ہے پس تو اس



چمن کی سیر کر مطلب یہ ہے کہ کارد کا کاری زخم لگانے مین تامل نہ کر - ناظرین بہت غور سے سمجھین -

**پے وہم ہرزہ عنان مپو بسراب غرق گمان مشو — ز شنا بجر گمان برو بخیال باطل حک زدن**

حل - وہم کے پیچھے بیہودہ مت دوڑ - دہوکے سے گمان مین غرق مت ہو دریائے گمان کی شناوری سے خیال باطل کی حک کرنے کو جا - یعنی دُنیا محض ایک شک اور دہوکا ہے اس سے نکل -

**حذر ای حسود جنون حسب کہ بحکم آگہی ادب — اثری کہ بیدل ما زند تو نیست کم ز کتک زدن**

لغت - کتک بالضم لاٹھی یا سونٹا -

حل - اے حاسد تو جنون حسب ہے یعنی تیرا حسب (نفس) ہی جنون ہے - بیدل ادب سے خبردار ہے وہ ادب اور تہذیب کے ساتھہ جو اثر ڈالیگا وہ تیرے حق مین سونٹا مارنے سے کم نہین -

نکتہ - حکم الفقراء کنفس واحدۃ بمناسبت محرمیت کلی است یعنی حضور نشاء وحدت کہ دران مقام ساز اعتبار رنگ مغائرت نیافتہ است و توہم دوئی پردۂ یکتائی نشگافتہ بحسب لطافت آشنائی آن مرتبہ ہرگاہ بمبالغہ توصیف غیر ہم کوشیدہ ند فی الحقیقت خود را در نقاب اشارتش پوشیدہ ند و اگر بآرایش عبارتے پرداختہ اند جز طرح شہود معنی نینداختہ و بیگانگی طبایع عام از یکدیگر باعتبار تشخصات جزوی است یعنی امور عالم کثرت درین چارسو جز اجناس مخالفت اشکال و اثقال برہم نچیدہ اند غیر اسباب سود و زیان بغرض اظہار نرسیدہ بسبب کثافت نمائی این مواقع اگر ہمہ چشم بر صورت خود میکشایند چون عکس آئینہ غیر از نقش دوئی مشاہدہ نمی نمایند و ہر چند سر بجیب خود فرو می برند چون شعلہ قدم جز بکام اژدہائے سپرند اینجا متفق است کہ ناقص طبعان و لبستان کوتی از فہم کماہی در پیشگاہ الہی بجیراند و پست فطرتان طبایع ادنی در درک حقایق اعلی معذور - کیفیت معین از لطیف مطلق چہ نماید و رنگ عکس را از صفا و آئینہ چہ پردہ کشاید -

حل - یہ حکم کہ فقراء نفس واحد کی مانند ہین کُلی محرمیت مناسبت سے ہے (یعنی عارف دوسرے عارف کے حال کا محرم ہے (ولی را ولی میشناسد) مراد نشاء و

وحدت کی حضوری ہے یعنی نشاء وحدت کے حاضر ہونے سے سب ایک ہوگئے
ہیں کیونکہ اس مقام میں اعتبار کے سامان نے مغائرت کا رنگ نہیں پایا۔
اور دوئی نے تو ہم یکتائی کا پردہ نہیں پہاڑا چونکہ اہل اللہ اس مرتبہ کی لطافت کے آشنا
ہیں اگر کبھی ما سوای اللہ کی تعریف میں مبالغہ کی کوشش بھی کرتے ہیں تو اپنے کو
خدائے تعالے کے نقاب اشارت میں چھپاتے ہیں یعنی غیر کی تعریف بھی خدائے
تعالے ہی حکم سے کرتے ہیں کیونکہ واما بنعمتہ ربک فحدث وارد ہے اگر وہ کسی عبارت
کی آرائش میں مشغول ہوتے ہیں تو شہود باطنی کے سوا دوسری بنیاد نہیں ڈالتے
اور عوام کی طبیعتیں جو ایک دوسرے سے باہم بیگانہ ہیں تو یہ امر جزوی تشخصات
کی وجہ سے ہے یعنی عالم کثرت کے امور جنہوں نے چارسوے دنیا میں شکلوں کی
مخالفت اور گرانی اجناس کے اور کوئی چیز جمع نہیں کی بجز دنیوی نفع اور نقصان
کے کوئی چیز ظاہر نہیں کر سکتے مواقع دنیا کی کثافت نمائی کے باعث اگر وہ ہمہ تن
اپنی صورت پر نظر ڈالتے ہیں تو آئینہ کے عکس کیطرح بجز دوئی کے کچھ نہیں دیکھتے
یعنی اہل دنیا وحدت سے خالی ہیں اور ہرچند اپنی جیب میں سر ڈالتے ہیں یعنی مراقب
ہوتے ہیں تاہم شعلہ کیطرح اژدہا کے منھ میں جانے کی سوا دوسری جانب قدم نہیں
دہرتے ہیں یعنی کسی حالت میں دنیا اُنکا پیچھا نہیں چھوڑتی - یہاں یہ امر مستغنی علیہ ہے
کہ عالم کون فساد کے ناقص طبع لوگ پیشگاہ الٰہی کی حقیقت کے سمجھنے سے دور ہیں
اور ادنی طبیعت والے پست فطرت بلند ترین حقائق کے درک سے معذور ہیں تعین
یعنی مقید کی کیفیت لطیف مطلق سے کیا شے دکھا سکتی ہے یعنی انسان مقید کیونکر
مطلق کی ماہیت معلوم کر سکتا ہے اور جو رنگ خود مکدر ہے آئینہ کیسا ہی صاف ہو
مگر مکدر ہی نظر آئیگا -

حال عالی فطرتان از نسبت ادنی مپرس    چیز زمین گیر ست خاک از عالم بالا مپرس

حل - بلند فطرتوں کا حال ادنی کی نسبت سے نہ پوچھ - زمین کو خاک گھیرے ہوئے ہے
اس سے عالم بالا کی بات نہ پوچھ -

آشنایان حقیقت از جہان بیگانہ اند    وحشت احوال مجنون دیدی از لیلی مپرس

حل - جو لوگ حقیقت الٰہی سے آشنا ہیں وہ دنیا سے بالکل بیگانہ ہیں جب تو مجنون



کے حالات وحشت دیکھ چکا ہے تو لیلی سے پوچھنا فضول ہے -

محرمان حال ہم در بزم حال آسودہ اند    زین گل افسردہ طبعان ہوس پیما مپرس

حل - جو لوگ محرم حال ہیں وہ بزم حال ہی میں آسودہ ہیں تو اُن لوگوں کا حال نہ پوچھ
جنکے گل از حد افسردہ اور جن کی طبیعتیں ہوس پیما ہیں -

فکر شو تا یابی از نیرنگی معنی نشان    از نگہ غیر از سراغ رنگ صورتہا مپرس

حل - تو ہمہ تن فکر بنجا تاکہ معنی کی نیرنگی کا نشان مل سکے - نگاہ ظاہر بین سے رنگ صورت
کے سراغ سوا کچھ نہ پوچھ - یعنی چشم صورت ظاہری کو دو کھانیگی اور باطن نیرنگی معنی کو -

ہر کس اینجا از مقام خویش میگوید خبر    جز حدیث گاو و خر از مردم دنیا مپرس

حل - ہر شخص مرتبے اور مقام کے موافق اپنی ہی کہیگا اہل دنیا سے گاو خر کے مضمون
کے سوا کچھ نہ پوچھ -

نکتہ - آدمی ریشہ استعدادیست - با آبیاری اتفاق عناصر قابل اعتبار نشو و نما - و
معنی ادراکی بہ ترکیب اخلاط و امزجہ مستعد نقوش چون و چرا - درجات استعداد از نشئہ
شیونات ذاتیہ و افعال و آثار صفات ابنا مراتب شمار ترقی و تنزل ہست و لا یزال در عرض
مدارج نقص و کمال بے اعتبار - دُور و تسلسل مقیدان عالم کثرت یعنی فروع نخلستان
ظہور را با زادگان جہان وحدت کہ اصول ثمرہ شعور اند انقطاع مناسبتی ہست در کمال
جدائی و کثافت پرستان وادی آب و گل را با لطافت محرمان گلشن جان و دل نقصان
مواصلتے ہست در نہایت بیمعرفتی و ناشناسائی جہل عوام در عالم حقائق بعلت نارسائی
و ناتوانی ہست و بیگانگی خواص از وضع کثرت اثر توجہی ہست نہ نادانی پوشیدہ نیست
کہ کثرت تنزل مراتب وحدت ہست و وحدت معراج حقیقت کثرت اگر صاحب صدر آستانی
نپردازد بے نیاز یہا سے منصب عزت ہست و مقیم آستان را دوری نسبت صدر از
نارسائی ہمت و قصور فطرت طائفہ کہ محرم حقائق موجودات اند و فرقہ کہ متعلق صور کونیہ
اند محض قصور - پس ہر فردے از افراد دفتر الٰہی و کونی محیط اسرار خود ہست بلکہ بہ غیر وقتے
رسد کہ از خود برآید و این نیز کہ از خود برآمدہ بہ دیگرے تواند رسید نشاید -
حل - آدمی استعداد کا ایک ریشہ ہے جو عناصر کے باہمی اتفاق (آتش و آب و باد و خاک)
سے قابل اعتبار نشو و نما ہے اور وہ ایسے ادراک کا معنی ہے جو اخلاط اربعہ (برودت

رطوبت - حرارت - یبوست سے نقوش چون و چرا کیلئے مستعد ہے - استعداد کے درجات ذاتی شئونون اور افعال و آثار صفات کے نشے سے ہمیشہ ترقی و تنزل کے شمار کے مراتب ہین یعنی جسقدر استعداد ہوگی اُسیقدر انسان ترقی کریگا - اور ہمیشہ مدارج نقص و کمال کے پیش کرنیمین بے اختیار ہوگا - عالم کثرت کے قیدیون یعنی نخلستان ظہور کی شاخون کے دَوَر و تسلسل کو جہانِ وحدت کے آزادون کے ساتھ جو شعور کے پھل کی جڑین ہین حد درجہ کی جدائی مین مناسبت کا انقطاع ہے یعنی دنیادارون کو جہانِ وحدت کے آزادون (اہل اللہ) سے مطلق مناسبت نہین ہوتی اور وادی آب و گل کے کثافت پرستو (دنیادارون) کو گلشن جان و دل (عرفان الہی) کے محرمان لطافت سے مواصلت کا نقصان نہایت بڑی معرفتی اور ناشناسائی مین ہے یعنی دنیادار نہ اہل اللہ کو پہچان سکتے ہین نہ اُنسے ملسکتے ہین - عالم حقائق مین عوام کی جہالت نارسائی اور ناتوانی کے باعث سے ہے اور کثرت کی وضع (طرز) سے خاصان وحدت کی بیگانگی ایک توجہ خاص کا اثر ہے تکہ ادائی - یعنی خاصان وحدت اپنی توجہ بجانب کثرت مبذول نہین کرتے - اور یہ بات پوشیدہ نہین کہ تنزل مراتب وحدت کا نام کثرت ہے اور وحدت حقیقت کثرت کی معراج ہے اگر کوئی صدر نشین اپنی چوکھٹ کی جانب متوجہ نہو تو یہ بات اُسکے منصب عزت کی بے پروائیون سے ہے اور جو شخص چوکھٹ پر مقیم ہے اگر وہ صدر سے دور ہے تو اُسکی ہمت کی نارسائی اور اُسکی فطرت کا قصور ہے - جو گروہ کہ حقائق موجودات کا محرم ہے وہ عین حقائق ہے اور جو گروہ کہ دنیا کی صورتون سے علاقہ رکھتے ہین وہ محض صورت ہین - پس ہر فرد افراد دفتر الہی اور کونی سے آپ اپنے اسرار کا دریا ہے اپنے اسرار پر محیط ہے وہ غیر کی کُنہ تک اُسوقت پہنچے کہ اپنے آپ سے نکلے اور یہ بھی چاہیئے اپنے سے نکلکر دوسرے تک پہنچے (ورنہ وحدت وجود باطل ہوگی)

گر ز رز جوشیدہ است اسرار مُل  چون بہ بینی رز رز است و مُل مُل است

حل - اگرچہ شراب کے اسرار انگور سے جوش مارا ہے مگر جب تو غور سے دیکھیگا تو انگور انگور ہے اور شراب شراب -

در ہمہ از ریشہ ہست ایجاد گل  ریشہ یک ریشہ ہست و گل گل است

حل - اور اگرچہ پھول کی ایجاد ریشہ سے ہے لیکن ریشہ ریشہ ہی ہے اور پھول پھول ہے -

گرچہ اجزا غیر ہم گل کردہ اند  ہیئت مجموعی اینہا گل است

حل - اگرچہ پھول مین ایسے اجزا نے ظہور کیا ہے جو ایک دوسرے کے غیر ہین یعنی اُسی مین پتیان اور پنکھڑیان ہین اور اُسیمین دانے بیج وغیرہ ہین تاہم ان سب کی مجموعی ہیئت درحقیقت گل ہے -

ہیچکس محرم نوای غیر نیست  ہر یکے در گلشن خود بلبل است

حل - کوئی شخص غیر کا محرم نوا نہین ہر شخص اپنے گلشن مین آپ بلبل ہے -

سخت بے پرواست حسن از یکدگر  مد ابرو بے نیاز از کاکل است

حل - حسن باہم ایک دوسرے سے بے پروا ہے - ابرو کا مد کاکل سے بے پروا یعنی ابرو میز ہی خم ہے اور کاکل مین بھی مگر ابرو خم کے حاصل کرنیمین کاکل کی محتاج نہین -

چہ دارد این گیرودار ہستی لذاز صد نام و ننگ خوردن  شکست آئینہ جمع کردن فریب تمثال رنگ خوردن

حل - ہستی ناپائدار کی گیرودار کیا شے رکھتی ہے - یہی کہ سو نام و ننگ مین گلنا - یعنی برائے نام ہستی ہے مگر چونکہ فانی ہے لہذا باعث ننگ ہے اسکے سوا اور کیا شے رکھتی ہے آئینہ کی شکست (بے ثباتی) کا جمع کرنا اور تمثال رنگ کا فریب کہانا ہے - یعنی آئینہ بالآخر ٹوٹیگا اور اُسکو زنگ لگیگا پس اُس سے دل لگانا تمثال رنگ کے فریب مین آنا ہے -

خوش ست از ترک خودنمائی بزنگت ہوش پرانی  بکسوت ریش دہقانی زشانہ

حل - تیرے حق مین اچھا یہ ہے کہ خودنمائی کو چھوڑ کر ایک دم ہوس دنیا کی ننگ سے نکلے - دہقان کی ڈاڑھی پریشانہ سے تصفیہ کہانا کبتک - یعنی کنگھی سے ڈاڑھی کی آرائش مین کبتک مصروف رہیگا -

سر تا سر ز خود بر آرد نہ روز بیند نہ شب شمارد  دماغ کم فرصتان ندارند غم شتاب و درنگ خوردن

حل - شعلہ تاکہ اپنے سے سر نکالے یعنی فنا ہو جاے نہ دن دیکھتا ہے نہ رات گنتا ہے وجہ یہ ہے کہ کم فرصتون کا دماغ جلد و دیر کا غم نہین کہتا یعنی فوراً فنا کی منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہین مطلب یہ ہے کہ فنا ہونیمین ہستی کی تمثال شعلہ کی سی ہے جسے مطلق مہلت نہین -

گم تلاش ہوس شمر قدم عجز طلب فشردم        بکعبۂ امن آرہ بردم ز تیشہ بر پای لنگ خوردن

حل۔ مینے تلاش ہوس کا گم ہوجانا گننا۔ یعنی تلاش ہوس گم (معدوم) گیا اور عجز
مین قدم جمایا یعنی طلب کو عاجز کردیا یا مین طلب کرنے سے عاجز ہوگیا۔ لنگڑے پاؤن
پر تیشہ مارنے سے کعبۂ امن کی جانب راہ لیگیا یعنی جب لنگڑے پاؤن نے چلنے دق کیا
تو اسکا علاج یون کیا کہ تیشہ ماردیا چلنے چھٹی ہوئی۔ یعنی عاجز ہوجانا ہی منزل مقصود پر پہنچ جانا ہے

درماندن از شنا تو حد شنا ہست

طمع بہر جا فشرد دندان ز آفتش نیست چندان باک        باشتہای عرض پسند آن زبان ندارد تفنگ خوردن

حل۔ طمع جہان کہین اپنا قدم جماتی ہے اسکو آفت سے چندان خوف نہین رہتا یعنی طمع
کیلیے خوف ضرور ہے۔ ان لوگون کی خواہش سے جو عرض پسند ہین یعنی لوگون کی عرض
معروض (سوال) کو پسند کرتے ہین زبان بندوق کی گولی کہانا (سوال کرنا) پسند
نہین کرتی۔ یعنی اہل دنیا کے سامنے عرض معروض کرنا زبان کیلئے بندوق کی گولی کہانا ہے۔

اگر جہان جملہ لقمہ آید ز فکر جوع تو بر نیاید        مگر جو آماج لب گشاید ز عضو عضوت خدنگ خوردن

حل۔ اگر جہان ہمہ تن لقمہ پیدا کرے مگر تیری بہوک کی فکر سے ہرگز خلاصی نپائیگا۔ ہان
اسصورت مین کہ تیرا ہر عضو نشانہ کیطرح تیر کہانے کو منہہ کہولے۔ یعنی تیرون کہانے سے البتہ
تیری بہوک بہر سکتی ہے۔

چسان بتدبیر فکر خامت خمار حسرت رود ز جامت        کہ در نگین ہم بقدر نامت فزود خمیازہ سنگ خوردن

حل۔ تیرے فکر کی تدبیر سے حسرت کا خمار کیونکر تیرے جام حرص سے جائے کہ
نگین مین بھی تیرے نام کے موافق پتھر کہانیکا خمیازہ بڑھ گیا ہے۔ نگین اکثر مدور بیضوی
شکل ہوتا ہے جو خمیازہ کی شکل ہے اور وہ کہودا جاتا ہے اور کہودنا ہی گویا کہانا ہے۔
گویا تیرے نام مین بھی اسقدر حرص ہے کہ پتھر کہا رہا ہے۔ نگین پر نام کہدتے ہین جسقدر
پتھر کہدکر ضائع ہوتا ہے گویا تیرا نام اسکو کہا جاتا ہے۔

بکیش آن چشم فتنہ مائل بفتوی آن نگاہ قاتل        بحل گرفتند خون بیدل چو مے بدین فرنگ خوردن

حل۔ اُس فتنہ مائل آنکہہ کے مذہب اور اُس نگاہ قاتل کے فتوے سے بیدل کا خون مباح
ہوگیا جیسے دین فرنگ مین شراب خوری مباح اور معاف ہے۔

بتماشای این چمن در مژگان فراز کن        زخمستان عافیت قدحی گیر و ناز کن



حل۔ چمن عرفان الہی کے تماشا کیلئے پلکون کا دروازہ بند کر۔ یعنی آنکہین بند کرکے مراقب
ہو اور عافیت (اطمینان قلب) کے میخانے سے ایک جام پی اور اپنے عیش پر ناز کر۔

مشکن جام آبرو بہ تپشہای آرزو        عرق احتیاج ز امی مینا ے آز کن

حل۔ آرزون کی تپش سے آبرو کا جام مت توڑ اور چونکہ اہل احتیاج کو التجا کے وقت شرم
آتی ہے لہذا عرق احتیاج کو اپنے شیشۂ آز کی شراب بنا۔ یعنی اپنے کو محتاج بنا اور محتاج
رہنے مین خوش ہو اور کسیکی التجا نہ اٹھا۔

مپسند آنقدر ستم کہ بجبت وجو شوی علم        گرہ دست و دل ز ہم مژہ بگشا و باز کن

حل۔ اپنے اوپر اتنا ظلم نکر کہ تو جستجو مین مشہور ہوجائے اور دست و دل مین جو گرہ پڑی
ہوئی ہے اپنی پلکین ایک دوسری سے جدا کرکے اُس گرہ کو کہول ڈال۔ یعنی تیرے
مقصد مین گرہ نہین بلکہ دست و دل مین گرہ ہے جب تو آنکہین کہولیگا یعنی عرفان
الہی پر تدبر و تفکر کریگا وہ گرہ خود کہلجائیگی۔

بچہ افسانہ مائلی کہ ز تحقیق غافلی        تو تماشا مقابلی ز خیال احتراز کن

حل۔ تو کونسے افسانہ پر مائل ہے کہ تحقیق سے اسقدر غافل ہے تو تماشا مقابل ہے (صفت
مرکب) یعنی تماشا قدرت تیرے سامنے ہے اِن وان کے خیال سے احتراز کر۔

نہ ظہور لیست نے خفا نہ بقا است نے فنا        بہ تخیل حقیقتے کہ نداری مجاز کن

حل۔ نہ کوئی شئے ظاہر ہے نہ پوشیدہ ہے نہ بقا ہے نہ فنا ہے تو جو حقیقت اپنے
تخیل مین نہین رکہتا اُسکو مجاز قرار دے لے۔ یعنی اصل حقیقت وجود تو تجہے معلوم
نہین پس مجاز پر اکتفا کر کیونکہ عالم شہود فقط مجاز ہے نکہ حقیقت۔

چو غبار شکستہ در سر راہت نشستہ ام        قدمے بر زمین گزار و مرا سر فراز کن

حل۔ مین ٹوٹے ہوئے غبار کیطرح تیرے سر راہ مین بیٹھا ہون ایک قدم زمین
پر رکہہ اور مجہے سربلند کر۔ تاعدہ ہے کہ قدم رکہنے یا ٹہوکر مارنے سے غبار
بلند ہوجاتا ہے۔

بہ ادائے تکلمے بفسون تبسمے        شکرے را قوام دہ نمکے را گداز کن

حل۔ ایک تکلم کی ادا اور ایک تبسم کے فسون سے شکر کو قوام دہ۔ اور نمک کو
گداز۔ معشوق کے کلام مین شیرینی اور تبسم مین نمک ہوتا ہے۔

عطش حرص یک قلم ز جہان بردہ رنگ نم — ہمہ خاک ست آب ہم بہ تیمم نماز کن

حل - حرص کی پیاس جہان سے بالکل نم کا رنگ تک لیگئی (سب چوس گئی) اُوم پانی بھی خاک ہوگیا - اب تیمم سے نماز ادا کر -

نکند رشتہ کوتہی اگر از عقدہ وارہی — مسرت از آرزو تہی چو شود پا دراز کن

حل - اگر تو اپنے رشتہ کی گرہ دور کردیگا تو اُسمین کوتاہی نہ رہیگی (گرہ کہلجانے سے رشتہ بڑھ جاتا ہے) جب آرزو سے تیرا سر خالی ہو جائے یعنی دنیا و مافیہا کی کوئی آرزو نہ رہے تو پاؤن پھیلا یعنی ابدی آسایش مین رہ -

ز فسردن چو بگذری شوی آئینہ پری — دل سنگین گداز و کارگہ شیشہ ساز کن

حل - جب تو افسردگی سے باہر نکلجائیگا تو پری کا آئینہ (وہ شیشہ جسمین عامل لوگ پری کو قید کرلیتے ہین) بنجائیگا - اپنے سنگین (سخت) دل کو گلا اور آئینہ سازی کا کارخانہ قائم کر جسمین پریان (اسرار معرفت) قید ہو جائینگی -

بنشین بیدل از حیا پس زانوی خامشی — نفس چند حرص را ز طلب بے نیاز کن

حل - اے بیدل حیا سے زانوے خامشی کے پیچھے بیٹھ - تھوڑی دیر حرص کو طلب سے بے پروا کر -

نکتہ - طینت آدمی بحکم الناس نیام خمیر سبات غفلت است و اطلاق بیداری بر حقیقت غنودن انجامش آثار کذب و تہمت - اینجا با مژگان قدم لغزشے میسپرد - آگاہی با بسر منزل بیخبری آسودہ است و با نگاہ آغوش تاملے مے افشرد - ہوشہا بمہد بیخودی غنودہ - پس در بساطیکہ قافیہ شعور باین تنگی است و ساز شہود باین غیبت آہنگی - بصفت چشمے کہ بجہت منصوبہ بیداری بر دارد تا سرمایہ تماشائیکہ دارد رائیگان در نبازد - فرصت شناسان ذوق حضور را درین انجمن التیام جراحت دیدہ با سخت الم است و پریشان نا کردن موئے مژگان صعب ماتمے -

لغت - نیام نائم کی جمع یعنی سونیوالے - سُبات بالضم نیند اور غفلت -

حل - آدمی کی سرشت اس حکم کے لحاظ سے کہ لوگ سوتے ہین خواب غفلت مین خمیر کیگئی ہے یعنی غفلت ہی انسان کا خمیر ہے اور سونے کی حقیقت پر بیداری کا اطلاق جہوٹ اور تہمت ہے یہان قدم مژگان کو لغزش سونپتا ہے یعنی پلک



اُٹھہ نہین سکتی آگاہی (ادراک) بیخبری کی سر منزل پر سوتی ہے اور یہ مقام نگاہ تامل کو آغوش مین دباتا ہے یعنی نگاہ کو دیکھنے مین تامل کرنا پڑتا ہے ہوش و حواس بیخودی کے گہوارے مین سوئے ہوئے ہین پس جس بساط مین قافیہ شعور کا اسقدر تنگ اور شہود کا ساز اسقدر غیبت آہنگ ہے یعنی اُسکی آواز غائب ہے کون صفت اپنی نظر بیداری کے منصوبہ مین اُٹھائے تاکہ تماشا (نظارہ) جو سرمایہ (قوت بصارت) نہین رکہتا اُسکو رائیگان نہ ہار دے - ذوق الٰہی کے فرصت شناسون کے لئے اس انجمن مین آنکہون کے زخمونکا بہر جانا سخت تکلیف ہے اور موئے مژگان کا پریشان نکرنا سخت ماتم ہے یعنی یہان تو بیداری ہی بیداری ہے آنکہین اور پلکین بند نہین ہوتین ہمیشہ کہلتی رہتی ہین پس عارفان الٰہی فرصت دیدار کو غنیمت سمجہتے ہین اُنکے لئے سونا کہان

سبکساری ہاست ز آب دیدہ ترک سرگرانی کن — نگہ را اندکے روشن سواد جلوہ خوانی کن

حل - سبکساری آب دیدہ سے حاصل ہوتی ہے سرگرانی کو چہوڑ - نگاہ کو تہوڑی دیر کیلئے دوست کے جلوہ کی کتاب پڑھنے سے روشن سواد کر (قاعدہ ہے کہ جب مُنہہ پر پانی چہڑکا جاتا ہے تو نیند کی سرگرانی جاتی رہتی ہے -

کند تا کی فسون خواب پیش از مرگ در گورت — بہ بیداری علاج چشم زخم زندگانی کن

حل - خواب کا افسون کب تک تجہے پیش از مرگ زندہ در گور کریگا کیونکہ خواب بہی اہل اللہ کے نزدیک ایک قسم کی موت ہے - زندگی کے چشم زخم (زخم چشم) کا علاج بیداری سے کر -

درون بیضہ جز افسردگی دیگر چہ میباشد — چمنہا تحت پرواز ست سعی پرفشانی کن

حل - انڈے مین افسردگی کے سوا کیا ہوتا ہے چمن تیرے پرواز کے تحت مین ہین پرون کو پہڑپہڑا کر اُڑنے کی سعی کر یعنی غافل نہو اور چمن عرفان پر پرواز کر -

نکتہ - مقصود سر بگریبان بفکر تحقیق خود افتادن است نہ از سرگرانیہائے بیحسی سر در زانو دادن - و مدعائے تامل بہ کنہ معنی وارسیدن است نہ غبار مژگان بر سر بینش پاشیدن معنئ تفکر غور حقیقت اشیا است و حقیقت اشیا بقدر عرض صور چہرہ کشا - درین عالم کدہ بمضمون تخیل خواب بر طبیعت نباید گماشت و بفریب تفکر دامن شہود از چنگ فرصت نباید گذاشت جلوہ بے نقاب را بخیال مشاہدہ نمودن از نارسیہائے محرومی نگاہ است

واز معنی مکشوف مسمے تراشیدن دلیل وقتہاسے فطرت کوتاہ۔

حل - سرگریبان ہونے سے مقصد اپنی تحقیق کی فکر مین پڑنا ہے نکہ بحیس ہوجانیکی سرگرانیون سے سرزانو کو درد مین مبتلا کرنا - اور تامل (تدبر و تفکر) سے مدعا معنی کی کنہ پر پہنچنا ہے نکہ مژگان کا غبار بصارت کے سرپر ڈالنا - تفکر کے معنی حقیقت اشیاد پر غور کرنا ہے اور اشیاء کی حقیقت بقدر پیش ہونے صورتون کے پردہ کشا ہے یعنی جسقدر صورتین سامنے آئینگی اُسیقدر حقیقت عرفان کا انکشاف ہوگا - اس تماشاکدہ (دنیا) مین تخیل کے افسون سے طبیعت پر خواب کو مسلط نکرنا چاہئے اور فریب تفکر سے شہود کا دامن فرصت کے چنگل سے چھوڑنا نچاہئے - جلوہ بے نقاب کو خیال مین مشاہدہ کرنا محرومی نگاہ کی نزاکتین ہین اور جو معنی ظاہر ہین اُنسے معنے تراشنا خطرت کی قوتون کی کوتاہی کی دلیل ہے -

دیدہ را ترک ہوس ہاۓ غنودن ہنر است　　ورنہ اینجا رگ خواب از مژہ نزدیکتر است

حل - آنکھون کیلئے سونے کی ہوسون کا ترک کردینا ہنر ہے ورنہ یہان تو خواب کی رگ پلکون سے بھی نزدیکتر ہے یعنی غفلت ہر وقت گھات مین ہے -

غیر افسردہ دلی غنچہ ندارد در بار　　وضع گل آئنہ پرداز بہار دگر است

حل - غنچہ اپنے قبضہ مین بجز افسردہ دلی کے کچھہ نہین رکھتا - گل کی وضع ایک اور ہی بہار کی آئینہ پرداز ہے یعنی پھول ایک دوسری بہار دکھارہا ہے -

غافل از ظاہر آفاق نباید بودن　　آخر اے بیخبر این بزم طلسم صور است

حل - ظاہر آفاق (عالم صورت) کے مشاہدے سے غافل نہونا چاہئے آخر اے بیخبر یہ تو صورتون کے طلسم کی محفل ہے جو دیکھنے ہی کیلئے پیدا ہوئی ہے -

سر طرہ بہوا افشان ختنی بمشک تر آفرین　　مژہ با آئنہ باز کن گل عالم دگر آفرین

حل - اے معشوق اپنے طرہ کا سر ہوا مین جھاڑ - یعنی طرہ کو ہوا مین کھول اور مشک تر سے ایک ختن پیدا کر - آئینے مین آنکھہ کھول اور ایک دوسرے عالم (عالم حُسن) کا پھول پیدا کر یعنی جب آئینہ دیکھکر بناؤ سنگار کریگا تو حُسن کا کچھہ اور ہی عالم ہوگا -

ز حضور عشرت بیش و کم نہ بہشت خواہم نہ ارم　　بخیال داغ تو قانعم تو برائے من جگر آفرین

حل - مین کم یا زیادہ عشرت کے حضور سے نہ بہشت چاہتا ہون نہ باغ ارم - مین تو



تیرے داغ محبت کے خیال مین قانع ہون تو میرے لئے جگر پیدا کر - یعنی مین ایسا جگر کہان سے لاؤن کہ تیرے داغ کا تحمل ہوسکے پس مجھے جگر کی ضرورت ہے جگر ملے تو داغ بھی ملے - اسی پر اتنک قانع ہون -

بکمال خالق انس و جان نہ زمین رسید نہ آسمان　　چو صدف چہ وا دہد نشان ز حقیقت گہر آفرین

حل - خدا تعالیٰ کے کمال تک نہ زمین کی رسائی ہے نہ آسمان کی - اِسکی وجہ یہ ہے کہ صدف کو گوہر پیدا کرنے والے کی ماہیت معلوم نہین پس وہ گہر آفرین کا کیا نشان دیسکتی ہے صدف تو گوہر پیدا کرنیکا آلہ یا ظرف ہے - وہ گوہر آفرین کی صنعت کو کیا جانے -

حذر از فضولی وہم و ظن تو چہ میکنی بجہان تن　　در احولی ہوس مزن و چشم یک نظر آفرین

حل - وہم و گمان کی فضولی سے بچ - تو جہان تن مین کیا کررہا ہے - محض ہوس سے احول (بھینگا) ہونے کا دروازہ نہ کھٹکھٹا دو آنکھون سے ایک نظر پیدا کر - یعنی وہم و ظن دوئی ہے اور واجب الوجود کو عالم کثرت مین نگاہ وحدت سے دیکھنا علم الیقین اور عین الیقین ہے - جہان تن کا وجود محض وہم و ظن ہے -

منشین چو مطلب دیگران بغبار منت قاصدان　　رقم حقیقت رنگ شو ز شکست نامہ پر آفرین

حل - دوسرون کے مطالب کیطرح قاصدون کے غبار مین مت بیٹھ یعنی معشوق تک نامہ پہنچانے کیلئے قاصدون کا ممنون نہو - رنگ حقیقت کی رقم بنجا اور خط کی شکست سے پر پیدا کر - یعنی شوق کا پر لگاکر معشوق حقیقی تک جا پہنچ (حقیقت رنگ) رقم کی صفت ہے یعنی وہ رقم جسکا رنگ (خط لکھنے کی سیاہی) حقیقت الٰہی ہے -

سر و برگ راحت این چمن بخیال ما نکند وطن　　چو غبار نم زدہ گو فلک سر ما بزیر پر آفرین

حل - چمن دنیا کی راحت کا سامان ہمارے خیال مین جاگزین نہین ہوتا یعنی دنیا کی راحت ہمارے خیال مین بھی نہین آتی - اے مخاطب آسمان سے کہدے کہ بھیگے ہوئے غبار کیطرح ہمارا سر پرون کے نیچے پیدا کر تاکہ ہم آرام سے بیٹھے رہین - قاعدہ ہے کہ جب غبار مین نم آجاتا ہے تو وہ اُڑ نہین سکتا - جانور تو جبھی اُڑیگا کہ پرون سے اپنا سر نکالیگا اور آرام کیوقت جانور پرون مین اپنا سر رکھتے ہین -

چمنیست عالم نوبہری نظرے بسکاری عافیت　　چو چنار روز کف تہی ہمہ چلہ بر کمر آفرین

لغت - بہلہ بالفتح وہ چرمی دستانہ جو شکاری لوگ شکار کیوقت ہاتھ مین پہنتے ہین -

حل - عالم بے بری (دنیا) ایک چمن ہے جو عافیت کا طرب شکار ہے یعنی عافیت سے جو طرب حاصل ہوتی ہے دنیا اُسکو شکار کرتی ہے مطلب یہ ہے کہ دنیا مین حقیقی عافیت نہین نہ اس چمن سے کوئی پھل حاصل ہوتا ہے تو شکار کیلئے بجائے اسکے کہ ہاتھ مین دستانہ پہنے چنار کی طرح خالی ہاتھہ جا اور دستانہ کمر پر پیدا کر - یعنی فضول - چنار کو نہ تو پھل آتا ہے نہ اُسکے پتون پر جو پنجۂ انسان کے ہمشکل ہوتے ہین پوست ہوتا ہے بلکہ پوست صرف کمر پر ہوتا ہے - یعنی دنیا تو خود عافیت کی طرب شکار ہے بجھے اس سے کیا شکار ملسکتا ہے - جسطرح چنار تہیدست ہوتا ہے تو بھی تہیدست رہ -

**ز سحاب این چمنم مگو بگذر ز عشوۂ رنگ و بو بتو التماسی گریہ ام دو سہ خندہ گل بسر آفرین**

حل - میرے اس چمن (دنیا) کے سحاب کا حال مجھہ سے کچھہ نہ کہہ یعنی اس قصے کو جانے دی اسکے رنگ و بو کے عشوے سے بھی درگذر - اے مخاطب مین تجھہ سے یہ التماس کرتا ہون کہ گریہ کر اور اپنے سر پر دو تین گل خندہ لگا یعنی خوش ہو - کیونکہ لوگ جب چمن کی سیر کو جاتے ہین تو ٹوپیون یا پگڑیون مین پھول لگا لیتے ہین مطلب یہ ہے کہ دنیا کے چمن کا سحاب حقیقی خوشی نہین بلکہ محبوب حقیقی کی یاد مین رونا اصلی خوشی ہے -

**سر زلف عربدہ شانہ کن نگہ فتنہ فسانہ کن روش جنون بہانہ کن ز غبار من سحر آفرین**

حل - اے معشوق اپنے سر زلف مین عربدہ (جنگجوئی) کی کنگھی کر ایک نگاہ سے جو فتنہ پردازی مین مشہور ہے دیکھہ اور وہ روش (چال) جو جنون کیلئے بہانہ ڈھونڈھتی ہے یعنی دنیا کو مجنون کرتی ہے) چل اور میرے غبار سے صبح پیدا کر یعنی چلنے مین غبار کو ٹھوکر سے اُڑا - چونکہ غبار مین سفیدی نمایان ہوتی ہے لہذا اُسکو صبح سے تعبیر کیا ہے ناظرین ترکیبون پر غور کرینگے تو پورا لطف اُٹھائینگے -

**بکلام بیدل اگر رسی مگذر ز جادۂ منصفی کہ کسی نمیطلبد ز تو صلۂ دگر مگر آفرین**

حل - اگر بیدل کے کلام تک تیری رسائی ہو تو بجز انصاف کے دوسری راہ سے نگذر کیونکہ اے مخاطب بجز آفرین کے تجھسے دوسرا صلہ کوئی نہین مانگتا - فی الحقیقت بیدل کی نازک خیالی کا صلہ دینا مشکل ہے -

**ز رہ ہوس بتو کی رسم نفسے ز خود نرمیدہ من ہمہ حیرتم بکجا روم بر ہت سرے نکشیدہ من**

حل - مین راہ ہوس سے تجھہ تک کب پہنچ سکتا ہون جبکہ دم بھر بھی اپنے سے نہین بھاگا یعنی خودی کو ذرا بھی ترک نہین کیا مین تمام حیرت ہون کہان جاؤن جبکہ تیری راہ مین سر بھی نہین نکالا -

**ہمہ ترک ساز طرب کنم ز جام نشہ طلب کنم گل باغ شعلہ نچیدہ من داغ دل نچشیدہ من**

حل - تمام سامان طرب کو چھوڑ دون کس شے سے نشے کا جام طلب کرون کیونکہ باغ شعلہ سے نہ مینے کوئی پھول چُنا نہ داغ کا مزا چکھا یعنی عشق کے مصائب نہین جھیلے - شعلے باغ کے پھول ہین جنسے طرب حاصل ہوتی ہے اور داغ دل نشے کا جام ہے جس سے کیف ملتا ہے - دوسرا مصرعہ پہلے مصرعہ کا بیان اور تفصیل ہے

**چو گلی کہ نسخۂ صد چمن ز نقاب جلوہ کشودہ تو چو می کہ عشرت عالمی ز گداز خود طلبیدہ من**

حل جسنے پھول کی طرح نقاب جلوہ سے صد چمن کے نسخے کھولے ہین وہ تو ہے یعنی نقاب جلوہ سے سو چمن کا نسخہ کھولتا تیری بہار حُسن کا ایک پھول ہے اور جسنے شراب کیطرح ایک عالم کا عیش اپنے گداز سے طلب کیا ہے وہ مین ہون - یہ قاعدہ ہے کہ شراب کو جبتک گداز نہین ہوتا اور کو سرور عیش نہین ملتا - مطلب یہ ہے کہ تو اپنے نقاب جلوے سے عالم کو سرور کر رہا ہے اور مین اپنے گداز دل کی شراب سے دنیا کو مست کر رہا ہون - کیا خوب تقابل ہے -

**چہ بلا ستمکش غیرتم چہ قدر نشانۂ حیرتم کہ شہید خنجر ناز تو شدہ عالمی و تپیدہ من**

حل - مین کس بلا کی غیرت کا ستمکش اور کسقدر حیرت کا نشانہ ہون کہ ایک عالم تیرے خنجر ناز کا شہید ہو گیا ہے اور مین ابھی تک تڑپ ہی رہا ہون - یعنی رشک سے کیون مر نہین گیا -

**تو بمحفلے ننمودہ رو کہ ز تاب شعلۂ غیرتش ہمہ اشک گشتہ بہ رنگ شمع ز چشم خود نچکیدہ من**

حل - اے محبوب تونے کسی محفل مین منھہ نہین دکھایا کہ مین اُسکے شعلۂ غیرت کی تاب سے شمع کی طرح ہمہ تن اشک بنکر اپنی آنکھون سے نہین ٹپکا - یعنی تو جس محفل مین گیا ہے مین رشک سے شمع کیطرح جلا ہون -

**مئی جام ناز و نیاز ما بخمار اگر نکشد چرا ز سر جفا نگذشتہ تو ز در وفا نرسیدہ من**

حل - جام ناز و نیاز کی شراب اگر خمار پیدا نہین کرتی تو اے معشوق تو ابتک ظلم سے

کیون باز نہین آیا اور مین کیون وفا کے دروازے سے نہین بہاگا - یعنی ناز کا یہ خاصہ ہے کہ معشوق ظلم کرے، اور نیاز کا یہ خاصہ ہے کہ عاشق وفا سے باز نہ آئے -

**چو نگاہ گرم بہر طرف کہ گزشتہ محمل ناز تو — چو دل گداختہ از پئے برکاب اشک دویدہ من**

حل - نگاہ گرم کی طرح جس طرف تیرا محمل ناز گزرا ہے مین دل گداختہ کی طرح تیرے پیچھے پیچھے اشک کی رکاب مین دوڑا ہون یعنی آنسو آگے آگے اور مین اُسکے پیچھے پیچھے -

**تو و صد چمن طرب نگہے من و شبنم نگہ آبرو — بہ بہار عالم رنگ و بو ہمہ جلوہ تو ہمہ دیدہ من**

حل - تو ہے اور طرب نگہ کے سو چمن مین مین ہون اور شبنم ہے جو صرف آبروے نگہ ہے و شبنم مین بجز نگاہ حیرت کے کچہہ نہین ہوتا ہے - اے معشوق عالم رنگ و بو کی بہار مین تو ہمہ تن جلوہ ہے اور مین ہمہ تن مثل شبنم آنکہہ ہون - یعنی تیرا کام جلوہ پردازی اور میرا کام نظارہ بازی اور رونا ہے -

**نہ جنون سینہ دریدنی نہ فسون مشق تپیدنی — بسواد درد تو کرسم الف ز نالہ کشیدہ من**

حل - مجہے نہ سینہ چاک کرنیکا جنون ہے نہ تڑپنے کی مشق کا فسون ہے مین تیرے سواد درد مین کب پہنچ سکتا ہون - مینے تو ابہی نالہ کا صرف ایک الف کہینچا ہے یعنی نوآموز نومشق ابجد خوان ہون -

**چو سحر نیامدہ در نظر دم فرصت نفس آنقدر — کہ برم برات شگفتگی بطراوت گل چیدہ من**

حل - مجہے صبح کی طرح سانس کا دم فرصت اتنا بہی نظر نہین آیا کہ چنے ہوئے پہول کی طراوت کے پاس شگفتگی کا حصہ لیجاون - یعنی پہول توڑنے کی فرصت تو کہان چنا ہوا پہول بہی شگفتہ دلی سے نہین اُٹہا سکتا - مطلب یہ ہے کہ جسطرح صبح کو سانس لینے سے فرصت نہین ملتی اسیطرح دنیا مین مجہے شگفتہ دلی کی جو سیر چمن سے حاصل ہو فرصت نہین - زندگی کی ناپائداری اور ہستی موہوم کی بے ثباتی کا رونا ہے -

**بکدام نغمہ دل کسل ز نوا کشان نشوم خجل — چو جرس بغیر شکست دل نہ تراوش از خود شنیدہ من**

حل - کونسا ایسا دل کا توڑنے والا نغمہ ہے کہ مین اُسکے باعث ہمصفیرون کے سامنے شرمندہ نہون کیونکہ مینے خود اپنے وجود سے مثل جرس سوائے شکست دل کے کوئی آواز نہین سنی - جب خود میرے لئے میری آواز دلشکن ہے تو ہمصفیرون کی کیون دلشکن نہوگی - جرس جب بجتا ہے تو اپنے ہی دلکو توڑتا ہے -

**من و بیدلی و غم غفلتے کہ چشم بند فسون دل — ہمہ جا ز جلوہ من پُر است و بہیچ جا نرسیدہ من**

حل - مین بیدل اور غفلت کا غم - کیونکہ فسون دل نے میری آنکہہ بند کر دی ہے - ہر مقام میرے جلوے سے پُر ہے اور مین کہین بہی نہین پہنچا - یعنی میری شہرت تو جابجا ہے مگر مین غافل ہون -

نکتہ - چشم پوشیدہ ہرچند فردوس در قفس دارد و آئینہ دار کوری است و مژگان خوابیدہ اگر ہمہ اقبالش چراغ زیر دامن باشد دلیل بے نوری است اگر بخیہ تا نو مژگان از ہم نتوان گسیخت نمک گریہ برین زخمہا باید ریخت و اگر زین پیہ افسردہ شمع نتوان افروخت بطعمگی زاغ و زغن باید فروخت -

حل - جو شخص مراقب ہے اُسکی بند آنکہہ اگرچہ فردوس کو اپنے قفس مین رکہتی ہوا ہے اندہے پن کی آئینہ دار ہے یعنی اندہی ہے (کیونکہ اعیان ثابتہ اور وحدت فی الکثرت کے نظارے سے محروم ہے) اور سوئی ہوئی (غافل) مژگان اگر تمام اقبال اُسکا چراغ زیر دامن ہو یعنی مراقبہ کے انوار سے روشن ہو بے نوری کی دلیل ہے - اگر پلکون کا بخیہ اُدہڑ نہین سکتا یعنی پلکین خواب غفلت کے باعث کہل نہین سکتین تو یہ زخم ہین انپر آنسوؤن کا نمک چہیڑنا چاہئے تاکہ کہلجائین (ورنہ بند زخم اندر ہی اندر سڑ کر ناسور ہوگا) اور اگر افسردہ ہوئی شمع کی چربی سے آنکہہ روشن نہین ہوسکتی تو چیلون اور کوون کے منہ کے واسطے اسکو فروخت کر دینا چاہئے -

**چشم خواب آلود کو ظلمت خانہ در بستہ است — سیل اگر غافل شود آتش درین بنیاد زند**

حل - غافل آنکہہ ایک ظلمت خانہ ہے جسکا دروازہ بند ہے اگر ایسے گہر کے ڈہانے سے سیلاب غافل ہو تو اُسمین آگ لگا - تاکہ جلکر تباہ ہوجائے -

**ور ہمہ آئینہ دار گوہر راز دل است — یک کف خاکش کن و در رہگذر باد دہ**

حل - اور اگر وہی چشم خواب آلود گوہر دل کی آئینہ دار ہے - پہر بہی اُسکو خاک بناکر ہوا کے رہگذر مین بکہیر دے یعنی اگر آنکہہ عجائبات کثرت سے جو درحقیقت وحدت کی تفصیل ہے غافل ہے خواہ اُسمین کیسے ہی اوصاف ہون مگر برباد کر دینے کے قابل ہے -

**رنگہا در پردہ تحریک مژگان خفتہ است — ہرچہ بیخواہد دلت زین پردہ بیرون ریز**

حل - ہر طرح کی رنگ تحریک مژگان کے پردے مین سوتے ہین جو کچہہ تیرا دل

چاہے بہزاد کے اس پردے سے رنگ گرا یعنی پلکون کے موقلم سے صفحۂ دل پر نقاشی کر۔

مدعا اینست کز سعیِ نظر غافل مباش　　　　ہر اشارہ ئی تماشا ہرچہ باد ا باد ریز

حل ۔ مدعا یہ ہے کہ نظر کی سعی سے غافل نہو اور خواہ کچھ ہی ہو تماشا کے پیچھے پیچھے نظر ریزی کر۔

نکتہ ۔ از بزرگے پرسیدہ خواب افضل است یا بیداری ۔ فرمود افضلیت بمعنٔ فوقیت است و فوقیت غالبیت ۔ ہرگاہ کیفیت نسخۂ وجود کہ منقوش رموز این دو حقیقت است بمطالعہ امتحان در آید و تامل جمع بخیال درس تحقیق آراید عبارت ناتوانی ہائے مغلوب بے تامل روشن است و معنی قوت غالب بے گفتگو سے لب مبرہن ۔

حل ۔ ایک بزرگ سے پوچھا سونا افضل ہے یا جاگنا ۔ فرمایا جب کیفیت نسخۂ وجود کی جوان دونو حقیقتون (خواب و بیداری کی) رموز سے منقوش ہے امتحان کے مطالعہ مین آئے اور تامل ان دونو کے اجتماع کو درس تحقیق کے خیال مین آراستہ کرے تو جو ناتوانیان مغلوب ہین انکی عبارت بے تامل روشن ہے اور جو قوت غالب ہے استدلال کیلئے جنبش لب کی ضرورت نہین کیونکہ سوتا انسان بول نہین سکتا۔

بیداری میان دو خواب ہستیم　　　　گرد تخیل دو سراب است ہستیم

حل ۔ میری ہستی کیا ہے دو خوابون کا مابین ایک بیداری اور دو سراب کی گرد تخیل ہے اول تو سراب پھر سراب کے تخیل کی گرد ۔ بے ثباتی کا کتنا ثبوت ہے سبحان اللہ) دو خوابون سے مراد دو عدم ہین کہ ہر ممکن پر طاری رہتے ہین ۔ ایک عدم سابق دوسرا عدم لاحق ہستی ان دونو کے درمیان ہے۔

از لطمۂ دو موج حبابی دمیدہ است　　　　یعنی طلسم نقش بر آب است ہستیم

دو موجون کے تلاطم (یعنی عدم سابق اور عدم لاحق) سے ایک حباب پیدا ہوا ہے مراد یہ ہے کہ میری ہستی ایک نقش بر آب طلسم ہے۔

مغلوب آفتاب جمع شد سایہ سایہ نیست　　　　اندیشہ کہ در چہ حساب است ہستیم

حل ۔ جب سایہ پر آفتاب غالب ہو گیا تو سایہ سایہ نہ رہا ۔ فکر کرنا چاہیئے کہ میری ہستی کس حساب مین ہے۔



روشن نشد ز نسخۂ من جز سواد وہم　　　　مضمون حیرت چہ کتاب است ہستیم

حل ۔ میرے نسخۂ وجود سے بجز سواد وہم کچھ روشن نہوا یا خدا میری ہستی کونسی کتاب کا مضمون حیرت ہے۔

سرمایہ وقف غارت امید محو یاس　　　　یارب چہ جنس خانہ خراب است ہستیم

حل ۔ تمام سرمایہ وقف غارت اور تمام امید محو یاس ہے ۔ یارب میری ہستی کیسی خانہ خراب جنس ہے کہ کسی مصرف کی نہین۔

نکتہ ۔ غیب مطلق مرتبہ ایست کہ باعتبار مفہوم مجاز حقیقت الحقائق نامیدہ اند وغیب اضافی نشاء کہ بحسب لطافت تمام عالم ارواحش معین گردانیدہ وغیب متمثل لطافتے موسوم بمثال بحکم میلان کثافت آرائی ۔ وغیب مصور کیفیتے منقوش اجسام بمقتضائے کمال کثافت یعنی ختم مرتبہ پیدائی ۔ پس غیب مطلق یعنی حقیقت الحقائق خفاء محض منقطع الاشارات است مشعر حقیقت ذات وغیب اضافی خفاء معین نفی اثبات مطلق اسماء و صفات ۔ غیب متمثل اشتباہ نمود ظہور ۔ وغیب مصور شہود یقینی حسن و شہود ۔

حل ۔ غیب مطلق ایک مرتبہ ہے جسکا نام باعتبار مفہوم مجاز کے حقیقت الحقائق رکھا ہے یعنی حقیقت الحقائق وہی غیب مطلق ہے کیونکہ تمام حقائق وہمی اور خیالی ہین جنکا سلسلہ غیب مطلق تک پہنچتا ہے اور غیب اضافی یعنی وہ غیب جو دوسری شئے کی نسبت سے غیب ہے ایک انشاء ہے جسکو بسبب لطافت کے تمام عالم ارواح مقرر کیا ہے ۔ یعنی روحین بہ نسبت اجسام کے غائب ہین اور غیب متمثل ایک لطافت ہے مثال یعنی عالم مثال سے موسوم کی گئی ہے کہ درحقیقت تجرد اشکال کا جسکا میلان کثافت آرائی کی جانب ہے۔

یعنی عالم ناسوت کا انکشاف ایک کثافت ہے جو سب سے پہلے عارف پر طاری ہوتی ہے گویا عارف اس غیب متمثل کی کثافت کو آراستہ کرتا ہے کیونکہ یہ سب ماسوا اللہ ہین ۔ اور غیب مصور یعنی وہ غیب جو عارف کے تصور مین آئے ایک کیفیت ہے جو بمقتضائے کمال کثافت یعنی مرتبۂ ظہور کے ختم پر منقوش اجسام ہوتی ہے یعنی بصورت اجسام نظر آتی ہے یہ حقیقت عین ذات کے خبر دینے والی ہے ۔ اور

غیب اضافی ایک خفاء معین ہے جو مطلق اسماء و صفات کے اثبات کی نفی کرتی ہے اور غیب متمثل ثبوت ظہور کا اشتباہ ہے یعنی عارف جب اس مرتبہ پر پہنچتا ہے تو اسپر ظہور ذات کا ثبوت مشتبہ ہو جاتا ہے اور غیب مصور حسن اور شعور کا شہود یقینی جانتے ہین۔ مطلب یہ ہے کہ جو کچھہ ہے غیب ہے مگر اُسکا ظہور طرح طرح سے ہوتا ہے۔ چنانچہ اشعار ذیل مین تشریح کرتا ہے۔

ہمہ غیب است شہود اینجا نیست | جملہ اخفا است وجود اینجا نیست

حل۔ سب غیب ہے شہود یہان نہین | سب اخفا ہے وجود یہان نہین

اصل ہر سوسن و گل نیرنگی است | جز ہمین سرخ و کبود اینجا نیست

حل۔ ہر سوسن اور گل کی اصل نیرنگی فریب ہے | یہان اس سرخ اور نیلے رنگ کے سوا کچھہ نہین

شعلہ خاکستر محض است آخر | جز دمی گرمی و دود اینجا نیست

حل۔ شعلہ آخر خاک محض ہے ایک دم۔ (تھوڑی دیر) کی گرمی و دود کے سوا یہان کچھہ نہین۔

نتوان جلوۂ مطلق دیدن | آنکہ این پردہ کشود اینجا نیست

حل۔ جلوۂ مطلق کا دیکھنا ممکن نہین جس شخص نے یہ پردہ کھولا یعنی جلوۂ مطلق دیکھا وہ یہان (دنیا) مین نہین۔

اعتبارات ہمہ اوہام آمد | تو عدم باش وجود اینجا نیست

حل۔ تمام اعتبارات فقط اوہام ہین۔ تو عدم (معدوم) ہو وجود یہان نہین۔

نکتہ۔ سر رشتہ علاج ہر مرضی بدوائی بستہ است و تدبیر اصلاح ہر طبیعے بظہور ہر کیفیت وابستہ۔ ثمر خام بے سعی شکستن از شاخ جدا نمیتوان کرد و آتش سنگ بے جہد کوفتن بہ شعلہ نمیتوان آورد۔

حل۔ ہر مرض کے علاج کا سر رشتہ ایک دوا کے ساتھہ بندھا ہوا ہے اور ہر طبیعت کی اصلاح کی تدبیر کیفیت کے ظہور سے متعلق ہے۔ یعنی صفرا کا علاج اور ہے سودا کا اور۔ کچے پھل کو عمدًا نہ توڑو شاخ سے جدا نہین ہو سکتا اور جبتک پتھر کو کوٹا نہ جائے اس سے آگ نہین نکلسکتی مثلاً سنگ چقماق۔

تا چشم بعبرت نکشادست کسے | گردن بہ اطاعت ننہادست کسے



مے دان بیقین کہ در مرضخانہ دہر | بیمرگ رضا بہ تپ ندادست کسے

حل۔ جبتک کسی نے چشم عبرت نہین کھولی۔ اطاعت کی گردن نہین جھکائی۔ یعنی انسان عقاب و عذاب کے خوف سے اطاعت کرتا ہے۔ یقین کر کہ بغیر موت کے کوئی شخص تپ پر رضامند نہین ہوتا۔ یعنی تپ کو وہی شخص منظور کریگا جو موت کا طالب ہوگا۔

نکتہ۔ غافل از معنی میگفت کہ سخن در من اثر ندارد۔ گفتند از اثرہاے سخن است مدعاے سخن ہمین است کہ ازین معنی حیرت بدرس تغافل نباید ساخت و ازین نسخۂ نیرنگ بمطالعہ بے تامل نباید پرداخت۔

حل۔ ایک شخص جو معنی سے غافل تھا کہتا تھا کہ سخن مجھہ مین اثر نہین رکھتا یعنی مجھہ پر سخن کا کچھہ اثر نہین پڑتا۔ جواب مین کہا گیا کہ اثر کا نہ ہونا بھی سخن ہی کا اثر ہے مدعاے سخن یہ ہے کہ حیرت درس کے معنی سے جسکا نام اثر کا نہونا ہے غافل نہونا چاہیے کیونکہ حیرت بھی معنی رکھتی ہے اور اس نسخۂ نیرنگ (سخن) سے بغیر تامل کے مطالعہ مین مشغول ہونا چاہیے۔ یعنی ہر سخن کوئی نہ کوئی معنی اور اثر رکھتا ہے۔ مراد عارفون کا سخن ہے۔

نہ ہمین صوت و صدا پردہ ساز سخن است | خامشی جز اثر پردۂ راز سخن است

حل۔ صرف یہی صوت و صدا ساز سخن کا پردہ نہین بلکہ خامشی پردۂ راز سخن کے اثر کے علاوہ ہے۔ یعنی خاموش ہو جانا بھی سخن کا ایک دوسرا اثر ہے۔ جو شخص خاموش ہو جاتا ہے یہ سخن ہی کا تو اثر ہے۔

چشم کو تا بتامل نظری باز کند | کہ حقیقت ز اسیران مجاز سخن است

حل۔ آنکھہ کہان ہے تاکہ تامل سے دیکھے کہ حقیقت مجاز سخن کے قیدیون سے ہے یعنی مجاز مین حقیقت قید ہے۔

کشاد چشم نشد نصیبم بسیر نیرنگ این دبستان | نگہ بحیرت گداخت اما نکرد روشن سواد مژگان

حل۔ اس دبستان (معرفت الہی) کے سیر نیرنگ کے واسطے مجھے آنکھہ کا کھولنا نصیب نہوا حیرت مین نگاہ گھلگئی لیکن اسنے سواد مژگان کو روشن نکیا یعنی علم حاصل نہوا۔

علیتوان شکست شمع ہمت بگرمی زخم آتش | چہ طاقت آئینہ تو بودن از انکہ دارم چشم حیران

حل - ہم تیری بزم کی شمع نہین بن سکتے مگر اس صورت مین کہ اپنی ہستی کو آگ لگا دین یعنی فنا ہوکر باریاب بزم ہو سکتے ہین اگرچہ ہم چشم حیران رکھتے ہین پھر بھی تیرا آئینہ نہین بن سکتے - یعنی تیری قبولیت کے لائق کسی طرح نہین

خرد کمند ہوس شکار است ورنہ در چشم شوق مجنون — بجز غبار خیال لیلی کجاست آہو درین بیابان

حل - عقل کیا شئے ہے ہوس کی شکار کرنیوالی کمند ہے ورنہ چشم شوق مجنون مین خیال لیلے کے غبار کے سوا اس جنگل مین ہرن کہان ہین ہے - مجنون کو ہرن اسلیئے عزیز ہے کہ وہ لیلے کا ہمچشم ہے مگر اس جنگل مین اسکا ہی پتا نہین

عدم بتان ز نشانی رنگ گلشنی داشت کز ہوایش — چو بال طاؤس ہر چہ دیدم ز بیضہ داشت بدامان گل

حل عدم باوصف اسکے کہ اسکے رنگ کا کوئی نشان نہ تھا تاہم وہ ایسا گلشن اپنے قبضہ مین رکھتا تھا کہ اسکی ہوائی تاثیر سے جس شئے کو بیضے دیکھا بال طاؤس کی طرح بیضہ کر دامن مین پھول رکھتا تھا - بال طاؤس کا نقش بیضے کی شکل ہوتا ہے اور اُسمین خود بخود رنگ پیدا ہو جاتا ہے یعنی عدم خود بے نشان ہے مگر اسکا اثر یہ ہے کہ ہر شئے کو بانشان کر دیتی ہے - یعنی وجود مین لاتی ہے - دنیا مین تمام موجودات عدم سے آتی ہین -

خیال آشفتگی تحمل اگر شود صرف یک تامل — دل غبار ہے و صد چمن گل نگاہ مور ہے و صد چراغان

حل - خیال جو آشفتگی تحمل ہے یعنی آشفتگی (پریشانی) کا تحمل کرتا ہے اگر ایک تامل مین صرف ہو تو غبار کا دل سو چمن اور چیونٹی کی نگاہ سو چراغ بنجائے - یعنی غبار مین چمن اور چیونٹی کی نگاہ مین چراغان نظر آئے -

بکشت بیحاصلی کہ خاکش نمیتوان جز بباد دادن — ہوس چہ مقدار کرد خرمن تبسم گندم از لب نان

حل - دنیا مین کشت بیحاصلی پر جسکی خاک کو برباد کرنے کے سوا کچھ نہین کر سکتے - ہوس نے گندم کے تبسم کا لب نان سے کسقدر خرمن جمع کیا ہے - یعنی ہوس کو کشت بیحاصلی سے بجز اسکے کچھ نہین ملا کہ خود گندم نے لب نان سے اُسکی سعی پر تبسم کیا کہ دیکھا! تجھے کچھ حاصل نہوا -

حصول ظرفت نہ اوج عزت نہ لاف فضل و نہ عرض شوکت — گرفتم از مور پر برآری کجاست کیفیت سلیمان

حل - نہ دانائی کا حصول ہے نہ عزت کی بلندی نہ بزرگی کی شیخی نہ دبدبہ کا پیش کرنا -



اے مور مین نے قبول کیا کہ تو پر نکالیگی مگر سلیمان کی کیفیت کہان ہے یعنی تو پر نکالنے سے سلیمان نہین بن سکتی

رگ تخیل سوال کردن نمی فشردن متاع دامن — چو ابر تا کے بلند رفتن عرق کن و این غبار بنشان

حل - سوال کرنا ایک رگ تخیل ہے اور ایک نم کا نچوڑنا دامن کا سرمایہ ہے یعنی مانگنا محض ایک خیال ہے دامن کو تھوڑی سی طراوت کے سوا کچھ نہین ملتا - ابر کیطرح کہانتک بلند جانا - تو ندامت کا عرق بہا غبار ہوس کو بٹھا کیونکہ ابر مین عرق ندامت کے سوا کچھ نہین وہ بلندی پر جاتا ہے اور ہوا اپنا بجارات اپنے دامن مین تھوڑی سی نمی لیتا ہے اسکے سوا کچھ نہین - انسان کی ہوس کی بھی یہی کیفیت ہے -

ہوای لعلش کم است بیدل اگر چنین است قرب ہمکناری — ببوسہ گاہ بیاض گردن دو لب ستیزد گریبان

اے بیدل معشوق کے لعل لب کا بوسہ لینے کی کسکو خواہش ہو کہ باوصف ایسے قرب ہمکناری کی بیاض گردن کے بوسہ لینے دور سے خود گریبان لب حسرت کاٹ رہا ہے - یعنی جب معشوق کے گریبان کو بھی بیاض گردن کا بوسہ نہین ملسکتا باوصف اسکے کہ وہ اسکے ہمکنار ہے تو لب لعل کا بوسہ کسکو ملسکتا ہے -

بہر نقش پا بآسمان رسید از شکوہ خرام او — کہ ہلال خورد بزمین کشمکش تبسم لب بام او

حل - معشوق کے نقش پا کا سر اُسکے شکوہ خرام سے ایسی بلندی پر پہنچ جاتا ہے کہ جب معشوق کا لب بام ہلال کی پستی پر ہنستا ہے تو ہلال زمین پر خط عجز کھینچتا ہے - جو بلندی کہ اسکی نقش پا کو حاصل ہے مجھے حاصل نہین - کسقدر نازک کلام ہے ناظرین بہت غور سے سمجھینگے تب مزہ آئیگا -

اگر از زمین بہوا رسم و گر از سمک بسما رسم — بدل رمیدہ کجا رسم کہ رسم بفہم مقام او

حل - اگر مین زمین سے ہوا تک اور ماہی زمین سے آسمان تک پہنچون اپنے دل رمیدہ کیساتھ کہانتک پہنچون کہ معشوق کے مقام و مرتبہ تک پہنچون - یعنی وہان تک میری رسائی کسیطرح ممکن نہین -

بد و نیک بے نفس آرزو چہ زخم کو تپد اینقدر — کہ ہنوز تیغ تبسمے نکشیدہ سر ز نیام او

حل - نیک اور بد آرزو کر رہے ہین کونسا زخم لگا ہے کہ اسقدر تڑپ رہے ہین ابھی تک تو معشوق کی تیغ تبسم نے اپنے نیام سے سر بھی نہین نکالا - یعنی جب نفس آرزو

یہ حالت کر رکھی ہے تو تبسم پر کیا نوبت ہوگی۔

زسراغ منزل نانشان چہ اثر برد تنگ و تاز دل ‌ ‌ ‌ کہ بہر قدم سپر افگند چو نفس در آئینہ گام او

حل۔ منزل نانشان کے سراغ سے دل کی تگ و تاز کیا اثر لیجائیگی کہ جیسی سانس آئینے مین چلنے سے عاجز ہو جاتی ہے اسی طرح قدم تگ و تاز دل عاجز ہے جب آئینے پر پہونک مارتے ہین، تو تہوڑی دیر کیلیئے ایک غبار سا چلتا ہوا نمایان ہوتا ہے مگر پہر معدوم ہو جاتا ہے۔

زشکوہ جلوہ نداشتم سر و برگ آئینہ طلب ‌ ‌ ‌ بزبان موج گہر زدم در التماس ببام او

حل۔ چونکہ معشوق کا جلوہ پُر شکوہ تھا پس مجھے یہ سر و سامان میسر نہوا کہ آئینہ طلب کا پیش کردن جسمین اُسکا جلوہ پرتو افگن ہوتا چار مین نے موج گہر کی زبان (اشک) سے التماس کا دروازہ اُسکے بام پر کھٹکھٹایا یعنی مین اسقدر رویا کہ موج اشک اُسکے بام تک پہنچی۔ موج گوہر سے اشک مراد لینا استعارہ بعید ہے مگر حضرت بیدل کی بعید نہین۔

بجز اینکہ خاک عدم لبسر فگند وگر چہ کند کسے ‌ ‌ ‌ نرسیدہ دیدہ بجلوہ اش چو زبان بحرکت نام او

حل۔ بجز اسکے کہ کوئی اپنے سر پر خاک ڈالے (معدوم اور فنا ہو جائے) اور کیا کر سکتا ہے جسطرح زبان حرکت کرکے اُسکے نام تک نہین پہنچ سکتی اسی طرح آنکھین اسکے جلوے تک نہین پہنچ سکتین۔

نفست بسینہ شکستہ بہ در جنبش مژہ بستہ بہ ‌ ‌ ‌ نشود کہ رم کند از نظر چو نگاہ وحشی رام او

حل۔ تیری سانس سینے مین ٹوٹی ہوئی بہتر۔ تیری پلکون کی جنبش کا دروازہ بند بہتر۔ ایسا نہو کہ معشوق کی نظر (نظارہ) سے عاشق اسطرح رم کرے (بہاگے) جسطرح معشوق کی نگاہ جو وحشی رام (وحشی کے مطیع کرنے والی) ہے شوق کے باعث ہر وقت رم کرتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ عاشق کی سانس بھی معشوق کی یاد مین رہے اور نگاہ بھی ٹکٹکی باندہ کر اُسیکو دیکھتی رہے رم کرنا تو معشوق کی نگاہ کا کام ہے جو وحشیون کو بہی مطیع کرتی ہے نہ عاشق کی نگاہ کا اسکا کام تو ہر وقت محو نظارہ رہنا ہے یہان نظر کے معنی دیکھنے کے ہین جب ناظرین غور سے ہر پہلو پر نظر ڈالینگے تب سمجھینگے اور حظ اُٹھائینگے

ہمہ اوست بسکہ زفسون مکن بخیال آئنہ خون مکن ‌ ‌ ‌ زنیاز و ناز جنون مکن چہ دعای ما چہ سلام او

حل۔ ہمہ اوست کو اپنے فسون کا سازنہ بنا یعنی یہ فریب ندے کہ ہر شی وہی واجب الوجود ہے آئینے کے خیال مین اپنا خون نکر کہ ہر شئے واجب الوجود کا آئینہ ہے جسمین اُسکا عکس نظر آتا ہے ناز و نیاز کے جنون مین مبتلا نہو۔ بہلا کیا ہماری دعا اور کیا ہمارا اسلام۔ یعنی اُسکو نہ ناز کرنے کی حاجت ہے نہ ہمارے نیاز کی پروا ہے۔



بسواد انجمن ادب مژہ باز کردن بیدلم ‌ ‌ ‌ کہ تزد نفس بچراغ کس سحر آفرینی شام او

حل۔ مین انجمن ادب کے سواد (احاطے) مین ہمہ تن بیدل کا مژہ باز کردن بنا ہوا ہون یعنی جسطرح شرم اور لحاظ سے بیدل انجمن ادب مین پلکین کہولتا (دیکہتا) ہے مین بھی اسیطرح دیکہتا ہون کیونکہ بیدل کی شام نے جو صبح کی پیدا کرنے والی ہے کسی کے چراغ کو پہونک مار کر نہین بجہایا حالانکہ صبح کیوقت چراغ کو بے ضرورت اور فضول سمجہکر بجہا دیتے ہین مگر بیدل ادب کے اقتضاء سے ایسا نہین کر سکتا کیونکہ آخر وہ چراغ انجمن ادب ہی کا تو ہے۔ یعنی مین ادب کرنے مین بیدل کا متبع ہون۔

نکتہ۔ ورود سخن نزول ملائک است از عرش حقیقت دل بظہور آبا د عالم تصرف و تدبیر و کار فرمائی اعیان ممکنات بحکم کمال قدرت و تاثیر ہرجا از عشق دم زد آتش در بنائ تصور انداخت و ہر کجا از حسن ادا نمود آئینہ خانہ تحریر پرداخت۔ بافسون صیادی فطرتش عنقائے غیب آشنایان معنی رشتہ بر پائے تحریک نفس و بایمائے جرس آہنگی فطرتش قافلہ اسرار تقدس جادہ پیمائے مطالب عشق و ہوس۔ نسیم گلشن طبعش تا بشورش پرے افشاند اژدہائے است مردم خوار و زلال چشمۂ التفاتش تا پہلوے موج گرداند۔ طوفان آتشی است بے زینہار تلاش عبارات طعن از اثر درشتیش خشن کارگاہ دلگیری۔ تفتیش معنی خلق بظہور ملائمتش حریر کسوت آفاق تسخیری۔ باشیار گوہر آبدارش گوشہا گنجخانہ ودیعت اسرار و باحساس پرتو وعدہ اش دیدہا آمادۂ مطلع دیدار۔ اگر انجمن ہست بے حضورش از آئینہ داران عالم تصویر و اگر خلوت ہست بی خیالش از خوابہائے اوہام تعبیر۔ ہر چہ منقوش عبارت اوست از صفحۂ ہستی بیرون وآنچہ موسوم عبارت او یک قلم عدم مضمون ہمانیکہ مملکت گیر و دار امکان از سایہ پروردگان وسعت بال اوست وعندلیبیکہ رنگ و بوئے بہار اعیان از گلفروشان کیفیت مقال او۔ قوت پرواز مقاصدش ارادۂ حقیقت بے نشان و شوخی بال مطالبش تحریک زبان حضرت انسان۔

حل ۔ جبا نغ مین سخن کا ورود فرشتونکا نزول ہے حقیقت دل کے عرش سے ظہور آباد عالم تصرف و تدبیر مین ۔ یعنی سخن بمنزلۂ فرشتون کے ہے جو دل کے عرش سے دنیامین اترتے ہین تاکہ دنیا کے تصرف و تدبیر مین مصروف ہون اور یہ ظاہر ہے کہ دنیا کا انتظام بدون سخن (کلام و تکلم) کے ممکن نہین اور سخن کا ورود بحکم کمال قدرت و تاثیر کے اعیان ممکنات کی کارفرمائی ہے سخن نے جہان کہین عشق سے دم مارا تصور کی بنیاد مین گویا آگ ڈالدی اور جہان کہین حسن کی ادا کہانی حیرت کا آئینہ خانہ آراستہ کیا یعنی سخن عشق خیالات مین آگ لگا دیتا ہے (جوش پیدا کر دیتا ہے) اور جب حسن کی ادا کہتا ہے یعنی حسن کی داستان سناتا ہے تو حیرت مین ڈالدیتا ہے اسکی فطرت کی صیادی کے افسون سے غیب آشنایان معنی (شعرا و حکما) کا عنقا سانس کی تحریک کا رشتہ بر پا ہے ۔ یعنی سخن سانس کے ذریعے سے ادا ہوتا ہے اور عنقاے معنی کو رشتہ بر پا (قید) کر لیتا ہے اور اُسکی فطرت کی جرس آہنگی (آواز جرس) سے اسرار تقدس کا قافلہ مطالب عشق و ہوس کا جادہ پیما ہے سخن کے گلشن لطف کی نسیم اگر ایک پر جہاڑے ایک مردم خوار اژدہا کی پھنکار ہے اور اُسکے چشمۂ التفات کا میٹھا پانی جب موج کے پہلو کو پہرا دے (گردش دے) تو ایک طوفانِ آتش ہے جس سے پناہ نہین یعنی سیری نہین ہوتی اور تشنگی طلب بڑہتی ہی رہتی ہے ۔ عبارات طعن (نکتہ چینی) کی تلاش سخن کی سختی کے اثر سے دلگیری کے موٹے اور سخت کپڑے کی کارگاہ ہے یہ قاعدہ ہے کہ طعن سے انسان دلگیر ہوتا ہے ۔ معنی خلق (نرمی) کی جستجو اُسکی ملائمت کے ظہور سے آفاق تسخیری کے لباس کا حریر ہے یعنی سخن ملایم سے عالم مسخر ہوتا ہے ۔ سخن کے گوہر آبدار کے بکھیرنے سے کان ودیعت کے گنج خانے ہین اور اُسکے وعدے کا پرتو محسوس کرنے سے آنکھین مطلع دیدار بننے پر آمادہ ہین اگر محفل ہے بے حضور سخن عالم تصویر کے آئینہ دارون سے ہے یعنی ساکت اور اگر خلوت ہے بدون خیال سخن کے ایسے خوابون مین سے ہے جنکی تعبیر محض اوہام ہین ۔ سخن کی عبارت کا جو کچھ منقوش ہے صفحۂ ہستی سے باہر ہے اور جو کچھ اُسکی عبارت کا موسوم ہے وہ بالکل مضمون ہے (مراد کلام نفسی ہے جو ذات باریتعالی کی صفت ہے)



سخن ایسا ہما ہے گیرودار امکان کی سلطنت اُسکی وسعت بازو کے سایہ پروردون مین سے ہے اور سخن ایسی بلبل ہے کہ اعیان ثابتہ کی رنگ و بو اُسکی کیفیت مقال کے گلفروشون مین سے ہے ۔ اُسکے مقاصد کی قوت پرواز ایک بے نشان حقیقت کا ارادہ ہے اور اُسکے مطالب کی شوخی کی بازو حضرت انسان کی زبان کی تحریک ہے

چیست انسان حرف و صوتی فارغ از نطق و بیان ۔۔۔ جلوۂ نیرنگی در پردۂ حیرت عیان

حل ۔ انسان کیا شے ہے ایک حرف و صوت ہے جو نطق اور بیان سے فارغ ہے یعنی کلام نفسی کا جزو ہے جسکی صدا (کن) ہے اور نیرنگی کا ایک جلوہ ہے جو پردۂ حیرت مین عیان ہو رہا ہے کیونکہ انسان عالم صغیر ہے جسکی صفات و کمالات دیکھکر حیرت طاری ہوتی ہے ۔

یک نفس پرواز آہنگش ز ہستی تا عدم ۔۔۔ یک قدم جولان عزمش از نشان تا بی نشان

حل ۔ اُسکی آواز کی پرواز کی ایک سانس ہستی سے عدم تک ہے اور اُسکے ارادے کی جولان کا ایک قدم بے نشان سے بانشان تک (امکان سے لیکر وجوب تک) ہے ۔

شوخی مضمون او عرف عبارتہای خاص ۔۔۔ غیب در دل روح در فکر و مثالش در زبان

حل ۔ اُسکے مضمون کی شوخی خاص عبارتون کا حرف ہے ۔ غیب اُسکے دلمین روح (مجردات) اُسکے فکر مین اور مثال (عالم برزخ) اُسکی زبان ہے ۔

زین صدا تمثال بال افشان دو عالم زیر و بم ۔۔۔ زین نفس طینت عیان صد رنگ پیدا و نہان

حل ۔ اس صدا کی تصویر سے زیر و بم کے دو عالم بال افشان ہین اور اس آواز کی طینت والے سے ظاہر اور پوشیدہ سو رنگ عیان ہین ۔ یعنی انسان کے نطق مین یہ صفت ہے ۔

نسخہ اسرار تحقیقش اگر برہم زنی ۔۔۔ چون سخن جز معنی محضش نیابی در میان

حل ۔ اگر تو انسان کی تحقیق اسرار کی کتاب اُلٹ پلٹ کر دیکھیگا تو جسطرح سخن مین معنی کے سوا کچھ نہین ہوتا تو اسی طرح بجز معنی (اسرار باطن) کے اُسمین کچھہ نپائیگا ۔

آب شد اندیشہ زین افسون نیرنگی مپرس ۔۔۔ سوخت بینائی ازین افسانۂ حیرت مخوان

حل ۔ فکر پانی ہوگیا اس افسون نیرنگی کی حقیقت کچھ نپوچھ ۔ دیکھنے سے بینائی جلگئی

اس افسانۂ حیرت سے کچھہ نہ پڑھہ -

از طلسم خاک طوفان سخن سحر است و بس ✤ نیست جز اعجاز ہر جا سرمہ بردارد فغان

حل - طلسم خاک (انسان) سے سخن کے طوفان کا اٹھنا ایک جادو ہے اور بس - شور جو ہر جگہہ سرمہ حاصل کرتا ہے (خموش ہو جاتا ہے) - یہ اعجاز کے سوا کچھہ نہین - خاک سے سخن کے طوفان کا اٹھنا انسان کا ناطقہ بند کر دیتا ہے -

نکتہ - نفس رحمانی کہ باصلاح اہل تحقیق منشاء الہی کلیش نامیدہ اند و مصدر حقائق موجودات کلی و جزائی معین گردانیدہ فی الحقیقت حقیقت سخن است در غیب ارواح و امثال و اشباح کہ عناصر ظہور کیفیات او ست دائر - و لایزال در ہر مرتبہ باعتبارے خاص شوخیہاے تعینش بمنزلہ جزء ناریست بانوار ہویت مطلق پیوستہ کہ مدرکہ را استفہام آن کیفیتے محض توہم کردن ہست و ارواح یعنی جزء ہوائیش معنی بسیط بہ احاطۂ تعقل آوردن - در مثال بحکم جزء مائی افسانۂ امواج عبارات شنیدن و در اشباح بغلبۂ جزء ترابی نقوش کماہیتش محسوس دیدن - بتلاش تشخص ظہورش در ہر مقامیکہ قدم شوق میساید بقدر توہم مراتب خود را باسمی وامے ستاید چہ اجسام و چہ عناصر و چہ اجرام -

حل - نفس رحمانی (مطمئنہ) جسکو اہل تحقیق کی اصطلاح مین کلی منشاء الہی نام کرتے ہین اور جسکو حقائق موجودات کلی و جزئی کا مصدر متعین کیا ہے وہ درحقیقت سخن ہے - (سخن سے یہان مراد یاایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک الآیہ ہے) اور سخن عالم غیب اور روحون اور امثال یعنی برزخ (صورتون) مین جنکی کیفیتون کا ظہور عناصر ہین دائر ہے اور ہمیشہ ہر مرتبہ مین ایک خاص اعتبار کے ساتھہ اُسکے تعین کی شوخیان سائر ہین - عالم غیب اُسکے لئے ایک جزء ناری ہے جو ہویت مطلق کے انوار سے ملا ہوا ہے - یعنی سخن غیب سے نازل ہوتا ہے اور اُسمین آگ کا اثر ہے جو واجب الوجود کی ہویت مطلق کے انوار یعنی اُس ذات کے انوار مجرد و مطلق سے جو صفات سے معرا ہے ملا ہوا ہے کیونکہ قوت مدرکہ کو اُسکے سمجھنے مین محض ایک کیفیت کا توہم کرنا ہے یعنی قوت مدرکہ کو بجز ایک وہمی کیفیت کے کچھہ ادراک نہین ہوتا - اور ارواح جو سخن کے اجزائے ہوائیہ ہین اُنکو ایک بسیط معنی کا جنمین ترکیب و تجزیہ کو دخل نہین تعقل کرنا ہے کیونکہ ارواح بسیط کیلئے



معانی بسیط ہی موزون ہین اور امثال مین چونکہ سخن کے اجزاء مائیہ ہین لہذا انکو موج عبارات کا افسانہ سُننا ہے اور اشباح (عکس ہائے اشیاء اور اجسام) مین بسبب غلبۂ جزء خاکی کے اُسکی حقیقت کے نقوش کا محسوس دیکھنا ہے نکہ اصل حقیقت کا - اُسکے تشخص ظہور کی تلاش مین جس مقام مین قدم شوق دوڑتا ہے بقدر توہم مراتب کے ساتھہ موسوم کیا جاتا ہے خواہ اجسام ہون خواہ عناصر ہون خواہ اجرام ہون یعنی سب سخن ہی کی تلاش مین ہین اور سخن ہی نے سب کا نام جُدا جُدا رکھہ دیا ہے (ہم لکھہ چکے ہین کہ سخن سے مراد کلام نفسی ہے جو جناب باری کی صفت ہے جسکا ظہور کن فیکون ہے اور یہی سخن انبیاء کیلئے وحی اور اولیاء کے لئے الہام ہے)

آن نغمۂ بے نشانی پردۂ راز ✤ کانسان زنواے اوست مخرج پرداز

در آئنۂ جماد موج رنگ است ✤ در طبع نبات بو بحیوان آواز

حل - وہ پردۂ راز کا بے نشان نغمہ جسکی آواز سے انسان مخرج کا آراستہ کرنیوالا ہے جمادات (لعل و جواہر) کے آئینے مین رنگ کی ایک موج ہے اور نباتات مین خوشبو اور حیوانات مین آواز ہے -

نکتہ - آتش در طبع جماد برق آن حقیقت ہست چراغ افروز خلوتخانۂ غیب - و ہوا در مزاج نبات نفس زدن آن اسرار یعنی ریاحین ارواح بے شبہہ و ریب - صدا در طبیعت حیوان نمود مثالش در تمہید عرض مراتب و مدارج - و سخن در ذات انسان شہود جسمانیش کسوت آراے دستگاہ مخارج - پس آفاق معماے سخن است اما نا مفتوح - و انسان عبارت آن در کمال تصریح و وضوح - ہرگاہ تامل انسان کہ گریبان اسرار سوالید و عناصر ہست و زانوی خیال باطن و ظاہر تحقیق آن نفس توجہ گمارد نقاب جمیع مراتبش از نقائش موہومہ خود برمیدارد - یعنی نفس انسانی در جہان نیرنگی مادۂ ظہور اسماء ہست و در فضاء ارادت تکلم بمساعدت نشاء ارواح بال کشا - تا از کام و زبان میل تراوش مینماید کیفیت مثالش حاصل است و چون در صورت خطوط و سطور مرئی میگردد عالم اجسامش منزل -

حل - جمادات کی طبیعت مین جو آگ ہے (پتھر مین آگ ہوتی ہے) یہ اُس حقیقت

الہی کی تجلی سے جو خلوتخانہ غیب کی چراغ افروز ہے یعنی ہم اُسکی حقیقت سے
واقف نہین اور ہوا نباتات کے مزاج مین کیا ہے بے شک وشبہہ سانس
مارنا (چٹکنا) اُن اسرار یعنی ارواح کی کلیون کا ہے یعنی نباتات کیلئے بھی عالم
ارواح ہے اور حیوان کی طینت مین صدا کیا شے ہے عرض مراتب ومدارج
کی تمہید مین اُسکے عالم برزخ کی نمود ہے یعنی جب حیوان بولتا ہے تو عالم برزخ
مین جو کچھہ اُسکا مرتبہ اور درجہ ہے اُسکو ظاہر کرتا ہے اور انسان کی ذات مین سخن
کیا شے ہے اُسکا شہود جسمانی دستگاہ مخارج کے لباس کا آراستہ کرنیوالا ہے یعنی
سخن سے انسان کے مخرج آراستہ ہوتے ہین - سخن کا ہی شہود جسمانی ہے پس
تمام دنیا سخن کا معمے ہے لیکن غیر مفتوح - یعنی کسی پر کہلا نہین - اور انسان کیا ہے
اس معمے کی عبارت ہے کمال تصریح اور وضاحت کے ساتھ لکھی ہوئی - جبتک
انسان کا تامل جو موالید و عناصر کے اسرار کا گریبان اور باطن وظاہر کے خیال
کا زانو ہے (اسرار یا تو گریبان مین سر دیئے یا زانو پر سر رکھے (مراقبہ) کرنے سے
منکشف ہوسکتے ہین) اس معمے کی تحقیق مین نفس توجہ کو مقرر کرتا ہے اُسکے
تمام مراتب کا نقاب یعنی موہومہ نفیس اشیاء کے چہرے سے اٹھاتا ہے یعنی
سخن سے بہتر کوئی شے اوسکو نفیس معلوم نہین ہوتی - یعنی ذات انسانی جہان
نیرنگی مین ظہور اسماء کا مادہ اور میدان ارادت تکلم مین نشاء ارواح کی وسعت مین
بازو کہولنے والا ہے یعنی انسان اسماء الہی کا ظہور اور عالم ارواح کی باتین کرنے
والا ہے جب تالو اور زبان سے تراوش سخن کی رغبت کرتا ہے عالم برزخ کی کیفیت
اُسکو حاصل ہے اور جب خطوط اور سطور کی صورت مین دیکھا جاتا ہے تو عالم اجسام
اُسکی منزل ہوتی ہے مطلب یہ ہے کہ انسان جس شے سے عبارت ہے وہ
صرف سخن ہے جو مختلف صورتون مین ظاہر ہوتا ہے -

سنگدلم چہ اثر برم ز حضور ذکر دوام او — چو نگین نشد (لبت) کہ فرو روم بخود از خجالت نام او

حل - مین سنگدل اُسکے ذکر دوام کے حضور سے کیا اثر اخذ کرون یعنی باوصف اسکے
کہ مین ہر وقت اسکی یاد کرتا ہون پھر بھی میرے پتھر جیسے دل پر قساوت کے باعث
کچھہ اثر نہین ہوتا یہ بات میسر نہوئی کہ مین اسکے نام کی خجالت سے نگین کی طرح



اپنے ہی مین گڑ جاؤن - نگین پتھر کا ہوتا ہے کسی نام کا اُسپر کندہ ہونا گویا اپنے
وجود مین دہنس جانا ہے - مجھے یہ بات بھی نصیب نہوئی -

سخن آب گشت و عبارتی نشگافت رمز تبسمش — تنک و ناز حسرت موج می نرسید تا خط جام او

حل سخن پانی ہوگیا مگر معشوق کی رمز تبسم نے ایک عبارت بھی نہ چیری (نہ لکھی)
موج مے کے تنک وناز کی حسرت خط جام تک نہ پہنچی - خط جام وہ ہے جہانتک
شراب بھری جاتی ہے یعنی یہ معلوم نہوا کہ معشوق نے کیون تبسم کیا حسرت رہ گئی -

نہ سرے کہ سجدہ بنا کند نہ لبے کہ برگ ثنا کند — بکدام مایہ ادا کند عدم ستمزدہ وام او

حل نہ سر ہے جس سے سجدہ کرے نہ لب ہے کہ ثنا کا سامان کرے ایک عدم (یعنی
معدوم) جو ستمزدہ ہے کس مایہ سے اسکا قرض (سجدہ اور ثنا) ادا کرے معدوم
تو کچھہ بھی نہین کر سکتا -

سر خاک اگر بہوا رسد چو نظر کنی تہ پا رسد — نرسیدہ ام بعمارتے کہ ببالم از در و بام او

حل - خاک کا سر اگر ہوا پر پہنچیگا جب تو غور سے دیکھیگا تو آخر گر کر پاؤن کے نیچے
پہنچیگا مین ایسی عمارت پر نہین پہنچا جسکے در و بام تک پہنچنے کا فخر کرون -

تک و پوی بیہدہ بافتم بہزار کوچہ شتافتم — دری از نفس نشگافتم کہ رسم بگرد خرام او

حل - مینے بیہودہ تگ ودو آراستہ کی ہزار کوچے مین دوڑا سانس سے ایک دروازہ نہ چیرا
یعنی راہ پیدا نکی کہ معشوق کے گرد خرام تک پہنچتا

بہوا اسیر نکشیدہ ام بہ نشیمنی نرسیدہ ام — ز پر شکستہ تنیدہ ام بخیال حلقہ دام او

حل - نہ مین ہوا مین اڑا نہ کسی نشیمن تک پہنچا - محض خیال مین اپنے ٹوٹے ہوئے پرون
سے اُسکے دام کا حلقہ (پہندا) تن رہا ہون کہ اسمین پھنس جاؤن یعنی مین اپنے
پھنسنے کیلیے اپنے ٹوٹے ہوئے پر سے دام بنا رہا ہون -

نہ دماغ دیدہ کشودنی نہ سر فسانہ شنودنی — ہمہ را ربود غنودنی بکنار رحمت عام او

حل - نہ آنکہین کہولنے کا دماغ ہے نہ داستان سننے کا خیال ہے (قصہ سننے سے
نیند آجاتی ہے) اُسکی رحمت عام کی بغل مین نیند سب کو لگئی ہے مزے سے
پڑے سوتے ہین -

ز حسد میرے ادبی بعروج فطرت بیدلی — تو معلم ملکوت شو کہ نہ حریف کلام او

حل۔ اے کمینے تو حسد سے فطرت (طبیعت ؟) بیدل کے عروج تک نہین پہنچ سکتا۔ اب معلم الملکوت (شیطان) بنجا کیونکہ تو بیدل کے کلام کا مد مقابل نہین۔

**نکتہ۔** در چار سوی کیفیات ظہور کہ ہر فرد از افراد انسانی با حقیقت خود سودائے است پنہانی و معاملہ ایست وجدانی با ہمہ زیانکاری نقد انفاس در جیب ہر معاملہ نفعے است متمکن و در طبع ہر سودا سودے متضمن۔ اینجا نالہ بہ تعمیر رواج نرسیدہ تا قیمت دل نقصان شکست نبرد آگاہ دوکان تحیر نچیدہ تا قماش جمعیت مژگان برہم نخورد۔ بگردش رسیدن ہر ساغرے مقدمۂ ظہور کیفیتے ہست و بانقلاب جوش ہر وضعے تمہید وقوع خاصیتے۔

**حل۔** چار سوی کیفیات ظہور (امکان) مین کہ ہر فرد کو افراد انسانی سے اپنی حقیقت) کے ساتھ ایک پوشیدہ سودا اور ایک وجدانی معاملہ ہے باوصف تمام نقصان نقد انفاس کے ہر معاملہ کی جیب مین ایک نفع برقرار اور ہر سودا کی طبیعت مین ایک فائدہ ملا ہوا ہے یعنی **حرف انفاس** بے یاد الٰہی بیہودہ جاری ہین۔ باقی نفع ہی نفع خیال کیا جاتا ہے یہان نالہ رواج کی تعمیر تک نہین پہنچا یعنی نالہ کو اُسوقت تک رواج نہین ہوتا جبتک دل کی قیمت شکست کا نقصان نہین اُٹھاتی یعنی نالہ بے اثر جاتا ہے اور دل ٹوٹتا ہے اور کسی آگاہ نے اسوقت تک حیرت کی دوکان آراستہ نہین کی جبتک مژگان کا اسباب تجارت برہم نہین یعنی پلکین کھولتے ہی حیرت طاری ہوتی ہے ہر ساغر کا گردش کرنا ایک کیفیت کے ظہور کا مقدمہ ہے اور ہر وضع کا انقلاب مین جوش مارنا ایک خاصیت وقوع کی تمہید ہے یعنی عالم امکان مین جو کچھہ ہے شہود وجود ہے اور یہ سب اُسکے خواص ہین۔

**ہر دل از نالہ بہار اثرے میخواہد — ریشہ پیرائی ہر تخم پرے میخواہد**

**حل۔** ہر دل نالہ سے اثر کی ایک بہار چاہتا ہے اور ہر تخم کی ریشہ پیرائی ایک پر چاہتی ہے کہ اہی اُڑ جائے۔

**ہر کجا نکہت گل پیرہن رنگ درید — نیست پوشیدہ کہ از خود سفرے میخواہد**

**حل۔** جس جگہہ پہول کی خوشبو نے رنگ کا پیراہن پھاڑا (رنگ سے باہر نکلی) یہ بات



پوشیدہ نہین کہ اپنے سے سفر کرنا چاہتی ہے۔

**اضطراب پر دبال آئینۂ پروازی است — باز گردیدن مژگان اثرے میخواہد**

حل۔ پر دبال کا مضطرب ہونا پرواز کا آئینہ ہے یعنی اس سے اُڑنا صاف معلوم ہوتا ہے۔ پلکون کا کہلنا ایک اثر چاہتا ہے۔ یعنی پلکین بلا وجہ نہین اُٹھتین۔

**قطرہ ہر گاہ کشد سر بہوائے نیسان — شوق جمعیت وضع گہرے میخواہد**

حل۔ قطرہ جب نیسان کی ہوا مین سر نکالتا ہے تو اسکا شوق وضع گوہر کی جمعیت چاہتا ہے یعنی حالت انتشار سے گذر کر گوہر بنجاتا ہے۔

**ہر کجا چشم پر از مژدہ دیداری ہست — ہر کجا دل تپش آرد خبرے میخواہد**

حل۔ جہان آنکھہ پہڑکتی ہے ایک دیدار کا مژدہ ہوتا ہے اور جہان دل تڑپتا ہے وہ ایک خبر چاہتا ہے۔

**برق ہر جلوہ تقاضائی ناز دگر است — عرض خورشید غبار سحرے میخواہد**

حل۔ ہر جلوے کی برق ایک اور ہی ناز کی تقاضائی ہے آفتاب کا نکلنا صبح کا غبار چاہتا ہے (شعاع مین غبار کے ذرّے اُڑتے ہین۔)

**نکتہ۔** توجہ خاطر بالفت فقر از علامات لطافت طبع است یعنی دماغ خلقت درین فساد بحسب فرط نزاکت تاب کدورت اسباب نے آرد تعلق ضمائر بمحبت جاہ از دلائل آثار کثافت کہ بار کلفت گیر و دار غیر از دوش خشونت بر نمے دارد۔ اما بے توہم لطافت و کثافت تشخص حقیقت را در ہر صفت جز پاس ناموس ظہور متصور نیست از آثار حجب آرائش بساط عظمتش در پیش است و از اوضاع رغبت مدعا حصول سر منزل راحت خویش۔

حل۔ فقر کے ساتھہ دل کی توجہ لطافت طبیعت کی علامات سے ہے یعنی خلقت کا دماغ اس معاملہ مین نزاکت کی زیادتی کے موافق کدورت اسباب دنیوی کی تاب نہین لاتا یعنی جو لوگ لطیف طبع ہین انکو دنیوی اسباب عیش کی تاب نہین ہوتی اور دونون کا تعلق جاہ دنیوی کی محبت کے ساتھہ آثار کثافت کے دلائل سے ہے یعنی طالبان جاہ دنیا کثیف الطبع ہوتے ہین کیونکہ گیر و دار کا بار کلفت بجز دوش خشونت کے کوئی نہین اُٹھا سکتا لیکن بغیر وہم لطافت و کثافت کے حقیقت والے

(عارف) کو ہر صفت مین عجز ناموس ظہور قدرت کے کسی کا پاس متصور نہین اُسکو آثار حُب جاہ سے بساط عظمت قدرت کی آرایش درپیش ہے اور طرح طرح کی رغبت سے اپنی سر منزل کی راحت کا حصول اُسکا مدعا ہے - یعنی عارف ہر حالت مین منزل مقصود پر پہنچنا چاہتا ہے اسکو لطافت وکثافت سے کچھ کام نہین -

**حقیقت مر یکجا آہی است آزادی است منظور**  **بہر جا داغ بیجوشد فراغی کردہ مسرورش**

حل - حقیقت جہان آہ بنگئی ہے اُسکو آزادی منظور ہے جہان داغ جوش مارتا ہے ایک فراغت اُسکو خوش رکھتی ہے یعنی جب داغ ناکامی ملگیا اطمینان حاصل ہوگیا -

**نظر بر خویش واکر داست گر بیند پیدا ایش**  **بجیب خود فرو رفتہ است گر یابند مستورش**

حل - اگر اسکو برملا دیکھتے ہین تو یہ سمجھنا چاہئے کہ وہ آپ اپنے کو دیکھتا ہے اور اگر اُسکو پردے مین پاتے ہین تو یہ سمجھنا چاہئے کہ وہ اپنی جیب مین اُترگیا ہے - یعنی ناظر ومنظور اور شاہد ومشہود وہی ہے -

**غرور عجز اینجا نے نیاز غیر میباشد**  **سلیمانی بجود مینازد از جمعیت مورش**

حل - یہان غرور عجز کو غیر کی پرواہ نہین ہوتی اُسکی چیونٹیون کی جمع ہونے پر سلیمانی اپنے اوپر ناز کرتی ہے یعنی عارف کے غرور عجز کا یہ مرتبہ ہے -

**نگہ شوق جہان بینش تغافل ذوق تسکینش**  **ادب مینائے تمکینش جنون پیمانۂ شورش**

حل - اسکی نگاہ اک جہان بین شوق ہے یعنی چاہتی ہے کہ جہان کو دیکھے اُسکا تغافل ذوق تسکین ہے یعنی اُسکو تغافل ہی سے تسکین ہوتی ہے ادب اسکی تمکنت کا شیشہ اور جنون اُسکے پیمانہ کا شور ہے -

**حبابے راکہ می بینی حضورش دارد ایمائے**  **سرابے راکہ می بینی سیاہی میکند نورش**

حل - جس بلبلے کو تو جانچتا ہے وہ اُسکے حضور کا اشارہ کرتا ہے اور جس سراب کو تو دیکھتا ہے اُسکا نور اُسکو سیاہ کرتا ہے یعنی دہوکے کو اُسکا نور مٹا دیتا ہے -

**نکتہ** - روح انسانی جوہریست بسیط و بحسب لطافت بر جمیع اشیا و محیط - ہرگاہ نفس تعلق اعتبارے مے بندد و بترکیب کیفیات عنصری مے پیوندد مشاہدۂ نقصان دستگاہ اصلی توجہ اش مصروف این اندیشہ میدارد کہ از ہرچہ از مراتب اعتبار کونی است باحتیاط در تصرف آرد ناچار خود را محتاج جمیع اشیا می یابد و بے احتیاج بطلب حصول آن مے شتابد خواہ آن اشیا از امور ذہنی باشد مثل معلومات حقائق ومعانی وخواہ از اسباب خارجی مثل محسوسات دستگاہ امکانی - دوست داشتن ہر چیزش دلیل احتیاج است - محتاج ہرچہ بدست آرد مفت می شمارد اما رفع احتیاجش در ہیچ حالتے ممکن نیست کہ تا ترکیب جزئی باقی است احرام بساطت کلی نمیتوان بست وتا کثافت جسمانی متصور ست بہ لطافت روحانی نمیتوان پیوست اینجا معلوم شد کہ این جوہر مقدس جمعیت از دست دادہ خود را در صورت فراہم آوردن اسباب مے جوید وتا بسر منزل تنزہ پیوستن ہمان بر جادۂ اضطراب مے پوید -

حل - انسانی روح ایک جوہر غیر منقسم ہے اور لطافت کے باعث جمیع اشیا پر محیط - جب اُسکا نفس اعتبار کا تعلق باندھتا ہے اور کیفیات عنصری کی ترکیب سے ملتا ہے اور مشاہدہ نقصان دستگاہ اصلی کا اُسکی توجہ کی سعی کو اس اندیشہ مین مصروف رکھتا ہے (یعنی دنیا سے جب اُسکا تعلق ہوتا ہے تو وہ اُسمین اپنے اصلی دستگاہ معرفت الہی کا نقصان دیکھتا ہے) کہ جو کچھ مراتب اعتبار کونی سے ہے احتیاط کے ساتھ اپنے تصرف مین لاوے ناچار اپنے کو تمام اشیا کا محتاج پاتا ہے اور بے اختیار اُسکے حصول کی طلب مین دوڑتا ہے خواہ وہ امور اشیاء ذہنیہ سے ہون مثل معلومات حقایق ومعانی کے اور خواہ اسباب خارجی سے ہون مثل محسوسات دستگاہ انسانی کے - اُسکا ہر شے کو دوست رکھنا احتیاج کی دلیل ہے محتاج کے ہاتھ مین جو کچھ آتا ہے وہ اُسکو مفت تصور کرتا ہے لیکن اُسکی رفع حاجت کسی حالت مین ممکن نہین جب تک جزئی ترکیب باقی ہے وہ بساطت کلی کا احرام نہین باندھ سکتا یعنی دنیا مین آکر نفس انسانی بسیط نہین رہ سکتا اور جب تک کثافت جسمانی متصور ہے روحانی لطافت سے نہین مل سکتا - یہان معلوم ہوا کہ یہ مقدس جوہر جسنے جمعیت کو کھو دیا ہے اپنے کو اسباب کے فراہم لانے کی صورت مین ڈھونڈھتا ہے اور تنزہ ذات کی سر منزل پر پہنچنے تک مضطرب رہتا ہے -

ہر کسے کو دور ماند از اصل خویش ⁂ باز جوید روزگار وصل خویش

چہ نقشہا کہ نشد جلوہ گر ز پردۂ شوق — چہ رنگہا کہ ندارد طلسم غنچۂ ذوق

حل - کونسے نقش پردۂ شوق سے جلوہ گر نہین ہوئے غنچۂ ذوق کا طلسم اپنے اندر کیا کیا رنگ نہین رکہتا یعنی عارف ہر شے مین صفات الہی کا جلوہ دیکہتا ہے

ہمین نفس کہ غبار تعلق وہمی است — ہزار پیچ و خم آوردہ شد بگردن طوق

حل - یہی سانس کہ وہمی تعلق ممکنات کا غبار ہے اُسکے طوق بنانے مین ہزار پیچ و خم ڈالے گئے ہین - یعنی سانس اگرچہ بے حقیقت ہے مگر اُسکے تعلقات کا طوق بہت مضبوط ہے جس سے رہائی نہین ہو سکتی -

سواد جوش تمنا چہ آسمان چہ زمین — نوائے زیر و بم آرزو چہ تحت و چہ فوق

حل - کیا آسمان اور کیا زمین سب جوش تمنا کا سواد ہے کیا تحت اور کیا فوق سب آرزو کے زیر و بم کی آواز ہے - یعنی ہر شے انسان کے مدعا کیلئے بنائی گئی ہے -

شدہ عمرہا کہ نشاندہ ام بہ کمین اشک چکیدہ — وے کہ زنالہ بود اثر گرہے ز رشتہ بریدہ

ترکیب - مصرعہ اولی کے نشاندہ کا مفعول مصرعہ ثانیہ ہے -

حل - مدتین ہوئین اشک چکیدہ کی گہات مین بیٹھے اپنے دل کو جسکا نالہ بے اثر ہے بٹھا رکہا ہے یعنی جب نالہ مین اثر نہین اور رشتہ کی گرہ نہین کہلتی اور اسلیئے مجبور ہو کر اُسکو رشتہ سے کاٹ ڈالا ہے تو بجز اسکے کہ ایسی حالت مین روؤن اور کیا کر سکتا ہون -

بکجاست آنکہ بہ سترن نکنم ز طاقت دل النفس — چو حباب میکشم از ہوس عرقے بدوش خمیدہ

حل - مجہہ مین وہ دسترس کہان ہے کہ طاقت دل سے ایک سانس بہی لے سکون یا طاقت دل کا دم بہرون - مین تو حباب کیطرح محض ہوس سے اپنے دوش خمیدہ پر عرق کہینچتا ہون یعنی بے طاقتی کے باعث نادم ہون -

من برق سیر جنون قدم بکدام مرحلہ وا رسم — کہ چو شمع شدہ ہمہ عضو من کف پای آبلہ دیدہ

حل - مین کہ برق سیر اور جنون قدم ہون کونسی منزل پر گردون کیونکہ تمام اعضاء مثل شمع آبلہ دیدہ کف پا بنے ہوئے ہین شمع کی بتی سفید اور تیل مین پہولی ہوئی آبلہ کی مانند ہوتی ہے یعنی جب ہر عضو آبلہ دار کف پا بنا ہوا ہے تو مین کیونکر چل سکتا ہون -

ز خمار فطرت نارسا بدو جام شعلہ فسون برآ — زدہ شور مستیم این صلا ز دماغ نشہ رسیدہ

حل - فطرت نارسا کے خمار سے دو جام پینے کے ساتہہ جو شعلہ فسون ہے باہر آ - یعنی معرفت الہی کی شراب پی اور اپنی نارسا فطرت سے نکل - شور مستی نے دماغ سے جو نشہ رسیدہ ہے یہی آوازہ مارا ہے - یعنی جسطرح مین شراب عرفان سے مست ہون تو بہی اسیطرح مست ہو -

حذر از فضولی عز و شان کہ مباد در دم امتحان — ہوست ز نقش نگین غم خورد پشت دست گزیدہ

حل - عز و شان کی فضولی سے احتراز کر ایسا نہو کہ امتحان کیوقت تیری ہوس نقش نگین سے ویسا ہی غم کہائے جیسے ہاتہہ کی پشت کاٹا ہوا غم کہاتا ہے یعنی آخر مین افسوس کرنا پڑے نگین کے نقش سے شہرت ہوتی ہے مگر اُسکو بالآخر افسوس سے پشت دست کاٹنا پڑتا ہے - نگین کا نقش خود کٹا ہوا ہوتا ہے امتحان یعنی مرنے کے بعد صرف نگین باقی رہجاتا ہے مگر فضول کیونکہ ہر اُسیوقت تک کام کی ہے جبتک انسان زندہ ہے -

بخیال گوشہ عافیت چو غبار ہرزہ فسردہ ام — بکجاست ہمت وحشتے کہ رسم بدامن چیدہ

حل - مین گوشہ عافیت کے خیال مین غبار کیطرح فضول افسردہ ہون وحشت کی ایسی ہمت کہان ہے کہ اُڑکر کسیکے چنٹ دار دامن تک جا پہونچے تاکہ یہی گوشہ عافیت بنجائے -

ز وداع فرصت پر فشان کیم آم نالہ ہم زبان — مگر این جریدۂ تہمتم بخط غبار رسیدہ

حل - فرصت پر فشاں کی جدائی ہوئی رخصت ہوگئی - اب مین کونسا نالہ زبان سے نکالون یعنی نالہ کرنے کی بہی فرصت نہین مگر اب اپنا دفتر خط غبار رسیدہ سے لکہون (غبار بہی رسیدہ ہے) بہلا کیونکر لکہنا ممکن ہے -

بفنا شود مگر آشکار اثر سجود دوام من — ز حیا بجبہہ نہفتہ ام خط بر زمین نکشیدہ

حل - میرے دائمی سجدہ کا اثر شاید فنا ہونیکے بعد ظاہر ہو - سجدے سے جو بیٹے خط زمین پر نہین کہینچا اُسکو حیا سے اپنی پیشانی مین چہپائے ہوئے ہون - یعنی مین اپنے سجدے کو کسی پر ظاہر کرنا نہین چاہتا - کیونکہ یہ ریا ہے اور حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ ریا شرک ہے -

زقبول معنی دلنشین ہم آنقدر بہ اثر قرین	کہ گوش من نشد آفرین سخن زکس نشنیدہ

حل - معنی دلنشین کے قبول کرنے سے مین اثر سے اتنا ہی نزدیک نہین کہ میرے کان مین کسی کا سخن جو مینے اب تک نہین سنا آفرین کہینچے - یعنی میرے سخن دلنشین کو نہ کوئی قبول کرتا ہے نہ داد دیتا ہے مصرعہ ثانیہ مین آفرین کشد کا مفعول اور سخن زکس نشنیدہ فاعل ہے -

مژ شور انجمنم خبر نہ بشوخی چمنم نظر	مژہ چو چشم کشودہ ام بغبار رنگ پریدہ

حل - نہ مجھے شور انجمن کی خبر ہے نہ چمن کی شوخی پر میری نظر ہے مین اڑے ہوئے رنگ پریدہ کے غبار مین چشم کشودہ کی پلک ہون یعنی متحیر ہون - مژہ چو چشم کشودہ ام دراصل ہمچو مژہ چشم کشودہ ہے - ضرورت شعری سے مضاف اور مضاف الیہ کے مابین حرف تشبیہ حائل ہوگیا -

من بیدل از چمن وفا چو دل شکستہ دمیدہ ام	ثمر نہال ندامتم بہزار نالہ رسیدہ ام

حل - مین بیدل چمن وفا سے ٹوٹے ہوئے دل کی طرح اُگا ہون مین نہال ندامت کا ثمر ہون اور ہزار نالون سے پہنچا ہون یعنی نالون نے ندامت کے سوا کچہ حاصل نہین کیا -

نکتہ - اینکہ عالم میخوانیم صفحۂ دل مطالعہ کردہ ہم و آنچہ آشنا میدانیم سطر نگاہے تحریر آوردہ - دل اجتماع کیفیات علوم ہست و علوم ادراکات معانی نامفہوم - وسوسہ از خود تراشیدن ہم صنعتے ہست و اوہام بر خود بستن نیز قدرتے - در وادی ظہور تلاش کسب با غربت ہست نہ اظہار غیبت - ہر قدر توانی در لباس کوش - و تا ممکن ہست خود را در خود بپوش -

حل - جس شے کو ہم عالم کہتے ہین وہ صفحۂ دل ہے جسکا ہمنے مطالعہ کیا ہے یعنی عارف کے دلمین سب کچہ موجود ہے دل کیا شے ہے - کیفیات علوم کا اجتماع ہے اور علوم کیا شے ہین معانی نامفہوم کے ادراکات ہین یعنی جو شئی معلوم نہین ہوتی وہ ادراک سے معلوم ہوجاتی ہے از خود وسوسہ تراشنا ہی ایک صنعت ہے اور اپنے اوپر وہم باندھنا ہی ایک قدرت - کیونکہ وسوسہ اور وہم ہی علم کی قسمین ہین جو اخیر مین علم الیقین اور حق الیقین ہوجاتے ہین ظہور کی وادی مین کسب کی تلاش

غربت (سفر) سے وابستہ ہے نہ کہ غائب ہونیکا اظہار یعنی کسب اور تلاش سے ہر شے موجود ہوجاتی ہے تلاش کرنا اس بات کا اظہار نہین کہ وہ شے غائب ہے جوئندہ یابندہ - تلاش کرنے والے کو جب کوئی شے ملتی ہے گویا وہ پہلے ہی حاضر و موجود ہوتی ہے ورنہ اسکا ملنا محال ہوجائے جہانتک ممکن ہے اخفائے راز مین کوشش کر اور جہانتک ہو سکے اپنے کو اپنی ذات مین چھپا - وحدت الوجود کا یہی راز ہے باقی چیزین پھر خود عیان ہوجائینگی -

با شوخی لباس ہمان منتجیب باش	در عالم شہود ز مردان غیب باش

حل - شوخی لباس (اخفائے حال) کے ساتھ منتجیب (مراقبہ) اور عالم شہود مین مردان غیب سے رہ -

ناز حقیقی ہست نیاز مجاز ما	پیچیدہ شوق موسی و درد شعیب

حل - ہمارے مجاز کا نیاز حقیقت کا ایک ناز ہے تو لپٹا ہوا (چھپا ہوا) موسی کا شوق اور شعیب کا درد رہ -

ہنگامۂ خیال دوئی گرم کردہ ایم	ما ہیم عرض آئنہ گو جلوہ غیب باش

حل - ہمنے تو دوئی کے خیال کا ہنگامہ گرم کر رکہا ہے - ہمکو تو آئینہ پیش کرنا چاہیئے اور بس - اگرچہ جلوہ غائب ہو - یعنی آئینہ اور جلوے کو ایک سمجہنا چاہیئے -

نکتہ - گل کردن رموز غیب و شہادت موقوف بر تحریک دل ہست کہ ہرچہ شگافتہ این پردہ ہست مجہولی ہست و باطل - ہمان حرکت بے نشان برزبانہا بیان ہست و در دیدہ ہا شناسائی - و ہمان قدرت پنہان در قدمہا رفتار و در پنجہ ہا گیرائی - بقدر جنبش انفاس شامل حرکات نبض امکان ہست و باندازۂ تامل نظر غواص حقیقت اعیان - آغاز از ازل تا انجام ابد پے سپر اندیشہ ہدایت و نہایت او ست امواج محیط تا ادوار سپہر مسخر اطاعت و سرایت او و سلسلہ قدرت اش چون جوہر آئینہ بر افعال و آثار پیچیدہ و ریشۂ تصرفش در طبع ظلمت و انوار دویدہ - چہ غفلت و چہ آگاہی رچہ کوئی و چہ الہی بہر جا طبیعتے از آئینہ تمثال حقائق بافتہ اند دل آنجا مطالعہ حقیقت خود پرداختہ ہست و ہر کجا از تحقیق بے خبرش دیدہ نہ جلم بے نیازی نظر بر کیفیت خود نینداختہ جمعے کہ نقاب امور امکانی از پردۂ تحقیق دل کشودہ نہ شوخی ہر

اندیشہ قبل از وقوع بیان در طبیعت انفاس اعیان مشاہدہ نمودہ اند - چون توجہ
اکثر خلائق مصروف اشتغال ظاہری ہست نسخۂ حقیقت دل را از برہم زدگی چارہ
نیست وگرنہ ہمچنان کہ نگاہ محرم اشارۂ نگاہ ہست و دست از مساس دست آگاہ
دلہا نیز آئینۂ ارادۂ ہم توانند بود و از تامل ہم نقاب اسرار یکدگر توانند کشود -

حل - رموز غیب و حاضر کا ظاہر ہونا دل کی تحریک پر موقوف ہے یعنی اگر دل کسی شی
کا انکشاف نچاہے تو وہ غائب ہے، اور چاہے تو حاضر ہے - کیونکہ جو شی پردۂ دل سے
نہین چھیری گئی (ظاہر نہین ہوئی) نامعلوم اور باطل ہے - دل کی وہی بے نشان
حرکت زبانون پر بیان ہے اور آنکھون مین پنہان - اور وہی چھپی ہوئی قدرت پاؤن
مین رفتار اور ہاتھ کے پنجون مین گرفت ہے اور وہی قدرت بقدر جنبش انفاس کے
حرکات نبض امکان کو شامل ہے - اور باندازۂ تامل نظر کے اعیان ثابتہ کی حقیقت
کی خواص ہے یعنی اُنکی حقیقت کی تہ تک پہنچتی ہے ازل کا آغاز اور ابد کا انجام تک
اُسی قدرت کے اندیشہ بدایت و نہایت کے پیچھے پے سپر (چلنے والا) ہے اور دریا
کی موجین اور آسمان کے چکر اُسکے احاطے اور اثر کے مسخر ہین - دل کی قدرت کا سلسلہ
آئینہ کی جوہر کی طرح افعال اور آثار پر لپٹا ہوا ہے اور اُسکے تصرف کا ریشہ سانس
کی طرح ظلمت و نور کی طبیعت مین دوڑا ہے - کیا غفلت اور کیا آگاہی اور کیا ملکوت نا
اور کیا الہیات ہر جگہہ ایک طبیعت کو عارفون نے تمثال حقائق کا آئینہ پایا ہے
یعنی ہر شے کی طبیعت مین ایک حقیقت موجود ہے دل وہان اپنی حقیقت کے
مطالعہ مین مشغول ہے اور جہان کہین دلکو تحقیق سے بیخبر دیکھا ہے بے پروائی کے
حکم سے اُسنے نظر اپنی حقیقت پر نہین ڈالی - یعنی جو دل حقائق اشیا مین اپنی
حقیقت نہین دیکھتا وہ خود اپنے سے بیخبر ہے جس جماعت (عرفا) نے امور امکانی
کا نقاب تحقیق دلکے پردے سے کھولا ہے اُنہون نے ہر اندیشہ کی شوخی کو وقوع
بیان کے قبل انفاس و اعیان کی طبیعت مین مشاہدہ کیا ہے - یعنی قبل از بیان
ہی اُنکو معلوم ہے کہ ہر شے اپنی طبیعت مین کیا اُدھیڑ بُن رکھتی ہے - چونکہ اکثر
خلائق کی توجہ اشتغال ظاہری مین مصروف ہے اسلئے حقیقت دلکے نسخے کو پراگندگی
سے چارہ نہین یعنی دلکی حقیقت منتشر ہوجاتی ہے معلوم نہین ہوسکتی - ورنہ



جسطرح نگاہ اشارۂ نگاہ کی محرم ہے اور ہاتھ اپنے چھونے سے آگاہ
ہے دل بھی ایک دوسرے کے ارادہ کا آئینہ ہوسکتا ہے اور تامل سے
بھی ایک دوسریکے اسرار کا نقاب کھول سکتے ہین - یعنی جب انسان
ایک دوسریکے ارادے کو قرائن سے معلوم کرلیتے ہین تو کیا وجہ ہے کہ
دل جسمین اسقدر قدرت ہے کسی حقیقت کو معلوم نکر سکے -

افسوس کہ ما دامن پندار گرفتیم — خورشید عیان بود شب تار گرفتیم

حل - افسوس ہے کہ ہمنے پندار (وہم) کا دامن پکڑا - خورشید عیان تھا
مگر ہمنے شب تار اختیار کی -

از غفلت دل معنی ز پردہ نہان ماند — صد جلوہ در آئینۂ زنگار گرفتیم

حل - دلکی غفلت سے وہ معنی جو بالکل بے پردہ تھے چھپے رہے ہمنے جلوون کا
زنگار کے آئینہ مین ظاہر ہونا چاہا -

در گلشن تحقیق نشستیم بتقلید — اینہا ہمہ رنگ ست کہ دیوار گرفتیم

حل - ہم گلشن تحقیق مین تقلید کیساتھ بیٹھے یعنی تحقیق ہی کی تو اوروں کی تقلید سے
یہ ہمنے رنگ کو پکڑا ہے یا دیوار کو - یعنی سہارا تو دیوار سے ہے نکہ دیوار کے رنگ سے

جان بود کہ ما جسم نمودیم تصور — گل بود کہ ما کج نظران خار گرفتیم

حل - جسکو ہمنے جسم تصور کیا وہ جان تھی اور جسکو ہمنے خار سمجھکر پکڑا وہ پھول تھا

عالم ہمہ یک نسخۂ آثار شہود است — غفلت چہ فسون خواند کہ اسرار گرفتیم

حل - عالم آثار شہود کا ایک نسخہ ہے یعنی اسمین حقیقت وجود عیان ہے غفلت
نے کیا افسون پڑھا کہ ہمنے اسرار کو پکڑا - (یہان تو حضرت بیدل بظاہر مذہب
وحدت الوجود کی نفی اور مذہب وحدت شہود کا اثبات کرتے ہین) فافہم -

آوارۂ اوہام نمودیم یقین را — یعنی ز تامل رہ رفتار گرفتیم

حل - ہمنے یقین کو آوارۂ وہم کر دیا یعنی وہم سے یقین کو کھو دیا - یعنی محض تامل سے
چلنے کی راہ بند کر دی -

سودای وہم است تخیل - چہ توان کرد — از تنگی دل خانہ ببازار گرفتیم

حل - تخیل وہم کا سودا خریدنے والا یا وہم کا دیوانہ ہے ہمنے دلکی تنگی سے !

بازار مین گھر بنایا - یعنی دل چونکہ تنگ تھا اسمین ہماری سمائی نہوئی لہذا بازار مین جا رہے -

نکتہ - در عنصر آباد کیفیت ظہور بعضے سنگ محض بحکم طبیعت افسردگی مزاج - و بعضے آئینہ بمقتضائے طینت لطافت امتزاج - آئینہ گل کردن طبائع نتیجۂ رفع حجاب است یعنی کسب وداع اوہام کدورت - و سنگ نقش بستن حصول آرایش نقاب - یعنی تعلق دام گاہ صورت در طبع آئینہ فطرتان آب غبار خاک شکستہ است - و در مزاج خارا نشینان خاک بر روے آب نشستہ لاجرم آنجا ہر چند خامۂ نقش بجنبش آمدہ باشد اثرش بر صفحۂ شہود منقوش است - و اینجا اگر ہمہ خنجر و سنان است لوح صفا مغشوش -

حل - کیفیت ظہور (دنیا) کے عنصر آباد مین بعض انسان محض پتھر (سنگدل) بسبب اس حکم سے کہ انکی طبیعت مین افسردگی نے رواج پایا ہے اور بعض انسان آئینہ ہین اس اقتضا سے کہ انکی سرشت مین لطافت ملی ہوئی ہے (گروہ اول دنیاداروں کا ہے اور گروہ ثانی عارفون اور اہل اللہ کا) آئینہ گل کرنا طبائع کا یعنی آئینہ کی طرح انکا صاف و شفاف ظاہر ہونا حجاب کے اٹھ جانیکا نتیجہ ہے یعنی انکو ہر شے مین واجب الوجود ہی نظر آتا ہے مراد یہ ہے کہ اوہام کدورت کا رخصت کرنا اور پتھر پر نقش باندھنا حصول عرفان کا جسکی آرایش صرف نقاب (چھپانا) ہے انہون نے اخذ کیا ہے (سیکھا ہے) یعنی دامگاہ صورت (عالم امکان) کا تعلق جو آئینہ فطرتون (صاف دلون) کی طبیعت مین ہے گویا پانی نے خاک کا غبار توڑ ڈالا ہے (پانی چھڑکنے سے غبار بیٹھ جاتا ہے) اور خاک کے خارا نشینون (دنیاداران سنگدل) کے مزاج مین گویا پانی پر خاک بیٹھی ہوئی ہے یعنی انکی طبائع مکدر ہین - بالضرور وہان (اہل اللہ کے معاملے) مین جسقدر نقش کا قلم (قلم قدرت) جنبش مین آیا ہے اسکا اثر صفحۂ شہود پر منقوش ہے اور اہل اللہ کو نظر آتا ہے اور یہان یعنی دنیا دارون کے معاملے مین اگرچہ ہر شے خنجر اور بھال کے مانند تیز اور صاف و شفاف ہے مگر لوح صفا ماند ہے -



غفلت و تحقیق ما را اعتبار آئینہ است — ہر طرف اندیشہ می تازد دوچار آئینہ است

حل - ہماری غفلت اور تحقیق کیلئے اعتبار گویا آئینہ ہے یعنی ہم غافل ہین اور ہمکو اعتبار نہین فکر ہر طرف دوڑتی ہے حالانکہ آئینہ سامنے ہے اسمین جلوۂ حق نہین دیکھا جاتا -

گر نگہ بالد مقابل جز بہار جلوہ نیست — ور بہم آوردہ مژگان غبار آئینہ است

حل - اگر نگاہ بڑھے تو سامنے بجز بہار جلوہ کے کچھ نہین اور اگر تو پلکون کو بند کرے تو آئینہ بھی غبار ہے -

در جہان بیدماغی یأس مطلب روبروست — در نگارستان امید انتظار آئینہ است

حل - جہان بیدماغی (غفلت) مین مطلب کی ناامیدی روبرو ہے اور نگارستان امید مین انتظار بھی آئینہ ہے -

خوب و زشت اعتبار خلق رنگے نیست — جلوہ درکار است انجا صد ہزار آئینہ است

حل - خلق کے خوب و زشت کے اعتبار کا جھگڑا نہین جلوہ درکار ہے یہان سو ہزار آئینے موجود ہین -

نکتہ - از ارادۂ حق چیزے بظہور نمے پیوندد مگر خلق را حیرت آیات و از شیون ذاتی مثالے مرئی نمیگردد الا صفات قدرت علامات - با آنکہ ارادۂ خلق حق است و مراد مقید مطلق -

حل - خداے تعالے کے ارادہ سے کوئی شے مخلوق کیلئے بجز آیات حیرت ظاہر نہین ہوتی اور ذات الہی کی شانون سے کوئی مثال بجز علامات صفات نظر نہین آتی یعنی خداے تعالے جسکی صفت فعال لما یرید ہے - جو کچھ ارادہ کرتا ہے اس سے مخلوق کو حیرت ہوتی ہے کہ ایسا ارادہ کیون کیا باوصف اسکے کہ خداے تعالے کا ارادہ جو مخلوق کی نسبت ہے وہ حق ہے اور اسکی مراد مقید مطلق ہے یعنی اسکے علم مین قید ہے جسکو کوئی نہین جانتا -

چہ شد آستان حضور دل کہ تو رنج دیر و حرم کشی — بجریدۂ سبق وفا نزدی قدم کہ قلم کشی

حل - دل کی حضوری جو جناب باری مین رہتی ہے اسکی چوکھٹ کیا ہوئی کہ تو دیر و حرم مین جانے کی تکلیف اٹھاتا ہے یعنی اگر دل حاضر ہے تو سب کچھ ہے -

تو نے تو ابھی دفتر کے لکھنے کی مشق ہی نہیں کی کہ لکھنا شروع کر دیا - یعنی تو یونہی کبھی بتخانے مین مارا مارا پھرتا ہے کبھی حرم مین -

**بقبول صورت بے اثر مکش انفعال فسردگی — چہ قدر مصور عبرتی کہ چو سنگ بار صنم کشی**

حل - جو تصویر بالکل بے اثر ہے اُسکے قبول کرنے سے افسردگی (دُون ہمتی) کی خجالت کیون کھینچتا ہے تو عبرت کا مصور یعنی اورون کیلئے اپنی دون ہمتی سے کسقدر عبرت پیدا کرنے والا ہے کہ پتھر کی طرح بت کا بوجھ کھینچتا ہے - قاعدہ ہے کہ پتھر کی جو مورت بنائی جاتی ہے اُس سے پتھر پر کچھہ اثر نہین ہوتا -

**کسے از پری کہ مگس کشد ز چہ ننگ دام و قفس کشد — غم ساغری کہ ہوس کشد بدماغ سوختہ کم کشی**

حل - جس شخص کے پاس ایسا پر ہے جسکو مکھی کھینچتی ہے وہ کس لئے جال اور قفس کا غم کھینچے کیونکہ مکھی کو دام و قفس مین کون پکڑتا ہے پس جس ساغر (خواہش دنیا) کا غم ہوس کھینچتی ہے تو اُسکو اپنے سوختہ دماغ مین نہ کھینچ - یعنی خواہش دنیا کو خیال مین نہ لا -

**رمقی است صورت مغتنم ہوس فسون عمل مدم — چو حباب سعی کمی مدان کہ نفس بہ پیکر خم کشی**

حل - تیری صورت مغتنم ایک رمق ہے یعنی اپنی ایک رمق ہستی کو غنیمت جان تو بلبلہ کیطرح جو اپنے پیکر خم مین سانس لیتا ہے تو اُسکو کچھہ کم سعی نہ سمجھہ - یعنی اپنی ایسی جلد فنا ہو جانیوالی زندگی کو غنیمت جان - اس سے زیادہ کیا چاہتا ہے -

**بخیال غربت وہم وطن مپسند دوریت از وطن — عرق است حاصل علم و فن کہ خمار باد عدم کشی**

حل - وہم وطن کی مسافرت مین وطن سے اپنی جدائی پسند نکر - یعنی یہ گمان نکر کہ مین وطن چھوڑکر تحصیل علم و فن کرونگا کیونکہ علم و فن کا ماحصل عرق ندامت ہے جو باد عدم کے خمار سے پیدا ہوتا ہے یعنی عرق ندامت باقی رہ جائیگا اور علم و فن معدوم - مطلب یہ ہے کہ زمانہ مین حصول علم و فن کا کوئی قدر دان نہین ہے -

**اگرت دلیل رہ وفا بمروتی کند آشنا — بزمین میفگنی از حیا برہیکہ خار قدم کشی**

حل - اگر راہ وفا کا رہبر تجھکو مروت سے آشنا کرے تو جو کانٹا تو اپنے پاؤن سے نکالے اُسکو زمین پر نہ گرائے کیونکہ وہ اورون کے پاؤن مین چبھیگا - یعنی اپنے

ساتھہ اس غرض سے بھلائی نکر کہ اورون کو برائی پہنچے -

**بہ یقین معرفت آگہان نرسد تفکرت بزم گمان — چو کشف مگر بخیال نا بروی سر بشکم کشی**

حل - مین گمان نہین کرتا کہ تیری فکر اُن لوگون کے یقین تک پہنچیگی جو معرفت الٰہی سے آگاہ ہین یعنی تجھے بھی یقین کا وہی مرتبہ حاصل ہو جائیگا جو اُنکو حاصل ہے ہان تو کچھوے کیطرح روزی کی تلاش مین جائیگا اور اپنا سر پیٹ مین چھپا لیگا - مطلب یہ ہے - کہ شکم پرستون کو معرفت حاصل نہین ہوتی -

**ببرت جوہر آئینہ ورقی است نسخہ طراز دل — سیہ است تا اگر ہمہ نفسے بجای رقم کشی**

حل - تیری بغل مین آئینۂ معرفت کے جوہر سے دل ایک نسخہ لکھنے والا ورق ہے بس اسی سے کام لے ورنہ اگر تو ایک سانس بھی بجائے رقم کھینچیگا تو تیرا تمام نامہ سیاہ ہو جائیگا کیونکہ پھونک مارنے سے آئینہ سیاہ (مکدر) ہو جاتا ہے - یعنی معرفت اور یاد الٰہی کا کام ہر وقت دل سے لے -

**گذر از تردد ز اثر نمی رسدت منصب بال و پر — چو نہال صبر کن آنقدر کہ بپای خفتہ علم کشی**

حل - بے اثر تردد سے گزر - تو بال و پر کا منصب حاصل نکریگا پودے کی طرح اتنا صبر کر کہ پائے خفتہ سے علم کھینچے - پودے کے پاؤن خفتہ ہوتے ہین وہ چل نہین سکتا مگر صبر کی بدولت اپنا جھنڈا اسقدر بلند کرتا ہے -

**نہ دمید صبح ازین چمن کہ نبست صورت شبنمے — حذر از مآل تردد کہ نفس گدازی و نم کشی**

حل - چمن دنیا مین کوئی صبح ایسی طلوع نہین ہوتی کہ شبنم پیدا نہ کرتی ہو - پس ایسے تردد سے خوف کر کہ تو اپنی سانس گلا دے - اور مآل کار ایک نم پیدا کرے - صبح کے وقت شبنم پیدا ہوتی ہے -

**من زار بیدل ناتوان نیم آنقدر بدلت گران — کہ چو بوی گل دم امتحان بترازوی نفسم کشی**

حل - مین عاجز اور ناتوان بیدل تیرے دل پر اسقدر بھاری نہین کہ تو امتحان کے وقت مجھکو بوے گل کیطرح سانس کی ترازو مین تولے - یعنی مین ناتوانی کے باعث بوے گل سے بھی زیادہ سبک ہون -

نکتہ - آئینۂ تحقیق مخبر است کہ ہر چہ از عالم غیب بشہادت خواہد رسید و آنچہ از خفا بظہور خواہد انجامید حقیقت این ہمہ محیط اسرار او سعت و مرآت علامات و آثار

او مثل پر یدن چشم پیش از گل کردن تقدیر خیر و شر و طپیدن دل قبل از ظہور اسباب نفع و ضرر چون عقل جزئی بحسب اکتساب علوم امکانی مملوست از امتیاز مراتب شک و یقین و محشی بعبارات او ہام شبہہ و تلقین در حکم تحقیق ناگزیر اشتباہ چندین شمار یست و در انکشاف رموز یقین بے اختیار تغیر نگاری اگر راہی بخلوت اسرار مے حاصل تغیر نمی گردید و اگر عقدۂ شہادت می کشود سررشتۂ تقریر می تنید جمیع حقائق بے واسطۂ عقل بر تو مکشوف است و تو بعلت امتیاز در شغل حجاب آرائی مصروف مانع شہود حقیقی ہمین معلومات عقل جزئی است کہ از طور یکدیگر کسب نمود و عقل کلی بر کیفیت آن اصلا چشم نکشود و۔

حل۔ تحقیق کا آئینہ یہ خبر دینے والا ہے کہ جو شے عالم غیب سے عالم ظہور مین پہنچیگی اور جو کچھ پوشیدگی سے ظاہر مین آئیگا اُسکی حقیقت خدائیتعالے کے اسرار کی ہید اور اسکی قدرت کی علامات و آثار کا آئینہ ہوگی مثلاً آنکھہ کا پھڑکنا خیر و شر کے وقوع سے پہلے اور دل کا تڑپنا اسباب نفع و ضرر کے ظہور سے پہلے۔ جبکہ عقل جزئی (ناتمام) موافق سیکھنے علوم امکانی کے مراتب شک و یقین کے امتیاز سے بھری ہوئی ہے اور عبارات او ہام شبہہ اور تلقین سے محشی ہے تو تحقیق کے حکم مین یہ سب اشتباہات کا شمار کرنا اور انکشاف رموز یقین مین بے اختیار ایک قسم کی تغیر نگاری (تغیرات کا لکھنا) ہے اگر عقل جزئی کوئی راہ اسرار کی خلوت مین پیرتی تو وہ تغیرات کا حلقہ نہ بنتی کہ ابھی کچھہ ہے اور ابھی کچھہ اور اگر عقدۂ شہادت (حقیقت عالم شہود کی) گرہ کہول سکتی تو محض تقریر کا سررشتہ نہ تنتی یعنی عقل تقریر کے سوا کچھہ نہین۔ تمام حقیقتیں بے واسطۂ عقل تجھپر کہلی ہوئی ہین اور تو بعلت امتیاز حجاب آرائی کے شغل مین مصروف ہے یعنی جسقدر عقل ممیز بڑھتی ہے اُسیقدر ادراک حقایق پر پردہ پڑتا ہے۔ شہود حقیقی کی مانع یہی عقل کی جزئی معلومات ہین جو ایک دوسرے کے طور سے تو نے سیکھی ہین۔ عقل کلی نے اُسکی کیفیت پر اصلا آنکھہ نہین کہولی یہ سب خرابیان عقل جزئی کی ہین۔

فریاد کہ دکان ستم وا کردیم   خورشید بخاک تیرہ سودا کردیم

حل۔ فریاد ہے کہ ہمنے ظلم کی دوکان کہولی۔ ایسے آفتاب درخشاں کا سودا کیا جو یہ سیہ خاک مین ملا ہوا ہے یعنی تاریک ہے۔

کثرت پیش از تمیز ما وحدت بود   آئینہ شدیم عکس پیدا کردیم

حل۔ کثرت ہماری تمیز سے پہلے وحدت تھی۔ ہم خود آئینہ ہوئے اور عکس پیدا کیا۔ آپ ہی ناظر آپ ہی منظور بنے۔

نکتہ۔ باہمہ بے تعینی غیر عبارت تعین ما ہست یعنی حصول توہم پیدائی و عین اصطلاح بے صفتی یعنی تغافل او ضاع خود نمائی۔ صفت بے ذات معدوم است تاملی باید فرمود و ذات بے صفت موہوم۔ چیزے نمیتوان نمود۔ ہر جا موسوم صفات ہستیم ذاتیم و اگر ہمہ ذات باسمے آمدہ ایم صفاتیم۔

حل۔ غیر کی تمام بے تعینی کیساتھہ مراد ہمارا تعین ہے۔ یعنی غیر موجود نہین ہین ہم موجود ہین اور وہ غیر کیا ہے صرف ظہور کے حصول کا توہم اور بے صفتی کی عین اصطلاح۔ یعنی خود نمائی کے اوضاع سے تغافل۔ یعنی ہمکو واجب الوجود کے ظہور کا توہم ہے کہ وہ موجود ہے یا نہین حالانکہ وہ موجود ہے اور یہ وہم بے صفتی کی اصطلاح ہے۔ یعنی اُسکی ذات بغیر صفت کے جلوہ گر ہے ورنہ ذات اور صفت مین دوئی ہوگی ذات بغیر صفت کے معدوم ہے غور کرنا چاہئے اور صفت بغیر ذات کے موہوم۔ اگر صفت نہین تو کچھہ معلوم نہ ہوگا مطلب یہ ہے کہ ذات عین صفات اور صفات عین ذات ہین جہان کہین ہم صفات سے موسوم ہین ذات ہین اور اگر ہم ذات ہی ذات سے موسوم ہین تو صفات ہین۔ یعنی کسی کا اسم سے موسوم ہونا بھی صفت ہے۔

گہر و محیط تو ہمی سفر گزین نہ اقامتی   قدم و حدوث تخیلی نہ شکستگی نہ سلامتی

حل۔ تو توہم کا گوہر اور دریا ہے نہ مسافر ہے نہ مقیم ہے۔ تو قدم و حدوث کا تخیل ہے نہ شکستہ ہے نہ سالم ہے۔

چمنت حقیقت بیخزان و طرب گہ جاودان   الم بجو نہ بری گمان کہ تو عبرتی نہ ندامتی

حل۔ تیرا چمن ایک بیخزان حقیقت ہے تیرا وطن ہمیشہ کی طرب گاہ ہے تو اپنے کو کسی تکلیف کے پہونچنے کا گمان نکر کیونکہ تو نہ عبرت ہے نہ ندامت ہے۔ تکلیف کے پہنچنے سے عبرت ہوتی ہے اور ساتھہ ہی ندامت۔ اسلئے کہ تکلیف کسی بُرے کام کا نتیجہ ہوتی ہے۔

بفلک فروغ تو در نظر بزمین بہار تو جلوہ گر   بچمن سحاب و بگل سحر ہمہ جا ظہور کرامتی

حل - آسمان مین تیری روشنی سامنے ہے زمین پر تیری بہار جلوہ گر ہے تو چمن کیلئے ابر ہے اور پہول کے لئے صبح ہے الغرض تو سب جگہہ کرامت کا ظہور ہے -

چو ز خود بخود نظری کنی روی از خود و دگری کنی + تو مگر چنین ہنری کنی کہ بگویمت چہ علامتی

حل - تو اگر آپ اپنے مین نظر کرے تو خودی سے گزر کر اپنے کو دوسرا بنائے کسیطرح ایسا ہنر کر تا کہ مین کہون کہ تو کیا علامت ہے یعنی کس شے کی علامت ہے -

بہ بیان بجال شریعتی بعمل شکوہ طریقتی + بخیال خبر حقیقتی تو قیامتی تو قیامتی

حل - تو بیان مین شریعت کا کمال ہے تو عمل مین طریقت کا شکوہ ہے تو بھلا تجہے خیال کے اعتبار سے حقیقت ہے تو قیامت ہے تو قیامت -

نکتہ - معنی کرم در جمیع احوال بسر در طبائع کوشیدن ہست و در ہمہ اوقات بر غنا دلہا جوشیدن - بے نوایان را بدرم و دینار نواختن - و بیماران را بعیادت و مداوا خورسند ساختن - امداد نابینایان بدستگیری عصا و اعانت گم گشتگان بتحریک رہنما - آبلہ پایان را تکلیف رفتار نمودن و بیدماغان را بصحبت دعوت نفرمودن پیش ناتوانان ترک اظہار توانائی و در چشم مفلسان تغافل از فراغ خود آرائی - بر قبور تکبیر گفتن و فاتحہ خواندن - و در زمین ہائے خشک آب پاشیدن و نہال نشاندن - غائبان را بہ نیکی یاد - و حاضران را بمدارا امداد - القصہ بقدر طاقت زبان جز بغرض فوائد نیاراستن و لو سع امکان از ہیچ کس غیر از عذر نخواستن ازین عالم با ہر چہ پردازند از شیوہ ہائے جود و سخا است و ازین دشت آنچہ از دست برآید از شیوہ ہائے مروت و وفا

حل - کرم کے معنی ہر حالت مین طبیعتون کا خوش کرنا ہین اور ہر وقت دلون کے راضی کرنے مین جوش مارنا - محتاجون کو درم و دینار سے نوازنا اور بیمارون کو بیمار پرسی اور معالجہ سے خوش کرنا - لاٹھی سے اندھون کی دستگیری کرنا - اور گم گشتون کو راہ پر لانے کی مدد دینا - آبلہ پایون کو چلنے کی تکلیف ندینا اور بے دماغون یعنی نامحرمون کو صحبت مین نہ بلانا - ناتوانون کے آگے توانائی کا اظہار نہ کرنا - مفلسون کی آنکھہ مین خود آرائی کی او ضاع سے تغافل کرنا - قبرون پر تکبیر

کہنا - فاتحہ پڑھنا - خشک زمینون مین پانی چھڑکنا - پودے لگانا - غائبون کو نیکی سے یاد کرنا - حاضرون کو مدارا سے مدد دینا - القصہ بقدر طاقت زبان کو فائدہ پہونچانے کی غرض کے سوا آراستہ نکرنا اور حتی الوسع کسی سے سوائے عذر کے نچاہنا - یعنی سب سے عذر خواہی کرنا - اس عالم سے جس شے کے ساتہہ مشغول ہون جود و سخا کے شیوون سے ہے اور اس جنگل سے جو کچہہ ہاتھ سے بر آئے مروت و وفا کے شیوون سے ہے -

بیدل دارد بطبع اہل ہمت + آثار سخا جلوہ بچندین صورت
بیخبران پند بہ محتاجان سیم + بر خوردان لطف با بزرگان خدمت

حل - بیدل اہل ہمت طبائع مین کتنی ہی صورت سے جلوہ کے آثار دکہاتا ہے بیخبرون کو نصیحت محتاجون کو چاندی - چھوٹون پہ مہربانی - بزرگون کی خدمت -

نکتہ - تمثال ظہور در آئینہ خیال دیدن - کیفیت صور در ہیولے مشاہدہ نمودن ہست و نقاب آتش در طبیعت سنگ کشودن - چون مدرکہ را باین جنس وقائع اکثر معاملہ امتحان ہست و در عالم بیداری تعبیر ہائے تخیل سود و زیان - بحکم تقابل دو نشأ کہ یکے در نہایت مرتبہ ضعیف ہست و دیگرے در کمال درجہ قوت - نتیجہ معتد لے بحصول مے پیوندد و بحسب اتفاق کیفیتے نقش مے بندد - گاہ مطابق ارادہ معتبر و گاہ مخالف - و از انجاست کہ اختلاف احکام تعبیر در خواب انبیا نیز یافتہ اند با آنکہ این طائفہ را در عین مثال رموز ظہور صور کہ ختم تجلیات کماہی ہست مشہود ہست و در جلوہ گاہ کیفیات صور ہمچنان اسرار مثال کہ قرب لطافت حقیقی است آئینہ دار نبود - پس صور مثالی کیفیتے ہست کہ بہ تفتیش چشم کشودنی رنگ اثرے ازان در نمیتوان یافت و جز ہمان بستگی مژگان نقاب تماشا بابش نمیتوان شگافت صورت وقوع بعضے ازان احوال از غرائب وقائع فہمیدن ہست و ظہور آثار آن معانی از نوادر اتفاقات اندیشیدن -

حل - ظہور احوال کی صورت کا خیال کے آئینہ مین دیکھنا ہیولے مین صورتون کی کیفیتون کا مشاہدہ کرنا ہے (یعنی خیال مین تمام صورتین جلوہ گر ہو سکتی ہین جسطرح موم سے جو تصویر چاہین بنا سکتے ہین) اور آگ کا پردہ پتھر کی طبیعت

کہولنا ہے (پتہر مین آگ ہر وقت موجود ہے جب چاہین نکال سکتے ہین) چونکہ قوت مدرکہ کو اس قسم کے وقائع سے اکثر امتحان کا معاملہ ہوتا ہے اور عالم بیداری مین سود و زیان کے تخیل کی تعبیرین معلوم ہوتی رہتی ہین۔ بحکم تقابل دو نشاؤن کے جمن سے ایک نشاء نہایت ضعیف ہے اور دوسرا کمال قوی۔ ایک معتدل نتیجہ حاصل ہوتا ہے اور بحسب اتفاق ایک کیفیت نقش باندھتی ہے۔ کبھی مطابق ارادے کے معتبر اور کبھی مخالف۔ یہی وجہ ہے کہ خواب مین تعبیر کے احکام کا اختلاف انبیاء نے بھی پایا ہے باوصف اسکے کہ اس گروہ کو عین عالم مثال (برزخ) مین صورتون کے ظہور کی جو تجلیات حقیقی کی ختم کرنے والی یا مُہر ہین مشاہدہ کی گئی ہین اور صورتون کی کیفیت کے جلوہ گاہ مین اسی طرح عالم مثال کے بہید جو لطافت حقیقی کا قرب ہے آئینہ کیطرح نمودار ہین مثالی صورتین ایک کیفیت ہین کہ آنکہہ کہولنے کی تفتیش سے کسی رنگ کا اثر اُس سے نہین پا سکتے اور سوا اُسی بند کرنے نقاب تماشا کی پلکون کے اُسکا دروازہ نہین کہول سکتے۔ یعنی حواس ظاہری کو معطل کر کے مراقب ہو اور حواس باطنی کو کام مین لاؤ۔ تب معرفت کا جلوہ نظر آئے اُسکے بعض احوال کا سمجھنا نادر وقائع کا سمجھنا ہے اور اُسکے معنی آثار کا ظہور نادر اتفاقات قدرت کا سوچنا ہے۔

شاہد قدرت کہ اخفا و نمود او یکیست　　　　در جہان غیب دیگر در شہادت دیگر است

حل۔ شاہد قدرت جسکی پوشیدگی اور ظہور دونون ایک ہین وہ جہان غیب مین اور اور جہان ظاہر مین اور ہے۔

از ورق گردانی تجدید نیرنگی مپرس　　　　لطف یک معنی بغرض ہر عبارت دیگر است

حل۔ تجدید نیرنگی کی ورق گردانی کی کیفیت کچھہ نہ پوچھہ ایک ہی معنی کا لطف ہر عبارت کے پیش کرنے مین اور ہے۔ یعنی ہر عبارت کے ایک ہی معنی مین نیا لطف ہے۔

بے نیازیہاست اینجا انحصار جلوہ نیست　　　　شاہ ما در انجمن دیگر بخلوت دیگر است

حل۔ یہان تو بے نیازیان ہین کسی شے پر جلوہ منحصر نہین۔ ہمارا بادشاہ انجمن



مین اور۔ خلوت مین اور ہے۔

جلوہ ما دارد مقام اعتبارات وجود　　　　رنگ ما در آئینہ گو دید صورت دیگر است

حل۔ اعتبارات وجود کا مقام بہت سے جلوے رکہتا ہے ہمارا رنگ اگرچہ کسی نے آئینہ مین دیکہا مگر صورت اور ہے (ممکن مین واجب موجود ہے)

محرم نیرنگ شوخیہای کثرت نیستم　　　　اینقدر دانم کہ ہر جا تخفی وحدت دیگر است

حل۔ ہم شوخیون کی کثرت کے نیرنگ سے ناواقف ہین۔ تاہم مین اسقدر جانتا ہون کہ تخفی وحدت ہر جگہہ اور ہے۔

عبث اے دشمن تحقیق دل از وسوسہ خستی　　　　بہمین آئنہ بودی بچہ امید شکستی

حل۔ اے دشمن تحقیق تو نے اپنا دل وسوسہ سے عبث زخمی کیا تو خود اسی آئینہ مین تھا کس اُمید پر تو نے آئینہ کو توڑا یعنی وسوسہ (بدگمانی) نے تجہکو کہو دیا تو خود اس آئینہ مین موجود تہا یعنی تیری صورت مین واجب الوجود تہا۔

چہ خیال است بعقل تجسد آزاد نشستن　　　　امل آشفت دماغش تو شدی غرہ رستی

حل۔ بقدر جسم آزاد (تارک الدنیا) ہو کر بیٹھنے کا کیا خیال ہے اُمید کا دماغ پریشان ہو گیا تو مغرور ہے کہ مین چہوٹ گیا۔ یعنی گوشہ نشین ہو جانے سے خدا نہین ملتا اور نہ تو آزاد ہو سکتا ہے۔

مثل موج و گہر آئینہ دار است در اینجا　　　　گرہ دام تو گردید کمندیکہ گسستی

حل۔ یہان موج اور گہر کی مثل سامنے ہے۔ یعنی ایک دوسرے سے جدا نہین جس کمند کو توڑ کر تو نے قید سے نکلنا چاہا ہے وہی تیرے دام کی گرہ بنگئی ہے۔ یعنی آزادی ہی قید ہو گئی۔

بتماشاگہ فرصت نشوی محو فسردن　　　　نفس آئینہ غبار است در این کوچہ کہ ہستی

حل۔ تماشاگاہ فرصت مین افسردگی مین محو نہ ہو۔ جس کوچہ مین تو موجود ہے وہان سانس غبار کا آئینہ ہے یعنی ہر وقت اُٹھتا ہے (فنا ہوتا ہے) پس تو فرصت کو غنیمت جان اور قدرت کا تماشا (نظارہ) کر۔

نگہے صرف تامل ننمودی چہ کند کس　　　　قدح ناز تو لبریز وداع است تو مستی

حل۔ تو نے ایک نگاہ بہی تامل مین صرف نہین کی۔ تیرے ناز (غرور) کا جام

وداع ہونے کو لبریز ہے اور تو مست یعنی غافل ہے - پس کوئی کیا سر دے مارے -

چو نفس مغتنم انگار پریشانی وحشت — کہ بگرد دو جہان آبلہ ی گر تو نشستی

حل - سانس کی طرح وحشت مین پریشان رہنے کو غنیمت جان سانس ہر وقت چلتی اور کودتی رہتی ہے کیونکہ اگر تو بیٹھ جائیگا تو دو جہان کی گرد پر پانی پھر دیگا

نگر آئینہ تحقیق نشاید مژہ بستن — حذر از خیرگی چشم بخورشید پرستی

حل - تحقیق کا آئینہ دیکھہ - آنکھہ بند کرنا مناسب نہین - آفتاب پرستی سے آنکھون کے خیرہ ہو جانیکا خوف کر -

من اگر باہمہ کوشش بکنارے نرسیدم — تو ہم ای موج درین بحر چہ بستی چہ شکستی

حل - مین اگر باوصف تمام کوشش کے کنارے پر نہ پہونچا - اے موج تو نے بھی اس دریا مین کیا باندھا اور کیا توڑا -

نفسے چند غنیمت شمر از دل نگذشتن — چہ قدر مرحلہ طی شد کہ تو این آبلہ بستی

حل - چند سانس دل سے نگزرنے کے غنیمت جان - کسقدر منزل طے ہوئی ہے کہ تو نے یہ آبلہ پیدا کیا - یعنی انسان اگر اپنے دل سے (نفس سے) نہین گزرتا اور معرفت کی راہ نہین چلتا تو اُسکا دل گویا آبلہ ہے جو چلنے سے مانع ہے -

مژہ بیہودہ درین بزم کشادم من بیدل — بعدم راند چو شبنم عرق خجلت ہستی

حل - اے بیدل مینے اس محفل مین بیہودہ (فضول) آنکھہ کھولی - شبنم کی طرح عدم مین ہستی کی خجالت کا عرق چلایا - یعنی میری ہستی بالکل بے ثبات تھی -

نکتہ - جمیع خلائق بحکم مصلحت طبعی محتاج ہم اند و کاروائی ہمہ حقیقت گری از آئینہ ہر فردے بظہور پیوستہ - و بذوق اشتعال شوق در کمین امداد دیگرے نشستہ - زبان مطلب محتاج بہوائے وصول جمعیت خود سائل - و سعی احسان منعم ہمچنین بموقع خاصیت خود مائل - سنگ و گل محتاج آفتاب در کسب کمالات آب و رنگ و آفتاب در عرض جوہر تربیت مشتاق گل و سنگ - بائع نقد را از اجناس سودے شمارد و مشتری جنس را غنیمت نقدے انگارد نقد با

مصروف جنس شماری ہست و جنسہا موضوع نقد انگاری یعنی تا بکار دیگرے نیائی چشم بر حصول مطلب چون کشائی - پس کریم در خود ناچار ہست و محتاج در طلب بے اختیار -

حل - تمام مخلوق طبعی مصلحت کے حکم سے ایک دوسرے کی محتاج ہے اور تمام حقیقتون کی گرمی کی کاروائی ہر شئے کے آئینے سے ظاہر ہوتی ہے اور بھڑک اُٹھنے کے شوق مین ایک دوسرے کی مدد کی گھات مین بیٹھی ہوئی ہے محتاج کی زبان مطلب اپنی دلجمعی حاصل کرنے کی سائل ہے اور منعم کے احسان کی سعی اپنی خاصیت کرم کے موقع پر مائل ہے یعنی جسطرح محتاج منعم کو ڈھونڈتا ہے اسیطرح منعم محتاج کی تلاش مین ہے - پتھر (لعل و جواہر) اور پھول کامل آب و رنگ حاصل کرنے مین آفتاب کے محتاج ہین اور آفتاب انکی پرورش کا جوہر پیش کرنے مین لعل اور جواہر اور پھولون کا مشتاق ہے بیچنے والا نقد کو فائدے کی جنس سے گنتا ہے اور خریدار جنس کو نقد کی لوٹ سمجھتا ہے تمام نقد جنس شماری مین مصروف ہین اور تمام جنسین نقد کے پہچاننے کو وضع کی گئی ہین یعنی تو جب تک دوسرے کے کام مین نہ آئیگا حصول مراد پر کیونکر آنکھہ کھولیگا - پس صاحب کرم اپنے فعل مین ناچار ہے اور محتاج اپنے مدعا کی طلب مین بے اختیار -

آواز کریم را صلا میخوانند — سائل در میزند دعا میخوانند
یک نغمۂ شوق است چہ فقر و چہ غنا — کز پردۂ ہر ساز جدا میخوانند

حل - کریم کی آواز دعوت کو صلا کہتے ہین اور سائل جو دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تو اسکو دعا کہتے ہین فقر ہو یا تونگری - دونون مین ایک ہی نغمہ ہے جیسے ہر ساز کے پردے سے جُدا جُدا گاتے ہین -

نکتہ - تاثیر در طبائع ارباب کرم چون موج بر آب پیچیدہ و از طینت اہل خست چون علامت از سنگ رمیدہ - طبع کریم از فرط نزاکت زبان سائل را نشتر میداند - تغافل نہ شعر تاب رحم آوردن ہست و مزاج لئیم از جوش خشونت پروائے مساس ندارد - توجہ مانع رنگ اثرے بردن -

حل - اہل کرم کی طبیعتون مین کرم کی تاثیر موج کی طرح دریا پر لپٹی ہوئی ہے اور اہل خست کی طینت سے کرم اس طرح بھاگا ہوا ہے جیسے پتھر سے نرمی۔ کریم کی طبیعت نزاکت کے باعث سائل کی زبان کو نشتر جانتی ہے یعنی وہ سوال کرنے کو بُرا سمجھتا ہے - اور خود دیتا ہے - تغافل رحم کی تاب لانے کی شرط نہین - یعنی رحم مین تغافل نچا ہے - اور بخیل کا مزاج سختی کے جوش سے مس کرنے کی پروا نہین رکھتا - یعنی بحس ہے - توجہ خود کسی رنگ کے قبول کرنے کی مانع ہے -

سرمایۂ ہر خمار و مستی کرم است　　　پیرایۂ ہر بلند و پستی کرم است
گویند کہ مرگ انقلاب ہستی است　　　اینست دلیل آنکہ ہستی کرم است

حل - ہر خمار مستی کا سرمایہ کرم ہے ہر بلندی اور پستی کا لباس کرم ہے کہتے ہین کہ موت ہستی کا انقلاب ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہستی کرم ہے -

نکتہ - اعیان محفل امکان راتا شمع وار سر تا مل بپا منتہی نمیگردد تشویش ہرزہ نگاہی باقی ہست و تا سر اندیشہ بزانوے ساغر نرساند گداز کلفت ساقی - اگر بوئے از بہار معنی مے بردند عبارت اینہمہ رنگ نے ریخت واگر باصل کار راہے مے شگافتند شاخ و برگ اینقدر غبار نے انگیخت - ساحل گزینان پیوستہ موج و کف مے شمارند و فرو رفتگان محیط از خود ہم خبر ندارند نامحرمی گریبان بصد دامن دست التجائے برد و ناآشنائی خویش ہزار ہنگامہ در خیال مے برآرد -

حل - جو لوگ محفل امکان کے اعیان ہین جبتک شمع کی مانند انکا سر تامل پاؤن تک منتہی نہین ہوتا بیہودہ نگاہ دوڑانے کی تشویش باقی ہے اور جبتک فکر کا سر ساغر کے زانو تک نہین پہنچاتے ساقی کی کلفت مین گلنا ہوگا - یعنی ساقی کی ناراضی کا غم رہیگا - اگر یہ لوگ معنی کی بہار سے ایک خوشبو لیجاتے تو انکی عبارت یہ تمام رنگ نہ چھڑکتی اور اگر اصل مدعا کی راہ پیدا کرتے شاخین اور پتے اسقدر غبار پیدا نکرتے - جو لوگ کنارے پر بیٹھے ہین ہمیشہ دریا کے جھاگ اور موج گنتے رہتے ہین اور جو لوگ محیط معنی مین مستغرق ہیں وہ اپنی خبر نہین رکھتے - گریبان کی نامحرمی سو دامن کے ساتھہ التجا کا ہاتھہ لیجاتی ہے اور اپنی حقیقت سے ناآشنائی



خیال مین ہزار ہنگامے نکالتی ہے -

تو گر خود را نہ بینی نیست عالم غیر دیدارش　　　خودی آئینہ دارد کہ محرومی است اظہارش

حل - تو اگر اپنے کو نہ دیکھے تو تمام عالم بجز جلوۂ دیدار کے کچھہ نہین خودی ایسا آئینہ رکھتی ہے جسکا ظاہر کرنا محرومی ہے - یعنی خودی کو ترک کر - خودی ہے تو خدا نہین ملسکتا -

چہ لازم مائل پست و بلند دہر گردیدن　　　تو خود این جا نہ تا باید ترا فہمید مقدارش

حل - زمانہ کی پستی اور بلندی پر مائل ہونا لازم نہین تو خود یہان نہین تجھے اسکی مقدار (ہستی ناپائدار) کا سمجھنا کیا ضرور ہے - مذہب اوست

گمانے بردہ گویا بہ نقد اعتبار خود　　　کہ ہر ہر جنس مے پیچی و می گردی خریدارش

حل - بلے اپنے نقد اعتبار کا گویا گمان ہے حالانکہ تیرے پاس نقد نہین پھر بھی تو ہر جنس پر لپٹا اور اسکا خریدار ہوتا ہے یعنی خود تیری ہستی بے اعتبار ہے تو دوسری چیزون کی ہستی کیون بے اعتبار نہوگی -

نبودی اینقدر یا رب خدائی مجمع امکان　　　کہ افتادی بچندین جہد در فکر خر و بارش

حل - تو مجمع امکان کا اسقدر مالک کہان تھا کہ اپنی کوششون کے ساتھہ اُسکے گدھے اور بوجھہ کی فکر مین پڑا - یعنی دنیا کی کس کس شے کا مالک بنیگا تیری ہستی تو مختصر ہے -

بحق تسلیم شو تا وارہی از این آن بیدل　　　بدریا قطرہ چون گم گشت دریا واند و کارش

حل - اے بیدل اپنے کو حق کے سپرد کر دو - جب قطرہ دریا مین گم ہو گیا تو دریا جانے اور اُسکا کام -

نکتہ - نو بہائے طرز اعتبارات تا بعرض آید کہنگی دمیدہ است و تا زگیہائے درس تا بتکرار یاس رسد افسردگی سر کشیدہ او - عبارات سراسر این دیوان یک مقطع است مغتنت بیدماغان طریقۂ خاموشی و از کم فرصتی ہائے زبان تا ل تجمیع اجزاء این نسخہ یک نقطۂ سہو است غنیمت تغافل ادایان مکتب فراموشی - اینجا معنی در ذہن صورت نہ بست کہ تا بہ فہمش وا رسند ورق برنگردانند و لفظے در خارج مرقوم نگردید کہ تا نشرہ برہم زنند صفحہ بجل نرسانند -

حل - اعتبارات کے طرز کی نوی جبتک ظہور مین آوے کہنگی اُسپر اُگی ہوئی ہے اور ما و من (غیر ذوالعقول وذو العقول) کی تازگیون کا درس تعلیم جبتک یاس کے تکرار (دوہرانے) پر پہنچے افسردگی اُس سے سر نکالے ہوئی ہے۔ اس دیوان کی تمام عبارتین بیدماغان طریقۂ خاموشی کے لئے مفت ایک مقطع ہے یعنی وہ کچھہ نہین بول سکتے اور تامل کے زمانے کی کم فرصتیون سے اس نسخہ کے تمام اجزا سہو کا ایک نقطہ ہین جو مکتب فراموشی کے تغافل ادا یو کیلئے لوٹ ہے۔ یعنی دنیا مین غفلت اور سہو کے سوا کچھہ نہین۔ یہان ذہن مین ایسے کوئی معنی پیدا نہین ہوتے کہ جبتک اُسے سمجھہ لین ورق لوٹائین یعنی ایک ہی لفظ کے معنی سمجھنے مین رہ جاتے ہین ورق لوٹنے کی نوبت ہی نہین آتی۔ اور خارج مین کوئی ایسا لفظ لکھا ہوا نہین کہ جب تک پلک جھپکائین صفحہ کو حل نکر سکین۔

ہرچہ دارد جہان بے بنیاد — مشت خاکے است در قلمرو باد

حل - جہان بے بنیاد جو کچھہ اپنے قبضہ مین رکھتا ہے وہ ہوا کی ولایت مین خاک کی ایک مٹھی ہے خاک کو ہوا اُڑا دیتی ہے۔

بے ثباتی بامتحان وقار — محملے میکشد بدوش غبار

حل - بے ثباتی وقار کے امتحان مین غبار کے دوش پر اپنا محمل کھینچتی ہے وقار کے امتحان مین غبار پورا نہین اُترتا وہ تو اُڑتا ہی رہتا ہے۔

روشن است از حقیقت مبہم — شمع اندیشہ وجود و عدم

حل - فکر وجود و عدم کی شمع حقیقت مبہم کی روشن کی ہوئی ہے یعنی اگر انسان فکر کریگا تو وجود و عدم کو بے حقیقت سمجھیگا۔

بسکہ رنگ ثبات پرواز است — کوہ با نالہ ہمعنان تاز است

حل - بسکہ رنگ ثبات ہے تو خالی ہین پہاڑ نالے کے ساتھہ ہمعنان دوڑنے والا ہے یعنی جیسا نالہ بے ثبات ہے ویسا ہی پہاڑ بے ثبات ہے۔

ہمہ جہدیم و مدعا مجہول — ہمہ ہوشیم و آگہی معزول

حل - ہم سرتاپا کوشش ہین مگر مدعا مجہول ہے ہم بظاہر ہمہ تن ہوش ہین مگر



خبرداری معطل ہے۔

جہد ما حرکت طبیعی ماست — مدعائے غبار ما پیداست

حل - ہماری کوشش ایک طبعی حرکت ہے۔ ہمارے غبار کا مدعا ظاہر ہے کہ عجز اور نے اور فنا ہونے کے خاک بھی نہین۔

ہرچہ از خلق عرض زشت و نکوست — عکس آئینۂ حقیقت اوست

حل - مخلوق سے جو کچھہ برے اور اچھے کا پیش ہونا ہے وہ حقیقت کے آئینہ کا عکس ہے۔

خلق موہوم را چہ علم و چہ فن — شخص معدوم را چہ ما و چہ من

حل - خلق موہوم کیلئے کیا علم اور کیا فن۔ وجود معدوم کیلئے کیا ما اور کیا من مخلوق مین یا تو علم و فن ہے یا غیر ذوی العقول اور ذوی العقول ہین مگر یہ سب فانی ہین۔

گر فگندی نظر بہ معنی خویش — ناز فطرت نبردی از ہمہ پیش

حل - اگر تو اپنی حقیقت پر نظر ڈالتا تو سب سے زیادہ فطرت کا ناز نہ لیجاتا یعنی تیری فطرت کا غرور جاتا رہتا

شخص جائیکہ گل کند معدوم — عکس معلوم حکم آن معلوم

حل - وجود جہان معدوم کا ظہور کرے اُس کا عکس اور اُس کا حکم پہلے ہی معلوم ہے۔

ہستی کز دل عدم گل کرد — ہم عدم بایدش تخیل کرد

حل - جس ہستی نے عدم کے دل سے ظہور کیا ہے اُسکو بھی عدم خیال کرنا چاہئے۔

در عدم ناز ہستی است اینجا — در دل تاک مستی است اینجا

حل - یہان ہستی کا ناز عدم مین ہے یعنی ہستی اپنے معدوم ہونے پر ناز کرتی ہے یہان انگور کے دل مین مستی ہے جو اسوقت معدوم ہے۔

بیخبر از خود مگذر جانب دل ہم نظرے — اے چمنستان جمال آئنہ دار تحیرے

حل - اپنے سے بیخبر نہ گزر۔ دل کی جانب بھی نظر کر۔ اے چمنستان جمال کے

معشوق تو صبح کا آئینہ دار ہے (چمن مین غنچہ و گل صبح کو کھلتے ہین -)

نیست در ہفت چمن چون قدت اے غنچہ دہن
گلبن نیرنگ گلے سرو قیامت ثمرے

حل - اے غنچہ دہن اس ہفت چمن یعنی ہفت زمین مین تیرے قد کے مانند کوئی پھول نہین جسکا گلبن نیرنگ ہو اور کوئی سرو ایسا نہین جسکا ثمر قیامت ہو -

بر ہوس نشو و نما مفت خیال است بقا
ورنہ در اقلیم فن یاس ندارد ہنرے

حل - نشو و نما کی ہوس مین بقا کا خیال فضول ہے ورنہ اقلیم فن مین نا امیدی کوئی ہنر نہین رکھتی -

بے تو شمع ہمہ تن سوختۂ یاس وطن
داغ و آہے است زمن گر طلبی پا و سرے

حل - مین بغیر تیرے یاس وطن کی جلی ہوئی شمع ہون اگر تو مجھ سے سر اور پاؤن طلب کرے تو صرف ایک داغ اور ایک آہ موجود ہے -

قابل آگاہی او نیست خیال من و تو
حسن خدائی نشود آئینہ دار دگرے

حل - میرا اور تیرا خیال اُس کے آگاہ ہونے کے قابل نہین خدا کے حسن کا بجز حسن کے کوئی اور آئینہ دار نہین -

جوش حباب انجمن شوکت دریا نشود
ما ہمہ صیقل زدہ ایم آئینۂ بے جگرے

حل - وہ جوش جسکی انجمن حباب ہے دریا کا شکوہ نہین بن سکتی ہم سب ایک بے جگر آئینے پر فضول صیقل کر رہے ہین -

نیست زہم فرق نما انجمن و خلوت ما
آئینہ دار ہمہ جا خانہ بیرون درے

حل - ہماری جلوت اور خلوت مین کچھ فرق نہین ایک ہی گھر اپنے دروازے سے باہر سب جگہہ کا آئینہ رکھتا ہے یعنی دل مین سب کچھ نظر آتا ہے -

در بر ہر زیر و بمے خفتہ فسون عدمے
در ہمہ ساز است رمے با ہمہ رنگ است پرے

حل - ہر زیر و بم (باجون کے نام) کی بغل مین عدم کا منتر دم کیا ہوا ہے تمام باجون مین رم اور تمام رنگون کے ساتھہ پر ہے (باجے بھی اپنی آواز سے اوڑتے ہین اور رنگ بھی اوڑتے یعنی زائل ہوتے ہین)

پردۂ صد رنگ دری تا بچمن راہ بری
خفتہ تہ بال پری کارگہ شیشہ گری

حل - تو سو رنگ کا پردہ پھاڑیگا تب چمن مین راہ لیجائیگا پری کی بازو مین شیشہ گر کا کارخانہ چھپا ہوا ہے - پری کو عامل لوگ شیشہ مین قید کر لیتے ہین گویا پری کے پاس اپنے قید ہو جانے کا سامان موجود ہے -

نیست اقامت گہ کس وادی جولان ہوس
دامن عجز است رسا آبلہ پایان سفرے

حل - ہوس کے دوڑنے کا جنگل کسیکی اقامت گاہ نہین عجز کا دامن رسا ہے اے آبلہ پاؤ سفر کرو - یعنی دنیا سے گزر کر منزل مقصود پر پہنچ جاؤ -

نیست اہل پروری لازم امثال جہان
بے تری مغز بلندی نکند موی سرے

حل - محض امیدون کا پالنا امثال جہان (انسانون) کو لازم نہین بغیر مغز کی تری کے سر کے بال نہین بڑھ سکتے -

شبنم ہستی چو سحر میکند م خون بجگر
آئینہ بندم بعدم کز نفس آرم خبرے

حل - ہستی کا شبنم صبح کی طرح میرا جگر خون کر رہا ہے مین آئینہ باندھکر عدم مین جاؤن تاکہ سانس سے خبر لاؤن - یہ قاعدہ ہے کہ آئینے پر سانس دم کیجائیگی تو اسپر غبار سا معلوم ہوگا - لیکن سانس تو معدوم ہو جاتی ہے لہذا عدم مین آئینے پر اُسکا پتا کب ملیگا یہ ایک نری ہوس ہوگی - صبح کی سانس بھی معدوم ہو جاتی ہے - اُسکی روشنی کو آئینہ قرار دیا ہے مگر اُس آئینے مین دم صبح کا جو گزر گیا کوئی اثر نہین آتا - بہت نازک شعر ہے غور سے سمجھنا چاہئے -

لذت این محفل و ہون بنے ما خواند فسون
داغ شو اے نالہ کنون راہ نفس زد شکرے

حل - اس محفل (دنیا) کی لذت نے ہماری نے پر افسون پڑھ دیا - اے نالہ داغ ہو کیونکہ سانس کی راہ نے نے ماری - نے مین شکر ہوتی ہے اور نے سانس سے بجتی ہے مگر جب شکر (وہ لذت) رہزن ہو گئی ہے تو نے کیونکر سانس لیگی اور بجیگی -

نکتہ - گفتگوے ارواح و امثال بیرون اعتبارات جسمانی مہمل است و گیرودار عالم اجسام بے امثال و ارواح معطل - جسم را قبل آثار پیدائی در حقیقت روح مختفی فہمیدن است چون کیفیت کوزہ در گل - و روح را بعد از نشاء ظہور در اجزاء جسم منزوی دیدن چون صورت خیال در دل - تا حضور تصور بعرض جلوہ نیاید معنی ہیولے را در جہان صور باطن اشکال بودن است و صورت قرینہ ہیولے معماے ہمان کیفیت کشودن - اگر ہیولے بہ بے صورتی تصف

ست صور از کجا مے جوشد و اگر صورت از لباس قدرت عاری است ہیولے را کہ مے پوشد۔

حل۔ عالم ارواح اور عالم مثال (برزخ) کی گفتگو بغیر اعتبارات جسمانی کے مہمل ہے اور عالم اجسام کی گیرودار بغیر امثال و ارواح کے بیکار ہے۔ یعنی روحون کا تعلق جسمون سے ہے او جسمون کا تعلق روحون سے۔ یہ غلط ہے کہ ارواح اور امثال بذاتہ کچھ عالم مین موجود ہین جیسا کہ بعض لوگ یعنی صوفیہ کا خیال ہے۔ پیدا ہونے کے آثار سے قبل جسم کو ایک چھپی ہوئی روح سمجھنا ہے جیسے کوزے اور مٹی کی کیفیت۔ اور روح کو بعد اثر ظہور کے جسم کے اجزا مین پوشیدہ دیکھنا ہے۔ جیسے خیال کی صورت دل مین جبتک صورتون کی حضوری پیشگاہ جلوہ مین نہ آوے یعنی ظاہر نہو ہیولے کے معنی کو باطن کی صورتون کے جہان مین محض شکل رہنا ہے اور مرتبہ ہیولے کی صورت کیا ہے گویا اسی کیفیت کے معمے کا کھولنا ہے۔ یعنی ہیولاے مطلق مین صورت ضرور موجود ہے جیسے پتھر چونے مٹی وغیرہ مین عالیشان ایوان۔ اگر ہیولا بے صورتی سے متصف ہے تو صورتین کہان سے جوش مار رہی ہین اور اگر صورت لباس قدرت سے عاری ہے تو ہیولے پر کیا شے عارض ہوسکتی ہے۔

**ہر چند خاکسار ہیولائی گل است ۔۔۔ گل نا دمیدہ ساز ہیولائی خاک شد**

حل۔ ہر چیز مٹی کیچڑ کا ہیولے خاکسار (بظاہر خاک) ہے مگر جو پھول ابتک نہین اُگا وہ خاک کے ہیولے کا سامان ہے۔

**رمز صفاے آئینہ ما وا نگا فتیم ۔۔۔ اسم کدورتست کہ از اشک پاک شد**

حل۔ آئینہ کی صفائی کی رمز ہمنے معلوم کر لی وہ ایک کدورت کا نام ہے جو آنسو کے دہونے سے پاک ہوئی ہے۔ آنسو سے مراد آئینے کی آب ہے جو صیقل کے بعد آئینے کو روشن اور مجلے کرتی ہے۔

**چون باز عرض نوبت زنگار رو رسید ۔۔۔ آئینہ را بسنگ ہمان اشتراک شد**

حل۔ جب پھر زنگار کے عارض ہونے کی نوبت پہنچی تو آئینہ اپنی تاریکی مین پتھر کا شریک ہو گیا۔ یعنی جب زنگ لگا تو آئینہ اور پتھر دونون برابر ہو گئے۔ مطلب یہ ہے کہ ریاضت ہی سے انسان کا دل روشن ہوتا ہے ورنہ وہ پتھر ہے۔

**خورشید اگرچہ شب بسمک بال میزند ۔۔۔ روزانہ دیدہ کہ باوج سماک شد**

لغت۔ سمک وہ مچھلی جو تحت الثرا مین ہے اور جسکی پشت پر گاو زمین ہے اور سماک وہ ستارہ جو سب ستارون سے بلند تر ہے۔

حل۔ آفتاب اگرچہ شب کو زمین کے نیچے غائب ہو جاتا ہے مگر دن کو تونے ہمیشہ دیکھا ہے کہ ریاضت سے سماک تک پہنچ جاتا ہے۔

**یک رشتہ بود پا و سر اعتبار خلق ۔۔۔ خلقے بپیچ و تاب توہم ہلاک شد**

حل۔ خلق کے سر و پا کا اعتبار ایک ہی رشتہ تھا مخلوق وہم کے پیچ و تاب مین ہلاک ہو گئی (وحدت الوجود)

نکتہ۔ تا نسخہ اندیشہ از ہستی رقم توہمی دارد با ہرزہ سوادان مکتب اعتبار ہم سبق بودن ناچار یست و تا خامۂ ما و من از نفس سطر حیات مے نگارد ہم مشقی اطفال این دبستان فرسودن بے اختیاری در آب افتادہ را ہوائے دست از خشکی شستن فطرت است و در آتش نشستہ را ہواے دامن از دود کشیدن داغ خجلت۔

حل۔ جبتک ہستی سے فکر کی کتاب توہم کی رقم رکھتی ہے مکتب اعتبار کے بیہودہ سوادون سے ہم سبق رہنا ضرور ہے اور جبتک ما و من کا قلم سانس سے زندگی کی سطر لکھتا ہے اس مکتب کے اطفال کی ہم مشقی سے فرسودہ ہونا بے اختیاری ہے اور پانی مین گرے ہوئے کو خشکی کا ہاتھ دہونے کی خواہش مین فطرت ہے اور آگ مین بیٹھے ہوئے کو دھوئین سے بچنا شرمندگی کا داغ ہے۔

ہستی جز جان کنی و خون خوردن نیست ✤ از عالم مرگ عیش جان برون نیست
در خلق برون ز خلق بودن غلط است ✤ صحبت با زندگی است با مردن نیست

حل۔ ہستی بجز جان کنی اور خون کھانیکے کچھ نہین۔ مرگ عیش کے عالم سے جان کا سلامت لیجانا میسر نہین یعنی جس شے کو تم عیش دنیا سمجھے ہوئے ہو وہ درحقیقت روح کی موت ہے کیونکہ عیش دنیا مین منہمک رہنے سے روح مردہ ہو جاتی ہے۔ خلق مین خلق سے باہر رہنا غلط ہے صحبت زندگی کے ساتھ ہے مرنے کے ساتھ نہین۔

نکتہ۔ عالم ایجاد سیرگاہ جلوۂ اضداد است و تماشا خانۂ بوقلمون ہائے مراتب استعداد تا عبارت پریشان نکوشی وصول جمعیت معنی موہوم است و تا بتامل غیر نپوشی فائدہ حاصل

گریبان خود نامفہوم - عمرہا بیہودہ باید تاختن تا براحت پائے در دامن کشیدن توان رسید و با عالمے صحبت باید داشتن تا قدر تنہائی توان فہمید - بے تجربہ سود و زیان دو کیفیت اختیاری یکے بر دیگرے عرض مراتب جہل است و بے امتحان نفع و ضرر دو اثر بالتزام واحدے اقبال نمودن دلیل فطرت سہل - ہر کرا بصحبت ہائے مخالف متنبہ نمودند ابواب جمعیت تنہائی بروئیش نکشودند و ہر کرا خار و راہ نہ فشاندند از زحمت ہائے بر دوش نرہاندند اگرچہ صحبت ہزار رنگ فوائد آبستن است اما خلاصۂ مجموعہ قدر انفرواد انستن -

حل - عالم ایجاد کیا ہے - ضدون کے جلوہ کی سیرگاہ ہے یعنی دنیا مین بجز اضداد کے کچھ نہین - نور و ظلمت سفیدی و سیاہی - خیر و شر وغیرہ - اور عالم ایجاد طرح طرح کی مراتب استعداد کا تماشا خانہ ہے یعنی ہر شے مین ایک خاص استعداد ہے جبتک تو پریشان عبارت کے سمجھنے مین کوشش نکریگا معنی کی جمعیت کا وصول ہونا موہوم ہے اور جبتک غیر خدا کے تامل مین جوش غبار ریگا اپنے گریبان یعنی مراقبہ کے ماحصل کا فائدہ نہ سمجھیگا - مدتون بیہودہ دوڑنا چاہئے تاکہ دامن مین راحت کے ساتھ پاؤن پھیلانا ممکن ہو ایک عالم کے ساتھ صحبت رکھنا چاہئے تاکہ تنہائی کی قدر جان سکے - بغیر تجربہ فائدہ اور نقصان کے دو اختیاری کیفیتون مین سے ایک کا دوسرے پر عرض مراتب جہالت ہے اور بغیر امتحان نفع و ضرر کے دو اثرون مین سے ایک کے لازم پکڑنے کو قبول کرنا سہل فطرتی (کم فطرتی) کی دلیل ہے - یعنی نفع بغیر نقصان کے اور نقصان بغیر نفع کے معلوم نہین ہوسکتا - جس شخص کو مخالف صحبتون کیلئے متنبہ نہین کیا گیا تنہائی کی جمعیت کے دروازے اُس پر نہین کھولے - یعنی صحبت کا تجربہ نہو تو خلوت کے فوائد حاصل نہونگے اور جس شخص کی راہ مین کانٹے رہے اُسکو بر دوش (سفر مین چلنے اور بوجھ اُٹھانیکی) تکلیف سے نہین چھوڑا اگرچہ صحبت ہزار رنگ کے فوائد کی حاملہ ہے مگر سب کا خلاصہ خلوت کی قدر جاننا ہے - یعنی جب تک صحبت (جلوت) کا تجربہ نہو خلوت کی قدر معلوم نہین ہوسکتی -

ہیچ کس ازشور کثرت طالب وحدت نشد     رنگ تمیز سلامت در غبار آفت ست

حل - کوئی شخص بجز شور کثرت کے وحدت کا طالب نہین ہوا سلامت کی تمیز کا رنگ آفت کے غبار مین ہے یعنی جبتک مصیبت نہ جھیلیگا سلامتی کی تمیز نہوگی -

زانکہ بینی رنج نتوان محرم راحت شدن     طینت بیمار کیسر قدردان صحت است

حل - جب تک تو رنج نہ دیکھیگا راحت سے واقف نہوگا بیمار کی طینت خود صحت کی قدردان ہوتی ہے -

قطرہ از تشویش موج آخر نہان شد در صدف     گوشہ گیریہا خلق از انفعال صحبت است

حل - قطرہ موج کی پریشانی سے بچکر آخر سیپی مین چھپ گیا اس سے ثابت ہوگیا کہ مخلوق کا گوشہ نشین ہونا صحبت کے انفعال سے ہے -

چون نگہ یک عمر باید دید عرض خوب و زشت     تاشود روشن کہ جمعیت بوضع حیرت است

حل - نگہ کی طرح مدت تک اچھے برے کو دیکھنا چاہئے تاکہ روشن ہوجائے کہ جمعیت حیرت کی وضع مین ہے -

عالمی چشم از تماشائے جہان پوشید و رفت     زین ادا معلوم میگردد کہ ہستی عبرت است

حل - ایک عالم نے جہان کے تماشا سے آنکھ بند کی اور عدم کو چلدیا اس سے معلوم ہوا کہ ہستی عبرت ہے -

نکتہ - روح انسانی شاہدے است لاریب کہ جمال استعدادش از بے نقابی ہائے جوہر غفلت پیدا است و آفتاب کمالش ہمان از دمیدن صبح ادراک لامع و ہویدا - عقل سرچشمہ ایست تراوش ایجاد معنی حیا و حیا آئینہ از حقیقت ایمان چہرہ کشا - اگر عقل در عرصہ فہم ربوبیت نمی تاخت ہیچ کس سر بہ عبودیت نمے انداخت -

حل - روح انسانی ایک یقینی معشوق ہے جسکی استعداد کا جمال غفلت کے جوہر سے ظاہر ہے یعنی اگرچہ وہ جسم سے غافل ہے مگر اُسکی استعداد ظاہر ہے اور روح کے کمال کا آفتاب صبح ادراک کے طلوع ہونے سے تابان اور ہویدا ہے - یعنی انسان جب ادراک سے کام لیگا تو اُس کی فعلیت خود ظاہر ہو جائیگی - عقل ایک سرچشمہ ہے جس سے معنی حیا کا ایجاد تراوش کرتا ہے اور حیا ایک آئینہ ہے جو ایمان کی حقیقت سے چہرہ کشا ہے - اگر عقل ربوبیت کے فہم کے میدان مین نہ دوڑتی تو کوئی شخص عبادت الٰہی کے لئے سر تسلیم خم نکرتا یعنی روح جو جسم سے غافل ہے اور اُس پر اپنے کمال استعداد کا اثر نہین ڈالتی تو اُسکی وجہ حیا ہے اور الحیاء من الایمان حدیث شریف ہے اور عقل

اور عقل بھی حیا ہی چاہتی ہے۔ اگر وہ حقیقت الہی کو نسمجھتی تو کوئی شخص خدائے تعالے کی عبادت نکرتا۔

**ہر کس ز حقیقتے نباشد خبرش بیہودہ بعبرت نرساند نظرش**

حل۔ جس شخص کو حقیقت سے خبر نہو گی نظر اُسکو بیہودہ (ویسے ہی) عبرت تک نہ پہونچائیگی یعنی عبرت اُسی کو ہوگی جو چشم حقیقت مین رکہتا ہو گا۔

**از ہستی ذات باز معدومی خویش چیزے فہمید دل کہ خون شد جگرش**

حل۔ ذات کی ہستی اور پھر اپنی معدومی سے دل نے کچھہ تو سمجھا کہ اوس کا جگر خون ہوگیا۔

---

نکتہ۔ از بزرگے پرسیدند بحکم ان مع العسر یسرا کشاد ہر عقدے بناخن تدبیرے باز بستہ است و حل ہر مشکلے در کمین چارہ نشستہ۔ سہولت جاندادن از چہ تدبیرے بسہولت پیوند دو دشواری مرگ بکدام چارہ صورت آسانی بندد۔ فرمود بکسب اثیار باید دانست کہ زندگی قوت اندیشہ است مصروف تعلق اسباب چون پیچش موج موجد دائرہ گرداب۔ ہرگاہ اندیشہ لذتوجہ علائق برآمد واصل بے تعینی عالم اطلاق گردید وچون موج از دام پیچ وتاب گسیخت نقد توہم بجیب ہمواری محیط ریخت۔

حل۔ ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ خدائیتعالے کے اس حکم کے موجب کہ مشکل کے ساتھہ آسانی ہے کہلنا ہر گرہ کا تدبیر کے ناخن سے بندھا ہوا ہے اور ہر مشکل کا حل ہونا علاج کے گہات مین بیٹھا ہوا ہے۔ آسانی سے جان دینا کس تدبیر سے آسان ہے اور موت کی دشواری کس علاج سے آسانی کی صورت باندھے۔ فرمایا کہ برگزیدگی کے حاصل کرنے سے۔ یعنی انسان اگر خدا کے نزدیک برگزیدہ ہو جائے تو تمام مشکلین آسان ہو جائین۔ جیسے موج کا لپٹنا گرداب کے دائرے کا پیدا کرنے والا ہے جب فکر دنیوی تعلقات سے نکلگیا عالم اطلاق کی بے تعینی مین ملگیا۔ یعنی قید اطلاق سے بھی آزاد ہو کر خدا مین جاملا۔ اور جب موج نے پیچ وتاب کے دام سے قطع تعلق کرلیا تو نقد توہم کا دریا کی ہمواری کی جیب مین ڈالدیا یعنی موج اور دریا دونو ایک ہوگئے گرداب کے دائرے سے علیحدہ رہنا موج کا نرا وہم تھا اب وہ وہم جاتا رہا۔

**در عالم کون رنگ فطرت دگر است خلقی مغرور ناز ہمت دگر است**

حل۔ عالم امکان مین فطرت کا رنگ اور ہے خلقت ناز مین مغرور ہے ہمت دوسری چیز ہے۔

**زین جنس توہم کہ مجازش خوانند گر دست فشانند حقیقت دگر است**

حل۔ اس جنس توہم سے جسکو مجاز کہتے ہین اگر ہاتھہ جہاڑین تو معلوم ہو کہ حقیقت دوسری شے ہے۔

نکتہ۔ کیفیت سخا بنزاکتے سرشتہ اند کہ تا کریم سائل را ممنون تصور نماید جوہر مروت گداختہ ہست و تا باذن خود را مصدر احسان گمان برد معنی حیا رنگ باختہ ازینجا ست کہ ابر بر خار وگل یکسان مے بارد تا از نخلہاے بارور خجلت امداد نبردارد و آفتاب بر سنگ وگل یکدست مے تابد تا بر لعل ویاقوت منت بر زینت نگذارد۔

حل۔ سخاوت کی کیفیت ایسی نزاکت سے گوندھی گئی ہے کہ جبتک سائل کو کریم اپنا ممنون خیال کرے مروت کا جوہر گلا ہوا ہے۔ اور جبتک حکم کے ساتھ اپنے کو احسان کا جانے صدور گمان کرے حیا شرمندگی سے رنگ باختہ ہے یعنی کریم کو احسان کے جتانے سے شرم کرنی چاہئے اسی وجہ سے ابر کانٹے اور پہول پر یکسان برستا ہے تاکہ باردار درختون سے مدد کرنے کی شرم نہ اٹھاے اور آفتاب پتھر اور مٹی پر یکسان چمکتا ہے تاکہ لعل ویاقوت پر زینت کا احسان نرکہے یعنی ابر نے تو پھولون کو بارور کیا مگر کانٹون کو کیا فائدہ پہونچایا اور آفتاب نے لعل ویاقوت کو تو زینت دی مگر پتھر اور مٹی کو کیا دیا۔ یہ اسیوجہ سے ہے کہ ابر اور آفتاب کو احسان کرنیکا موقع نملے۔ رباعی

شخص کرم از بسکہ وفاکیش تر است + ز اندیشۂ انفعال درویش تر است
رسوائی احتیاج کس نتوان دید + آنرا کہ حیا بیش سخا بیشتر است

حل۔ کرم کا وجود چونکہ وفاکیش زیادہ ہے لہذا شرمندگی کے اندیشہ سے وہ سب سے زیادہ درویش ہے کسیکی احتیاج کی رسوائی نہین دیکھہ سکتا جس شخص کو حیا زیادہ ہے سخاوت زیادہ ہے مطلب یہ ہے کہ سچا سخی وہ ہے جو سخاوت کرے اور شرماوے نہ یہ کہ غرور کرے اور احسان دہرے۔

کہ کشید دامن فطرت کہ بسیر ما و من آمدی    تو بہار عالم دیگری زکجا باین چمن آمدی

حل۔ تیری فطرت کا دامن کسنے کھینچا کہ تو دنیا مین ما و من کی سیر کیلیئے آیا تو تو دوسری عالم کی بہار ہے اس چمن مین کہانسے آیا۔

ہوس تعلق صورتت زچہ رہ فتاد ضرورتت    برمیدی آنہمہ از صمد ز ملک بہ برہمن آمدی

حل۔ تجھے تعلق دنیا کی ضرورت کیون پڑی کہ خدا سے بھاگا اور فرشتے سے برہمن کی صورت مین آیا

زعدم جدا نہ فتادۂ قدمی دگر نکشادۂ    مگر آنکہ پیش خیال خود بخیال آمدن آمدی

حل۔ تو عدم سے جدا نہین ہوا نہ تو نے دوسرا قدم کہولا یعنی تیری ہستی جسطرح پہلے معدوم تھی اب بھی معدوم ہے شاید یہ بات ہے کہ تو محض اپنے خیال کے آگے آنیکے خیال مین آیا یعنی تیرا آنا محض خیالی اور وہمی ہے۔

سحر حدیقۂ آگہی ستم است جیب جنون درد    چہ ہوا بہ پردۂ آتشت کہ برون پیرہن آمدی

حل۔ تو آگہی عرفان الہی کے باغ کی صبح ہے (صبح کے وقت پھول کہلتے ہین) ظلم ہے کہ جنون تیری جیب پھاڑے تیری آگ کے پردے مین کیا ہوا بھری تھی کہ پیرہن سے باہر آگیا۔ یعنی عدم سے آتش حرص و ہوا نے تجھے باہر نکالکر دنیا مین پہونچایا۔

نہ سفر بہانۂ طراز شد نہ قدم جنون تگ و تاز شد    بخودت ہمین مژہ باز شد کہ بغربت از وطن آمدی

حل۔ نہ سفر تیرے آنیکا بہانہ ہوا نہ قدم جنون کے تگ و تاز کا باعث ہوا خواب سے تیری پلکین کہلین کہ وطن (عالم ارواح) سے سفر مین آیا۔

نہ لبت بزمزمہ چنگ زد نہ نفس بدل تنگ زد    عدم آبگینہ بسنگ زد کہ تو قابل سخن آمدی

حل۔ نہ تیرے لب نے زمزمہ پر چنگل مارا نہ سانس نے دل تنگ کا دروازہ کھٹکھٹایا عدم نے پتھر پر شیشہ مارا کہ تو بات کرنیکے قابل آیا۔ یعنی تیرا تکلم کیا ہے پتھر پر شیشہ کے گرنے کی آواز ہے جو گرتے ہی ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔

چہ قدر تجرد معنیت بہ در تصنع لفظ زد    کہ چو تار سبحہ بیک زبان بطواف صد دہن آمدی

حل۔ معنی کے تجرد نے تجھے لفظ کی بناوٹ کے دروازے سے جا لگایا کہ تو تسبیح کے تار کی طرح ایک زبان سے سو منھ کے طواف پر آیا تسبیح کا تار تو ایک ہوتا ہے مگر ہر دانہ پر سو مرتبہ وظیفہ پڑھا جاتا ہے یعنی تو وحدت سے کثرت مین آگیا۔



چہ شد اطلس فلکی قبا کہ درید آن ملکی ردا    کہ تو در زیانکدۂ فنا پئی یک دو گز کفن آمدی

حل۔ وہ تیرا اطلس فلکی قبا کیا ہوا وہ تیری فرشتون کی سی چادر کسنے پھاڑ ڈالی کہ تو فنا کے اس زیانکدے مین دو گز کفن کیلیئے آیا۔

ز سروش غیرت مرد و زن پر پاس مغز نداین سخن    کہ چو شمع در بر انجمن چہ بہر سوختن آمدی

حل۔ مرد و عورت کے سروش غیرت سے تیرا سخن پاس کا پر مار رہا ہے کہ تو شمع کی طرح محفل مین جلنے کے واسطے کیلیئے آیا۔

ہوس چو بیدل بیخبر در اعتبار جہان مزن    چہ بلاست ذوق گہر شدن کہ چو موج خود بشکن آمدی

حل۔ بیخبر بیدل کیطرح جہان کے اعتبار کا دروازہ نہ کھٹکھٹا موتی بنجانیکا چسکا کیا بری بلا ہے کہ تو موج کیطرح خود پریشان بنکر آیا۔

در تکلم از ندامت ہیچکس آسودہ نیست    جنبش لب یک قلم جز دست برہم سودہ نیست

حل۔ کلام کرنے مین ندامت سے کوئی شخص آسودہ نہین لب کی جنبش یک قلم بجز کف افسوس ملنے کے کچھ نہین یعنے تکلم مین لبون کو جنبش دینا گویا کف افسوس ملنا ہے

راحت آبادی کہ مردم جنتش فہمیدہ اند    بے تکلف غیر از لب نکشودہ نیست

حل۔ وہ راحت آباد جس کو لوگ جنت سمجھے ہوئے ہین بے تکلف بے قیل و قال لب ناکشودہ کے سوا کچھ نہین یعنے جنت کا دروازہ کہلا ہوا نہین جیسے خاموشی کی حالت مین لب نہین کہلتا۔ مطلب یہ ہے کہ جنت جسکا نام ہے وہ محض خاموشی ہے۔

گر زبان از شوخی اظہار دزدد نفس    صافی آئینۂ مطلب غبار آلودہ نیست

حل۔ اگر زبان اظہار کی شوخی سے سانس چرالے تو مطلب کا صاف آئینہ غبار آلودہ نہین ہوتا یعنی خاموشی مین بھی مطلب ظاہر ہو جاتا ہے مثل مشہور ہے سائل کی صورت ہی سوال ہوتی ہے۔

پاس ناموس سخن در بیزبانی روشن است    ہیچ مضمونی در ینصورت نفس فرسودہ نیست

حل۔ ناموس سخن کا پاس بیزبانی مین روشن ہے کوئی مضمون اس صورت مین سانس کا گھسا ہوا نہین۔

قطرہا از ضبط موج آئینہ دار گوہر اند    تا شود روشن کہ سعی خامشی بیہودہ نیست

حل - قطرے موج کے ضبط سے گوہر کے آئینہ دار ہین (ہر قطرہ موتی بن سکتا ہے)
تاکہ روشن ہو جاسے کہ چپ رہنے کی کوشش بیہودہ نہین -

گفتگو یکسر دلیل ہرزہ تازیہای ماست  تا جرس فریاد دارد کاروان آسودہ نیست

حل - تکلم تمام ہماری ہرزہ بیہودہ تازیون کی دلیل ہے جب تک گھنٹہ بجتا رہتا ہے
قافلہ کو آرام نہین ملتا -

بمحفلیکہ نوید حصول خاموشی ست  ہزار باش حدیثے کہ می خورد بر گوش

حل - جس محفل مین کہ خاموشی کے حاصل کرنے کی نوید ہے ہزار باتین ہون مگر
کون سنتا ہے -

ز چشمہ کہ نجوشد علاج تشنہ لبی  فسردگیست چو آئینہ خوشترست از جوش

حل - جس چشمے سے کہ تشنہ لبی کا علاج جوش نمارے اسکی افسردگی آئینہ کیطرح جوش
مارنے سے بہتر ہے - آئینہ مین آب ہے مگر افسردہ ہے -

ہزار گل لب ہرزہ گو ہست رنگین تر  تبسم لب زخمے اگر کشد آغوش

حل - بیہودہ گو کے لب سے ہزار پھول رنگین تر ہین اگر کسی زخم کے لب کا تبسم اپنی آغوش
کھولے تو وہ بھی ہرزہ گو کے لب سے بہتر ہے یعنی بولنے سے زخم کہانا اچھا ہے -

دمیکہ رابطۂ سخن صرف شد از خامی ہاست  ز ہم کشودن لب عیب فطرت است بہوش

حل - جسوقت رابطۂ تکلم بیہودہ گوئی مین صرف ہو ہوش کیلئے لب کا کہولنا عیب فطرت ہے
یعنی بیہودہ گو کی بات کا جواب نہ دینا چاہیئے -

ندای انجمن حفظ آبرو این است  کہ ہمچو چشمۂ یاقوت خون شو و مخروش

حل - حفظ آبرو کی محفل یہ آواز دیتی ہے کہ چشمہ یاقوت کیطرح خون ہو جا اور شور نکر
یعنی خاموش رہ -

چو صبح از نفس بے صدا غنیمت دان  کہ از تو آئینۂ کس نمے شود مغشوش

حل - مثل صبح کے بے صدا سانس سے غنیمت جان کہ تجھ سے کسی کا آئینہ مکدر تو
نہین ہوتا پھونک مار نیسے آئینہ مکدر ہو جاتا ہے -

ز گفتگو اگر افسانہ مدعا باشد  نفس بہ پردۂ غفلت بس ست باد فروش

حل - گفتگو سے اگر محض افسانہ مراد ہو تو سانس کا پردۂ غفلت مین باد فروش ہونا



یعنی بیہودہ گفتگو سے غافل اور چپ رہنا بہتر ہے -

کنون لب از ادب محو این نوست سخن  کہ مدعا بیان وصف خامشی است خموش

حل - اب سخن ساز ادب سے اس آواز مین محو ہے کہ بیان بیدل کا مدعا خاموشی کی
تعریف کرتا ہے پس خاموش رہ -

غرض ہر جا سخنے است بے معنی افادہ مباد و ہر جا خامشی است انفعال گفتگو مبیناد

حل - الغرض جہان کہین بمعنی سخن ہے خدا کرے اسکا افادہ نہو اور جہان کہین
خاموشی کا موقع ہے خدا کرے تکلم کا انفعال نہ دیکہے -

## رباعیات

آنکس کہ منزہ است ز آب و گل ما + بے او عدم است خلوت و محفل ما
نامش از پردہ بر زبان مے آید + واللہ کہ نیست جای او جز دل ما

حل - وہ ذات کہ ہمارے آب و گل سے پاک ہے یعنی جسم اور جسمانی نہین بغیر اسکے
ہماری خلوت اور جلوت معدوم ہے - یعنی خلوت اور جلوت دونون مین وہی ہے
اسکا نام پردے سے زبان پر آتا ہے واللہ کہ اسکی جگہہ بجز ہمارے دل کے کہین
نہین - پس اسکی آواز دل ہی سے آتی ہے -

اے دین تو اصل و فرع جان و تن ما + نور تو دلیل معنی روشن ما
ما را تو نمودی آنچہ حق را شاید + این حق ساقط نگردد از گردن ما

حل - اے تیرا دین ہماری جان اور تن کی اصل اور فرع ہے تیرا نور ہمارے معنی
روشن کی دلیل ہے ہمکو تونے وہی دکہایا جو امر حق کے شایان ہے یہ حق ہماری
گردن سے ساقط نہوگا - یہ رباعی آنحضرت صلعم کی نعت مین ہے -

اے غیب و شہادت تو یکسر پیدا + پوشیدگیت عیان تر از ہر پیدا
حیرت زدہ ایم اینچہ پیدائی ہاست + در نہان پیدائی و نہان در پیدا

حل - اے غیب اور حضور تیرا سب ظاہر ہے تیری پوشیدگی ہر ظاہر سے بھی ظاہر تر
ہے ہم حیرت مین ہین کہ یہ کیا کیا پیدائیان ہین پوشیدگی مین ظاہر اور ظاہر مین
پوشیدہ ہے

اے دانہ ازین مزرع اندیشہ برآ + یعنی ز طلسم الفت ریشہ برآ

افسردگی لفظ بمعنی مپسند　　در شیشہ چو رنگ بادہ از شیشہ برآ

حل - معنی سے لفظ کی افسردگی پسند نکر شیشہ مین شراب کے رنگ کیطرح شیشہ سے باہر آ

اے آئینہ قدرت ذات یکتا ٭ وے جوہر ایجا صفات و اسماء

در غیب احد است در شہادت احمد ٭ این است رموز خواجہ ہر دو سرا

حل - اے رسول صلعم تو قدرت اور ذات یکتا کا آئینہ ہے اور اے ایجاد صفات و اسماء کے جوہر - تو غیب مین احد ہے اور ظاہر مین احمد پس خواجہ دو جہان کے ظہور کی یہی رمزین ہین - تمام شد

## تواریخ و تقاریظ

از مورخ مشہور نواب محمد اشار تعلیخان صاحب صدق رئیس میرٹھ

آن مجد و شوکت معجز سخن عالی ذکا
آنکہ کلکش در فصاحت زینت جدت فزود

شوکت اعزاز میرٹھ آبروے رامپور
رام طرزش ہر کہ دارد در کف از دانش نقود

گر بدے سحبان نشستے پیش او بہر سبق
دانش و فضل و بلاغت بر در او در سجود

طائر فکرش باوج شاخ سدرہ میپرد
شعر او چون جبرئیل از لامکان آمد فرود

شحنۂ ہند از صداقت کرد تسخیر جہان
کذب را مانند زنگ از آئنہ یکسر زدود

حل بیدل کرد فکر آسمان پیمائے او
از ہمہ گوئے فضیلت ذہن نقادش ربود

ہر کہ دید اے صدق این حل گفت با آفرین
قل زہے اشکال بیدل آئنہ شوکت نمود

۱۳　　۲۲

## التقریظ

ترشح المقال من دام علو الفضل والکمال مظہر الجلال و الجمال عضدی و ساعدی و عزیزی ابو الفیضان ناصر الاسلام مولنا محمد شفیع المتخلص بالناصر الرامفوری

اید اللہ بجبروتہ واید اللہ بنعوتہ

بسم اللہ ابتدائی وبنور القدس انتہائی والتوفیق لاتمام منہ مسئول علی اللہ توکلت و الیہ انیب - والعاقبۃ بالخیر منہ مامول ﷲ الالسنۃ من آلاء اللہ فینا - فلوجہہ الکریم کان الحمد یکفینا - ومن کل داء باذنہ یشفینا - ومن کل عاہۃ بمنہ ینقینا - ویزیدنا بفضلہ ہدے ویقینا - فہو الاول بلا ابتداء - والآخر بلا انتہاء - والظاہر بالصفات - والباطن بالذات - وہو حسبنا ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر - لیس کمثلہ شیٔ و ہو السمیع البصیر - موصوف باوصاف الکمال - منعوت من نعوت الجلال - متصف بصفات الجمال الوجوبیۃ الذاتیۃ والفعلیۃ الثبوتیۃ فی الماضی والحال والاستقبال منزہ عن سمات النقص والزوال - فجمیع صفاتہ قدیمۃ صمدیۃ ازلیۃ ابدیۃ حقیقیۃ محفوظۃ من الزوال　　والصلوات السامیۃ - والتحیات النامیۃ - علی افضل رسل ونبی منجینا من جمیع الاہوال والآفات فی الدنیا ودیننا ملجانا وموجب تشفینا - ماوانا وسبب سکینا - نور من نور اللہ وسکینا - سید سادا تنا و الینا - شافعنا وشافینا - قائدنا - و ہادینا - الرؤف بنا من امہاتنا وابینا - حبیب اللہ الاجل فی الاجلینا - وخلیفۃ اللہ الاکمل فی الکاملینا - حجۃ اللہ علینا وعلی من خلفنا وما بعدنا وبین ایدینا - وعلی آلہ وصحبہ الغادین نورا بعیدہ و اولیائہ المتصوفین المتصرفین فی العالم باذنہ تمکینا - وعلینا بہم ولہم اجمعینا - ویرحم اللہ من قال آمینا - اما بعد فیقول العبد الفقیر الراجی الی رحمۃ ربہ العلیم البصیر السمیع عفا عنہ وعن والدیہ بلطفہ الخفی الوسیع ابو الفیضان محمد شفیع المتخلص بناصر وقاہ اللہ من شر حاسد اذا حسد - ونجاہ اللہ من نار الحقد اذا النار حتی استوقد -

لما طالعت　ہذہ الرسالۃ الرفیعۃ السدیدۃ العجیبۃ - والعجالۃ النافعۃ الغریبۃ - القاطعۃ لاعناق اہل الزیغ والجہل والضلالۃ - والماحیۃ لطرق الفسق والکذب والبطالۃ -

بامعانِ نظرٍ وتدقيق فكرٍ ـ رايتها مقاماً بعد مقام من اوليه واوسطه والختام فوجدته حقاً
حقيقاً بالقبول ـ مملوءٌ من قواعد علوم الشرعية والطريقة والاصول ـ كافياً فى انكشاف
الحقايق والدقائق والرموز للفحول ـ ناجياً عن الوقوع فى ورطة البوار والذبول ـ حامياً
بدفع المكائد والمفاسد المفترى الجهول فلِلّٰه درّ مصنفها لقد اجاد ـ كيف لا قد الفها و
حلّٰها الشيخ الفاضل ـ والعلامة الكامل ركن المتكلمين فخر المناظرين وجيه المحققين عين
المدققين ـ صدر الملت والدين الكاسر مفارق اعداء اهل السنة الزائغين ـ الجامع
بين المعقول والمنقول حاوى الفروع والاصول ✽ والبحر القمقام الضخام زبدة الاماثل
والاقران محسود الزمان الذى هو فى الاعيان بمنزلة العين فى الانسان شمس سماء التحقيق بدر
افلاك التدقيق مضمار معارك العوارف ـ عارج معارج المعارف ـ اوستاذنا العلام ـ واخونا
القمقام المرجع للخواص والعوام ماهر العلوم البديهية والنظرية مجدد الالسنة المشرقيه ـ
مولٰنا الحافظ المولوى ابو ادريس **احمد حسن** المتخلص بشوكت جزاه الله تعالٰے عنا
وعن المسلمين خير الجزاء فى الدار الاول والآخر ـ ونفعنا الله بعلومه مادام الشموس طالعه
والنجوم ساطعه فمن الله المسئول ان ينتفع بها العباد فى كل البلاد بحرمة النبى وآله الامجاد ـ
وما ادريك ما الحل حلٌ عزيزٌ لا ياتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه ـ حلٌ
يكشف السوء عن وجوه المترددين المعاندين ـ حلٌ ينتزع سواد زائغ عيون الزائغين
الحاسدين ـ ما ظنك ايها الحاسد انه سيفٌ مسلولٌ على عنق الحساد والخبيثة ـ وسهمٌ
مسمومٌ فى اكباد الاعداء والكثيفه علٰے قلوبهم اكنة وعلى ابصارهم غشاوة لا يفقهون حديثا
ويحسدون على ما آتاهم الله فضلاً عظيما ـ اقربهم الله من غضبه وابعدهم من فضله ؎

تذكر يوم تاتى الله فردا ۔۔۔ وقد نصبت موازين القضاء

ومنه اَبلغ واسرع رشقا فى النحور ـ قول من يجمع الناس ليوم لا ريب فيه يوم النشور
يعلم ما فى السموات والارض ويعلم ما تسرون وما تعلنون والله عليم بذات الصدور ـ وترى
الناس سكٰرى ـ وما هم بسكٰرى ولكن عذاب الله شديد ـ وليقوم عليهم وعيد ـ
هذا لمن طالب طريق الحق والعدل والبيان ـ فقد كشف له الغشاوة وبان ـ واما
من مراده بكلام الجدل والبحث والمكابرة اطفاء نور الله فليعلم ان الله متم نوره ولو كره
الكافرون فقد قال رسول الله صلعم قد اجاركم الله من ثلاث خلال ان لا يدعو عليكم نبيكم



فتهلكوا جميعا ـ وان لا يظهر اهل الباطل على اهل الحق ـ وان لا تجتمعوا على ضلالة رواه ابو
داؤد واخرج طبرانى فى الكبير فرئيت ثم رائيت ـ فوجدته وجدته مقروناً باعجب العجائب ـ و
ملقياً بقبول اولى الغرائب ـ اشكال مراده كاشكال المجسطى معضلة الاخلال ومواقعه كمواقع
الفلسفى متعسرة الزوال ـ ما من بديع لا رويح فيه وما من صنيع الا اودع فيه ـ ولعمرى
بحاذت ابياته نظرت الى ابيات رجل مدعى بدعوة النبوة والمهدية والمسيحية يقال له المرزا
الكاديانى وعليه اورد ما اوردت واقول ما رثيت فى ابياته
الغانى ؎

| | |
|---|---|
| تلك الاقاويل ازلال وهذيان ✤ | وانها جدا فيها لبطلان |
| الاهال لا حق به اسرها ✤ | فكانها خبطٌ واضلال وخفقان |

طلع الاهمال عن مطلع ابياته ـ فكان مطلع اقواله عين مطلع اهماله ـ او مطلع اباطيله نفس
مقطع اضاليله ـ فمن مبدئه استضحاك الى الانتهاء ـ ومنه الى المبدء اعذال وبكاء
فمبداه الشعر عن منتهاه شعوره ـ يحكى عن مبدئه غروره لانه تعرض اولاً وثانيا المشتهر فى
كافة الانام لمولٰنا الشوكت الذى هو حسان الهند ـ واقر بعلو مقامه على كل ماسوا
من الفنون الشعرية فى الهند والسند ـ فيا اسفا على الحاسد انه قد خاض فى التهلكة بجنبه
ويا اسفا على المعاند انه قد نكس على عقبيه فاى شيئ حرضه حتى سقط من العلو الى الحضيض
بكمال الاضطراب ـ واى امر حرضه حتى اشتغل من المدح بذم الشوكت بطور الاضراب
وطريق الاجتناب كانه لا يقدم قدماً حتى يؤخر ولم يقل قولاً حتى رجع رجعة كالقار الملح فى
البصر ـ فكان عليه لازماً ان يجتنب عن هذا الاجتناب وان يضرب عن هذا الاضراب
وان يقول بهذا الطريق والنحو ليصون عن ذالك الاضراب والسهو بالله الآن امر مشكل
عند من هو اهل وانا اختتم هذا التحرير والشعر فى مدح الشوكت النحرير ـ

## مطلع المدح

| | |
|---|---|
| فللكواعب حول كلامه جولان | وللافلاك فى تطوليفه دوران |
| ومن بين الفضلاء فانه فاضل | ومن بين الشعراء فانه سلطان |
| لفرط عظمته العظماء عازمته | ولكرة الارض عن هواته سكان |

وكل الجبال الباطنة فى تشوقة  ليغرق اعدائه فى البحر غليان
ولم يلد الدهر مثلى فن الشعر مثله  فلا يشابهه الناس ولا جان
وبين الشعراء بالتجديد ذو فضل  وبالاهتداء فى الشعر سحبان
على احد فى الهند لا يخفى فضيلته  فيعرف هذا الامر صبيان وفتيان
وليضئ من نور الهداية وجهه وجيهه  وتحرق الاعداء هاوية ونيران
وجوه عداة قد يسود تسويدا  من النار الحريق يكون فيه دخان
بسمو النظم ما حسان الهند خطا  وفى درك فضل الكلام حيران
فن الشعر كجنة فى نضارته  وكلام الشوكت فيه فاكهة ورمان
فن الشعر كروضة فى لطافته  وكلام الشوكت فيه انهار وريحان
فن الشعر كبحر فى تموجه  بجداول التجديد جريان وسيلان
بتيان العدو وتحامل التحالف  الى الحضرة الشوكت الذى حسان
كلام الشوكت ملك على مفارقهم  من علو المجد والفضل تيجان

مايقول من فضائله وحسن كلامه
الناصر المضطرب فى مدحه حيران

## ايضا القصيدة الفريدة المدحية الغراء

محامد للقدير على الكمال  هو الصمد المسلط ذو الجلال
اله الخلق منعام قديم  ومتكئ على عرش الكمال
هو الحى المدبر كل امر  هو الحق المقتدر ذو المعالى
وختم الانبياء بلا ارتياب  نبى هاشمى ذو جمال
امام الانبياء بلا اختلاف  رئيس الاتقياء بلا اختلال
تقبل ربنا منا سلام  على المختار مع صحب وال
وبعد فقد رأينا ضوء شمس  وكنا نبتغى نور الهلال
بدت انوار ما شوكت الله  كرفع حجاب عذراء الجمال
ازال ظلام زيغ شقياء  وحساد وغاو ذى زوال



لسان المنكرين كغصن نخل  ترى المقطوع من سيف المقال
لقد ادركت من اشعار شوكت  بديع الشكل كالسحر الحلال
فالهم ربنا بعين عون  طريق الحل من حسن الحلال
فهذا الحل من تائيد ربى  على الحساد برهان الكمال
عطاه الله علما فوق علم  وعز الله اعزاز العوالى
له عقل وفهم دون فهم  له ذهن وفكر ذو السلال
له وهب والهام من الله  فاحرز عنه عن سوء الخيال
له سمو ورجحان عظيم  على الخاقانى ذو الفضل عال
له شان فخيم فى الفضائل  له روح كريم لاتبال
له لفظ دقيق فى المضامين  له فكر عميق ذهن عال
على الاغيار والاحبار فضل  له فى كل حين فى انتحال
له فضل وترجيح جلى  على الفيضى فى حسن الخلال
له حسن وافضال وضوء  على الشعراء من غير احتمال
فافضل يا اخى بالله شوكت  على جمع بصف الفيل قال
لعمرى فضله عندى عظيم  بانواع الدلائل كالنضال
بليغ ابلغ من كل وجه  فصيح افصح فى كل قال
وشعر مشعر باشعار فضل  وبيت بيت احرام النوال
هو المفضول بالافضال حتما  هو المقبول فى حسن المقال
لقد زان البلاد الهند والسند  بحسن القول والكلمات عال
وتنظر زجرة ما فى الضميمة  له تجال شتى ذو جمال
فخذ ذيل الكمال الغنى والفيض  فاحذر منه من كرب الجدال
ولم يفضل عليه قط دهرا  عدو حاسد فى الاقتضال
ومن ينكره مغرور بمن مراد  سوى المكثار فى الاكثار غال
وما عذر لذى عقل بجهل  بفضل الشوكت العالى المقال
رئيت المنكرين له سفال  رئيت الحاسدين له سفال

اقولُ اقولُ ما ایمانُ شخصٍ
وللحسّاد والاعداءِ شوکت
لتلمیذٍ مطیعٍ خیلہٗ فرح
وادعوکم لطولِ حیاتِ شوکت

بانکارٍ لفقد الامتثالِ
عذابُ النارمن سوء الفعال
لخصیم ضالٍ شوک الجبال
بذکر الخیر فی حال ابتہال

فقل تاریخہٗ ناصر من الغیب
خط تقدیر ارباب الکمال
۱۳ھ ۲۳

# ابوالعرفان مولوی محمّد غوث الاسلام صاحب چشتی صابری سلمہ اللہ

این چہ ہمایون حلیست کہ در زیرِ ہر کلمہ اش صد تجلیاتِ موسوی پنہانست۔ و در آغوش ہر لفظش لمعات جمالِ شاہد معنوی عیان۔ از جملہ ہائے روشنش تجلی اسرار طریقت پیداست۔ و از حسنِ بیان دل افروزش جلوۂ معرفت و حقیقت ہویدا۔ از طبع لطیفِ نکات زا محیِ اصناف سخن اُستادی مخدومی اخی اعظم مجدد السنۂ مشرقیہ ابوادریس مولنا حافظ احمد حسن شوکت مدظلہ العالی کہ اعجاز عیسیٰ کلکش در قالب مردۂ سخن حیات تازہ بخشیدہ و روح رُوح بخش دمیدہ۔ اگر او را یوسفِ مصرِ سخن گویم رواست و کشافِ دقائقِ علم و فن خوانم بجا۔ طبع بدیع سنجش نغمۂ جان پرور می سراید و نوجوانانِ علم و فن را از خودی رُباید۔ الٰہی تا قلب پاک عرفا گنجینۂ نکات و اسرار معرفت و حقیقت خلال وانکشافِ این نکات تا یوم المیعاد بمجددُ الوقت شوکت باد
۱۳ھ ۲۳

**اخبار شحنۂ ہند و طوطی ہند**۔ ایشیائی انشاپردازی کا رفامر۔ سوشل اور پولٹکل معاملات کا دریا۔ سیم بلکہ فصیح لٹریچر کا اُستاد۔ جھوٹے مہدیون اور مسیحون کا سرکوب۔ اسنے بڑے بڑے فرعونون کو سیدھا کر دیا۔ مجددیت کے جھنڈے گاڑ دیے۔ انصاف کا بول بالا کر دیا۔ دیسی اور انگریزی اخبارون پر ہفتہ وار ریویو کرتا ہے جس نے یہ اخبار نہین دیکھا وہ اخبارون کے عیب و صواب سے بالکل ناواقف ہے۔ قیمت عام سالانہ پیشگی ۴ہ۔ رؤسا اور عمائد سے ۵ہ گورنمنٹ اور والیان ملک سے للعہ۔

سراج الدین احمد خادم تونسوی کا مالک و مہتمم اخبار شحنۂ ہند میرٹھ

## پروانہ

بہار آئی چمن مین گل کھلی بانگ عنادل ہے ✚ کیا پروانہ سوزدل نے پیدا شمع محفل ہے

مجددانہ رنگ کا ایک رسالہ شحنۂ ہند پریس میرٹھ سے ماہوار نکلتا ہے جس مین شاعرہ کی غزلون کے علاوہ سوشل اور پولیٹکل مضامین نظم و نثر شایع ہوتے ہین باین ہمہ حل قصائد فارسی ناظم شروانی خاقانی جو کالجون اور یونیورسٹیون کے کورس مین داخل ہین بطور کتاب جداگانہ منسلک ہوتا ہے۔ سٹوڈنٹون کی جان ماسٹرون اور پروفیسرون کی روح اور شعراء کا ہمدرد ہے طلبا اور اہل مدارس وغیرہ سے قیمت عام ۲ سالانہ پیشگی ہے۔ جس نے یہ رسالہ نہین دیکھا وہ ایشیائی شاعری کے محاسن سے بالکل ناواقف ہے اسمین شعراء عرب حماسہ و متنبی و شعراء فارس کے کلام اور کلیات اُردو حضرت مومن مرحوم کا حل شایع ہوتا ہے۔ نمونہ کا پرچہ ۵ر کو مع حل ملتا ہے قیمت عہ سالانہ پیشگی

## حل کلیات اردو مرزا غالب مرحوم دہلوی

گہر کاوش مژگان کا بنایا ہی جگر گو ✚ جو کام ہوا ہم سے کسی سے نہ ہوا تھا

مرزا غالب دہلوی کے اُردو کلیات کا سنگلاخ ہونا اسی سے ظاہر ہو رہا ہے کہ تمام شعراء ہند کی الماریون مین رکھا ہے مگر بھینس کے آگے بین۔ کسیکو اسکے حل کرنیکا حوصلہ نہوا ہم نے حل کیا قیمت عہ دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کیسی جگر کاوی کیگئی ہے۔

## حل قصائد خاقانی

کلام خاقانی باعتبار نازک اور مضبوط اور ادق ہونے کے تمام شعراء فارس کے کلام سے بڑھا ہوا ہے۔ قصائد مین کوئی شاعر خاقانی کا ہم پلہ نہین۔ کسیکو آجتک ان قصائد کے حل کرنے کا حوصلہ نہین ہوا۔ سررشتہ تعلیم انگریزی نے تمام قصائد خاقانی

کو بی۔ اے اور ایم۔ اے کورس مین داخل کیا۔ مگر طالب علم صرف طوطے کیطرح الفاظ رٹتے ہین خود پروفیسر نہین سمجھ سکتے تو طالبعلم کیونکر سمجھین ہمنے خاقانی کے تمام معرکتہ الآرا قصائد حل کردیے۔ لغت مذہبی و علمی تحقیقات سے جو امور متعلق ہین اور جن کے سمجھنے کیضرورت ہے سب حل ہین صاف ہو گئے ہین الغرض دیکھنے سے تعلق ہے قیمت ۸/۔

## رہنمائے حجاج

گھر سے چلکر واپس آنے تک سفر حجاز مین جو مشکلات پیش آتی ہین سب کی آسان تدبیر بتائی گئی ہین درحقیقت اسم بامسمیٰ ہے قیمت ۸/

## تصفیہ رد تنبیہ

تجدید کا کارنامہ جس نے شعراء ہند کو ہر طرح عاجز کردیا قیمت ۸/

## موج کوثر

(درنعت سید البشر)

بحر ہزج مثمن مضاعف مین گویا ایک موجزن دریا ہے کوئی شاعر ایسا نظم نہین لکھ سکتا ۲/

## حمید الکلام

(فارسی زبان مین)

ایک مثنوی مولانا روم کی مثنوی کے طرز پر ہے اخلاقی مضامین ہین۔ ۵/

## عزیز الاخلاق

(اردو مین)

ایک مکالمہ لیکچر کے طور پر ہے اصلاحی اور اخلاقی باتین ہین طلبہ کیلئے ازحد مفید ہے قیمت ۶/

مولوی حافظ محمد محمود صاحب گرامی مدرس اعلےٰ ورنیکولر اسکول
صدر مدرس ٹھٹھہ شاگرد مجدد الوقت

کس شان سے دکہایا تجدید کا کرشمہ
تحقیق لفظ و معنی تدقیق نکتہ نکتہ
اعجاز ہے کہ جادو فرق اہمین کیا سر مو
ہاتف نے اے گرامی تاریخ کی یہ القا

کیا زور طبع پایا کیا خوب پائی جودت
تشریح موشگافی نیرنگ نکتہ جدت
ہے کارنامہ تجھ سا مقبول بے عزت
حل نکات بیدل ایجاد پاک شوکت
۱۳۲۳ھ

ولہ فارسی

وہ چہ بشگفت است این باغ سخن
چون مجدد اوراق معنی کشید
جز نکات بیدل از بحر عمیق
از پے تاریخ طبعش طبع گفت

وہ چہ بگرفت است این حل رنگ گل
لذت کوثر بدا و این جام مل
اے گرامی شرح استاد است پل
شوکت تجدید شرح عقل کل
۱۹۰۵

...لوی حافظ محمد محمود صاحب گرامی مدرس اعلیٰ ورنیکولر اسکول

صدر میرٹھ شاگرد مجدد الوقت

| | |
|---|---|
| کس شان سے دکھایا تجدید کا کرشمہ | کیا زور طبع پایا کیا خوب پائی جودت |
| تحقیق لفظ و معنی تدقیق نکتہ نکتہ | تشریح موشگافی نیرنگ جدت |
| اعجاز ہے کہ جادو فرق اسمین کیا سر مو | ہے کارنامہ شوکت مقبول با عزت |
| ہاتف نے اے گرامی تاریخ کی یہ القا | حل نکات بیدل ایجاد پاک شوکت |
| | ۱۳۲۲ھ |

## ولہ فارسی

| | |
|---|---|
| وہ چہ شگفتست این باغ سخن | وہ چہ بگرفتست این حل رنگ گل |
| چون حدود اوراق معنی کشید | لذت گوشہ بدا وین جام مل |
| حل نکات ہیں از بحر عمیق | اے گرامی شرح استاد ست پل |
| از پے تاریخ طبعش طبع گفت | شوکت تجدید شرح عقل کل |
| | ۱۹ ۵ |

## اعلان عام

چونکہ حل نکات بیدل بیادگار حضرت حاجی شیخ محمد عبد الکریم صاحب بالقابہ مرحوم و مغفور آپکے صاحبزادگان والا تبار شیخ محمد وحید الدین و بشیر الدین کی نذر کر دیا گیا ہے اور حسب قانون رجسٹری کرا دی گئی ہے لہذا کوئی صاحب بدون اجازت صاحبزادگان موصوف اسکے کل یا جزو یا مختصر یا طویل یا ماحصل وغیرہ کے چھاپنے اور شائع کرنیکا مجاز نہیں

احمد حسن شوکت مدیر شحنۂ ہند و طوطی ہند میرٹھ